فهرست کتاب ترجمه عین العلم

صحت نامہ کتاب ترجمہ عین العلم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۵	روز	نور	۲۹	حاشیہ ۱۳	سماتسات	سات سات
۸	۵	اللہ	اللہ تعالیٰ	۳۷	حاشیہ ۲	خصوعما	خصوصًا
۸	۷	دیئے	دیئے ہیں	۴۶	۵	وسے	سودے
۱۲	حاشیہ ۱۱	برمزمں	ہرمزبن	۵۳	۸	طلب علم	طلب علم کے
۱۷	۴	تعظم	تعظیم	۵۷	۸	اسمعیل	اسمٰعیل
۱۷	۱۱	رعاس	رعائتین	۶۳	۶	جنیا	جیتا
۲۲	۷	پہار	پہاڑ	۹۷	حاشیہ	صحابت	حجامت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٨	٦	کہتے	کہتے ہین	٢٠٢	حاشیہ ٥	منافق	منافقان
٩٩	٢	مسجدکوکو	مسجدکو	٢٠٢	٨	غرضِ شیطان	غرض شیطان
١٠٠	حاشیہ ١٧	کرے کے	کرنے کے	٢٠٣	١١	ترک	اگرترک
١٠١	٨	شروع کرے	شروع کرے	٢٠٩	٧	سیاہ کرنی	سیاہ کرتی
١٠٤	٢	گذرسے	گذرے	٢١٦	٣	نجات ہین	نجات نہین
١١١	٧	والے کے کے	والے کے	٢١٧	١٥	اورگناہون	اورجوگناہون
١٦٠	٥	خُرا	حرا	٢٢١	حاشیہ	اقام	مراواقام
١٦٢	١٤	بدن	بد	٢٢٢	حاشیہ ١٥	کشادہ دلی	کشادہ سینہ
١٨٢	حاشیہ ٣	لاوے	لانا	٢٢٢	حاشیہ ١٦	تنگ دلی	تنگ سینہ
١٨٩	٣	بجاستون	بجاستون سے	٢٢٦	١	عاشق حریص	عاشق وحریص
١٩٣	٧	ناگزیز	ناگزیر	٢٣٠	١٢	اوربرحق	اورحق
١٩٦	١١	تاآیندہ	تاآیندہ	٢٤٦	حاشیہ ٣	ہرملا	برملا
١٩٩	٨	کرنے	کرتے	٢٥٩	٨	تم مین سے	تم سے
٢٠٠	حاشیہ ٨	تکبیر	تکبر				
٢٠٠	١٣	نفن	نفس				
٢٠٢	٣	اُترہنے	اترہنے				

تمت

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم
ترجمہ
المصنف شیخ نور الدین علی بن الحسن البغدادی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ٦٨٨ ہجری
المترجم نجم الدین احمد صاحب ابن منشی شمس الدین احمد صاحب مدراسی عفا اللہ عنہما سنہ ١٢٨٥ ہجری
عین العلم
المصحح سلطان محمود صاحب ولد حضرت مولوی غلام قادر صاحب مدظلہ العالی
ہندی
المہتمم بندۂ سید جمال الدین عفا اللہ عنہ
مطبع مظہر العجائب مدراس سنہ ١٢٨٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ای میرے پروردگار - ای میرے پروردگار - تیرے ہی نام پاک سے شروع کرتا ہوں اور تیری پیروی کرتا ہوں اور نور قدس سے تیرے راہِ راست لیتا ہوں - ای نفس اللہ تعالیٰ کے طرف حاضر ہو - تا کبھی اس حیاتِ دنیا کے نضارے پر آنکھہ کھلے رکھیگا اور آثار عنایت الٰہی دیکھہ لئے پر بھی کب تلگ پچھلے پاؤں ہٹیگا - آیا دنیاے دنی سے منہہ پھیرنے شہوات خسیسہ تجھے مانع ہو رہے ہیں یا بساط قرب کے طرف پیش قدمی کرنے میں طمع ٹھیکریاں تیرے آڑے پڑے ہیں - کیا ہوا تجھہ کو - جو برائی اور لڑائی کے طرف لگا اور دنیا کا مال جمع کرنے پر سعی کر رہا ہی - تا کہ لوگون میں نام آوری حاصل کرے اور بلندی مرتبت سے خلائق کو اپنے جانب پھیرے - اور ان نعمات و انہار جنت کو جو مالک حقیقی کے روبرو سچے مقام میں

ہیں بھول گیا۔ اور کیا تیرا حال ہو گیا۔ جو ایسے علم سے کہ تیرا پروردگار اعلیٰ اسکا نام
تھا اور حکمت اور نور و ہدیٰ رکھا ہی روگرداں بنا۔ اور ان علوم میں جنکو اختراع
کئے پچھلوں نے اور ہمیں جھوٹھ اور بدعت و ہوائے نفسانی ظاہر ہیں مشغول
و راغب ہوا ٹھہر ٹھہر تاکہ روویں ہم اُن حادثوں پر کہ علوم دین کے نشانیاں
رہ گئے ہیں اور اعمال یقیں مٹ گئے۔ احوال کمال زوال پائے ہیں اور واردات
مشاہدہ جمال دور ہوئے۔ شہراں سب ویراں ہوئے ہیں اور نشانیاں باقی رہگئے
شہریاں چل دھرے ہیں اور جنگلیاں اتر پڑے۔ افسوس ولاں سو گئے ہیں اور
زبانیں اُٹھ کھڑے علوم نافعہ جاتے رہے اور ظروف باقی رہ گئے۔ حیف ہی
کہ حالات سب کتب و رسائل بن گئے اور اعمال آجوبہ و مسائل ہو گئے۔ حسرت ہی
کہ محو ہوا معنی اسم سے اور مٹ گئی حقیقت غلبۂ رسم سے۔ اور رسوائی ہی جو مغز
دور ہو کر خالی پوست رہگیا۔ اور لوگ چمکات سے سراب کے فریب کھا پڑا
سو گھروں کے سریکے گھراں رہگئے۔ نہ اس وضع کے دلبراں رہگئے۔ پس
یوں میرے دل پر خطور کیا کہ وے علوم اور اسرار لکھنے اور مردان خدا کا احوال و آثار
بیان کرنے سے دفع غم کروں اس امید پر کہ انکی پیروی کے طرف شوق دلایا
جاؤں اور قیامت کے دن انھیں کے جماعت میں اٹھایا جاؤں اسیواسطے بستان

طاقت کو نچوڑا اور مشقت کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیا۔ بعد انکو جمع کرنے اور آراستگی
دینے میں مبالغہ کیا اور ضبط و ترتیب کو اُس کے کمال کو پہنچایا با وجودیکہ میں مجلس بیان
میں کوتاہوں اور میدانِ اسپ دوانی میں پس پا۔ ہدیہ کیا میں اسکو اصل علوی کے
شاخ بلند اور درخت حسنی کی روشن والی کی خدمت میں جو سرداروں میں رکن
بلند و بالا ہی اور پہلوانوں میں ورازحمائل والا۔ مہمان نواز ذی مکرمت بزرگ
تکیہ نشین والا مرتبت۔ بیٹا ہی پیغمبر بنی عدنان کا اور ہم نام انکے جدامجد خلیل رحمان
کا۔ رکن دین کا۔ اور مشار الیہ۔ قطب شرع کا اور مدار علیہ۔ خواہش نفسانی سے
پاکدامن۔ لذاتِ دنیاوی سے دل پھیرنے والا نیک چلن۔ شریعتِ مصطفی میں
ثابت قدم۔ اور طریقتِ مرتضی طرف باگ پھیرنے میں راسخ دم۔ اللہ تعالی اسکو
کمال اعلی اور سعادتِ انتہا تک پہنچا وے۔ اور اسکی بزرگی و نمود کو دائم رکھے درمیان
دو کپڑے اسکے۔ اور اُس کے کرم وجود کو قائم کرے درمیان دو چادر اُس کے۔ پس
حسنِ لطفِ رحمانی اور فضل عام ربانی سے ایسی کتاب بنی جسکا حجم میرے نظر
میں چھوٹا ہی حفظ کرنا اور ساتھ رکھنا اسکا آسان اور علم اسکا میری دانست
میں بڑا۔ کیونکہ بے پرواکرتی ہی فن سلوک میں اپنے ماسواسے۔ جنس ہیں اس کے
کل ابواب۔ اور ابتدا میں اسکے ایک مقدمہ لایا جو لایق ہی آگے رکھنے کے اور

ختم اسکا ایک خاتمے کے ساتھ کیا جو مناسب ہی کہ واقع ہووے اوپر ختم کتاب -
اور اسم بامسمی اسکا **عین العلم** رکھا قرآن وحدیث اور خصائل صحابہ بلند پایہ پر
اسکی بنیاد ہی اور معرا اوضع غیر مشروع سے جو نو پیدا و بیفائدہ ہی - کہ نہ موتا کرنے
والے ہیں اور نہ سیری دینے ہارے ع سرمہ گیں آنکھوں کو کیا حاجت ہی سرمیکی
کبھی ؛ پس تمام حمد ثابت ہی خداے عزوجل کے لئے جسکی حمد کرتا ہوں - اور اُس
سے مدد و معاونت چاہتا ہوں - اور صلاح کار اُسکے حوالے کرتا ہوں - ہماری
شرارت ذاتی اور اعمال کی بدی سے خدا کی پناہ ڈھونڈھتا ہوں - بدرستی گواہی
دیتا ہوں کہ سواے اللہ تعالی کے کوئی قابل عبادت نہیں - وبراستی اقرار کرتا
ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندے اور رسول برحق ہیں - جنکو خداے
جل وعلا وسیلۂ قرب دیا ہی اور رتبت عالی و درجۂ بلند عطا کیا - اٹھائیگا انکو مقام
محمود میں جسکا وعدہ کرچکا - درود نامعدود ہووے اللہ تعالی کا اُن پر اور اہل بیت
اور آل اطہار پر اُن کے

مقدمہ علم کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم دو قسم پر ہی - پہلا علم مکاشفہ - وہ ایک نور ہی ظاہر ہوتا ہی دل میں -

اور اُس نور سے دکھائی دیتے ہیں وے چیزیں جو غائب ہیں - یہہ علم ثابت ہی -
جیساکہ آئی ح[۵۱] - جب نور دلمیں آوے کشادہ ہوتا ہی دل یعنے دیکھتا ہی غیبی
امور کو - اور فسحت پاتا ہی یعنے برداشت کرتا ہی بلا کو اور نگہہ رکھتا ہی بھید ○
اور اُس علم کی تصریح نہیں کیئے جاتی ہی - بسبب نہ آنے روایت کے - آئی ح[۵۲] -
بعض علوم ایسے پوشیدہ صورت میں ہیں جسکو سوائے عارفانِ حقتعالی کے
اور کوئی نہیں جانتے ○ یہہ علم افضل ہی کیونکہ وہی ہی مقصود - دوسرا علم معاملہ
ہی جو خدا تعالی سے نزدیکی اور دوری دینے والے چیزوں کی پہچانت بخشتا ہی
اور یہہ علم مقدم ہوگا کیونکہ یہہ شرط ہی علم مکاشفے کی - آیا ق[۵۳] جو لوگ کوشش
کرتے ہیں ہمارے لئے البتہ ہم دکھلاتے ہیں انکو راستے ہمارے طرف آنے کے ○
اور آئی ح[۵۴] - پہنچ گیا تو پس لازم کرلے ○ (فرمائے حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم) اسوقت کہ حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ دنیا ترک کر دئے بعد اپنے کو کشفِ
غیب حاصل ہونے کی خبر دئے) مگر جب کھینچے کسی کو عنایت حق کی جیساکہ ساحران
فرعون کو - اور علم معاملہ علم مکاشفہ سے جدا نہیں ہوتا ہی[۵۶] - جیساکہ آئی ح[۵۵] دوری
دنیا دارِ غرور سے[۵۸] ○ (فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جبکہ پوچھے گئے
علامت سے اُس انور کے) پس اِن دونو علوم کی فضیلت شرع میں مذکور ہی -

پس مراد شارع کی علم مکاشفہ سے ہی اس حدیث میں ح[۵۱] عالم کی بزرگی عابد
پر جیسی میری بزرگی میری امت پر ہی ○ کیونکہ جو سوائے اس علم کے رہیگا سو تابع
عمل کا ہوگا - کہ ثبوت علم معاملے کا بطور شرط[۵۲] ہی عمل کے لئے - اور علم سے مراد علم
معاملہ قلبیہ واجبہ ہی اس حدیث میں ح[۵۳] علم کا ڈھونڈھنا فرض ہی سب
مسلمانوں پر ○ اس سبب سے دوسرے علم کا ارادہ نہیں ہوسکتا کہ اگر اس سے
مراد علم توحید لیویں وہ تو مسلمان کو حاصل ہو چکا - اور علم نماز بھی نہیں ہوسکتا
جیسا کوئی شخص فجر میں مکلف ہوا اور قبل ظہر مرگیا اسپر تو وہ علم فرض نہیں
ہوا - سوائے ان کے اور علوم سے مراد نہ ہونا ظاہر ہی[۵۴] - مطلقاً علم[۵۵] آخرت مراد
ہی اس آیت میں - ق[۵۶] کیا برابر ہوسکینگے علم والے اور بے علم لوگ ○ تاکہ
فضیلت نہ آجاوے صحابہ رضی اللہ عنہم پر اسوقت کے علما کی - کیونکہ مجادلہ علم کلام
کا اور نادر الوقوع مسائل میں ڈوبے رہنا بدعت ہی اور مراد علم آخرت ہی
اس آیت میں ق[۵۷] تاکہ سیکھیں علم دین کا ○ اسلئے کہ ڈرنا اور ڈرانا خصوصیت
رکھتا ہی علم آخرت سے - پس وہ علم[۵۸] بدعت جسکا ذکر اوپر آیا سیاہ کرتا ہی دل کو
اور بھی صاحب شریعت عالم کی وصف یوں کیا ہی - کہ وہ عداوت پیدا کرتا ہی
لوگوں سے خدا کے واسطے اور نا امید نہیں کرتا ہی انکو اسکی رحمت سے اور بے خوف نہیں کرتا

---

۵۱ فضل العالم علی العابد کفضلی علی امتی ۱۲

۵۲ جو شخص بجز اس علم کے ہی اور تابع مقصود ہی ۱۲

۵۳ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ۱۲ ابن ماجہ

۵۴ یعنے اس حدیث سے مراد علم مذکورہ سے مکاشفہ ہی ظاہر ۱۲

۵۵ علوم معاملہ و مکاشفہ دونوں ۱۲

۵۶ قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون - ج ۲۳ ع ۱۵ -

۵۷ لیتفقهوا فی الدین ج ۱۱ ع ۴

۵۸ مجادلۃ الکلام و نادر الوقوع کا علم ۱۲

نہیں دیتا ہی انکو عذاب الٰہی سے - اور نہیں منھ پھیرتا ہی قرآن سے طرف دوسرے
علوم کے اور رجحان رکھتا ہی قرآن کے بہت سے معانی اور رموزات کو- پس
علم کا حق اس پر عمل کرنا ہی جیسا آیا ق [۲۸] بہت بڑا ہی از روے غضب کے نزدیک
اللہ کے یہہ کہ کہیں تم وہ جو کچھ کہ نہ کریں تم ○ اور آئی ح [۲۹] سب سے بڑا عذاب
پانے والا روز قیامت میں وہ عالم ہی کہ نفع نہیں دیا اسکو اللہ اس کے علم سے ○
اور پرہیز کرنا ہی فتوی دینے سے - کیونکہ نہیں قائم تھے صحابۂ کرام سے اس کام
پر مگر دس شخص سے کچھ افزود - اور آئی ح [۳۰] فتوی نہیں دیتے مگر حاکم یا وہ کہ
جسکو حاکم امر کرے - یا وہ کہ اپنی زور و اختیار سے دیوے ○ اور دلیں خوب
غور کرنا ہی جیسا آئی ح [۳۱] فتوی لے اپنے دل سے اگرچہ فتوی دیویں تجھکو
مفتیاں ○ اس لئے کہ مقلد ظرف ہی علم کا اور سکھلانے میں شفقت رکھنا ہی
آئی ح [۳۲] میں تمہارا باپ کے سریکا ہوں بیٹے کے حق میں ○ پس تعلیم میں بخل
نہ کرے - آئی ح [۳۳] جو کوئی چھپایا علم کو دوزخ کی آگ سے لگام دیا جائیگا
مگر ایسے سے بخل کرے جو اہلیت اُس علم کی نہ رکھتا ہو آئی ح [۳۴] تم موتیوں
کو کتوں کے منھ میں مت ڈالو ○ اور کنایۃً منع کرنا ہی برے کاموں سے تاکہ اپنی
ہیبت و شوکت باقی رہے - یہی ماثور ہی - اور اکتفا کرنا ہی فہم و دانست کے

[۲۸] ف کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون - ج ۲۸ ع ۹

[۲۹] ف اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ - بیہقی ابو ہریرہ سے ۱۲

[۳۰] ف لا یفتی الا امیر او مامور او متکلف - طبرانی عبادہ سے ۱۲

[۳۱] ف استفت قلبک وان افتاک المفتون - احمد

[۳۲] ف انما انا لکم مثل الوالد لولدہ - ابو داؤد

[۳۳] ف من کتم علما الجم بلجام من النار - احمد ابو ہریرہ سے ۱۲

[۳۴] ف لا تطرحوا الدرر فی افواہ الکلاب - ابن نجار انس سے ۱۲

مقداریر۔ آئی ح۔ ہم حکم دئیے گئے ہیں کہ بات کریں بقدر عقل لوگوں کے ○
اور طمع کو چھوڑنا ہی۔ جیسا آیا۔ ق کہہ کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے اسپر
اجرت ○ اور ارادہ رکھنا ہی علم سیکھنے سے خود عمل کرنے اور دوسروں کو سکھلانیکا
آئی ح۔ جو کوئی علم سیکھا بڑائی اور لڑائی کے واسطے یا لوگونکو اپنی طرف توجہ
بنانے پس وہ داخل دوزخ ہی ○ اور محفوظ رکھنا ہی اپنے کو علم کے مولعات
سے اور خوشامد کرنا ہی۔ جیسا آئی ح۔ خوشامد مومن کے اخلاق سے نہیں
مگر طلب علم کے لئے ○ اور اپنے کو سونپ دینا ہی بسبب ہلاک ہونے اُس مریض
کے جو اپنے کو طبیب کے حوالے نہین کیا اور دل کو حاضر رکھنا ہی۔ تا علم سے نفع اٹھاوے
آیا۔ ق۔ تحقیق کہ اسمیں ہر آئنہ پند ہی اُسکو جو دل رکھا اُسپر ○ اور ننگ و
عار کو چھوڑ دینا ہی کہ وہ تکبر ہی۔ اور قیاس نکرنا ہی اپنے کو منتہی پر کہ اُسکا
حضور قلب نوافل کا بدل ہو سکیگا۔ جیسا پانی کرے سکیگی دریا نجاست کو
نہ کہ کوزہ۔ اور ضروری علم کو مقدم رکھنا ہی پس شروع کرے فرض عین سے
کہ وہ جاننا ہی جو کچھ کہ واجب ہی امور اعتقادی اور کرنے اور چھوڑنے کے
کام ظاہری ہو یا باطنی۔ بعد اُسکے علم آخرت کیونکہ وہ نزدیکی دلاتا ہی اللہ
تعالی کی پس جبکہ فارغ ہووے فرض عین کے علم و عمل سے جایز ہی اسکو کہ

عہ یعنی پیغمبروں ۱۲
عہ ان نکلم الناس علی قدر عقولہم رواہ ابو داود
عہ یعنی قرآن مجید ۱۲
عہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
عہ ح ۱۲
عہ یعنی ریا کاری کے واسطے
عہ من تعلم العلم لیباہی بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی عن کعب
عہ یعنی موانعات سے ۱۲
عہ لیس من اخلاق المومن التملق الا فی طلب العلم رواہ البیہقی عن معاذ
عہ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب
عہ یعنی بہت ۱۲
عہ یعنی پڑھنے والے کا اپنے کو دلیل ٹھہرا کر اپنے استاد کا بیان نہ چھوڑ دے ۱۲

علم فرض کفایہ شروع کرے ۔ جیسے تفسیر و احادیث و فتاوی ۔ مگر نہ بڑھ جاوے
نادر الوقوع کے طرف ۔ اور ایسا مستغرق نہووے جو مقصود اصلی سے باز رہے ۔
اور اکتفا کرنا ہی مناظرے کے وقت اُن مسائل پر کہ امور واقع یا قریب بوقع
ہوں ایسا ہی ماثور ہی اور خلوت اختیار کرنا ہی تا خاطر جمعی و صفائی فکر حاصل
ہووے اور ریا و تکبر سے دوری ۔ اور مرعی رکھنا ہی طریق مشورت کی اور بایکدیگر
مدد کرنے کی ۔ یوں ہی ماثور ہی ۔ پھر جایز رکھے بدلنا ایک دلیل سے دوسری
دلیل یا اشکال کے طرف ۔ اور دعوی نہ کرے علم مجہول کا اور چپ نہ رہے اپنے
کو معلوم ہی سو بات میں باوجود اسکی ذکر لازم ہونے کے اس زعم سے کہ وہ
اپنے کو ہی معلوم رہے پس یہ سب نئے قواعد ہیں جو کھینچتے ہیں ہلکات کے طرف
جو حرام ہی سند لینا اُن سے ۔ اور شکر کرے حق پر پہنچنے والے کا اور اقرار کرے اپنی خطا کا
اور اس پر مغموم نہووے کیونکہ ماثور یہی ہی اور اسواسطے کہ مناظرہ کرنے والا دھیان
ہی بھولی بات کو ۔ پھر کیا فرق ہی اس میں کہ اُسکو آپ پاوے یا غیر اور بیلے الزام
دے دیوے نفس و شیطان کو بسبب شدت عداوت اُن دونوں کے ۔ اور
دستاویز پکڑنا ہی اصول دین میں کتاب و سنت اور اجماع کی ۔ اور بنیہ بھیرنا
ہی اعتراض کرنے سے اُنپر دلیں ہو یا زبان سے ۔ کیونکہ وے پاک ہیں خواہ شبہا

(حاشیہ: پیچ میں کبھی کبھی کام نہ آنے والے علوم یا وہ مسائل وغیرہ کے طرف مشغول ہو دے ۱۲ ۔ یعنی اُن علوم فرض کفایہ ہی میں بھی ۱۲ ۔ یعنی وہ مسائل وہی و فرضی ہیں ۔ مناظرے ۱۲ ۔ مناظرے میں ۱۲ ۔ ہلاک کرنے والے ۔ جیسے بخل طمع ۔ ریا ۔ نفاق ۔ حسد ۔ غیبت وغیرہ ۔ نفسانیت ۔ شیطنت کو دخل نہ دے ۱۲ ۔ اتفاق صحابہ و مجتہدین ۱۲ ۔ بایکدیگر ۱۲ ۔ حدیث ۱۲ ۔ یعنی مسایل اعتقادیہ ۱۲)

نفسانی اور وسوسۂ شیطانی سے - بخلاف غیر ان تینوں کے - اور تائید دینا ہی اعتقاد کو عمل سے - کہ وہی ہی راہ مکاشفے کی - اور تائید دینا اسکو دلائل قرآنی سے کہ سلف صالحین دلیل لاتے تھے انہیں کو اور مقاتلہ کرتے تھے اُنکے ساتھ جو نہیں قناعت کئے اُن دلائل پر کیونکہ انکو بیان کئے بعد دوسرے بیان کی حاجت نہین اور تائید دینا اُس اعتقاد کو صلحا کی صحبت سے اور انکا وعظ سننے سے - اور تائید دینا اسکو علم کلام کا مجادلہ چھوڑ دینے سے - کیونکہ وہ اہل جدل وضع کئے سو طریقہ ہی واسطے عاجز کرنے عامی کے - اس سے ضرر پاتا ہی متکلم بھی مانند ضرر پانے عامی کے اس لئے کہ وہ پریشان کرتا ہی راست عقیدے کو متکلم کے کیونکہ اُسکے عقیدے مین شک پیدا کرتا اور ہلا دیتا اور یقین کو دور کر دیتا ہی اور عامی کے باطل عقیدے کو گھٹتا کر دیتا ہی تائید سے اڑ ھ جانے عامی کے بسبب تعصب مجادلے کے اور الزام اُٹھانے کو اپنے قصور فہم پر حمل کرنے کے اسی سبب سے تزلزل پاتا ہی عقیدہ اس متکلم کا جو فقط دلیل عقلی پر تکیا کرتا ہی نہ پرہیزگار عامی کا مگر مجادلہ ترک نہ کیا چاہیے ایسے عامی کے ساتھ جو اعتقاد رکھتا ہی بدعت سماعی پر اور الفت پیدا کیا ہی مجادلے سے یہان تک کہ بدون اسکے تشفی نہین پاتا ہی - اس لئے مباح ہوا علم کلام - بلکہ زمان بدعت مین

حاشیہ: یعنی جو کچھ خلاف کتاب و سنت و اجماع کے ہی ... نفسانی ... ۱۲
... اس عامی سے مراد ... لوگ جو ... معتزلہ و خوارج ... بالکلیہ ... مجادلہ ... ۱۲
... اس عامی سے مراد وہ شخص جو اپنا عقیدہ کتاب و سنت اور متابعت صالحین ... مجادلے سے ... ۱۲

واسطے محفوظ رکھنے عقائد عامہ کے - فرض کفایہ ہی ایسے شخص پر جو ذکی و فصیح اور
دیندار رہے اور حاصل کرنیکی فرصت رکھے تاکہ اس علم کو خوب سمجھے اور بخوبی تقریر
کرے اور خود راہ حق سے نہ پھسلے اور کمال کو پہنچے پس ویسا شخص بھی واسطے
ازالہ شبہہ کے پڑھے نہ کہ عامی - کیونکہ وہ علم کلام بمنزلہ دوا ہی - لیکن اوپر مذکور
کئے گئے علوم دینی غذا کے مانند ہیں اور علم کلام بھی واضح مضبوط اور شرع سے
قریب ہو تا فہم کے نزدیک اور شبہہ اور ہوائے نفسانی اور وسواس سے دور
رہے - نہ اسقدر کہ اسی میں ڈوب جاکے خود تشویش میں پڑے اور نہ ایسے مہملات
میں جنکو اختراع کئے اہل بدعت مصروف ہووے - اور دستاویز پکڑنا ہی فروع
میں متفق علیہ مسئلے کو بعد بڑی احتیاط کو پھر دلیل استوار کو اور بعد اس قول کو جو
ظن غالب سے نزدیک اپنے افضل ہو مانند ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک
ہمارے - آئی ح - ابی حنیفہ چراغ ہیں میری امت کے - اور سنا گیا خواب میں
کہ میں نزدیک علم ابی حنیفہ کے ہوں - اور مان لئے دوسرے ائمہ انکی پیش دستی
کو فقہ میں اور ایسا واقع ہوا کہ وے قیام نماز کے ساری رات کعبے میں اور
ہاتف سے سنے کہ ای ابو حنیفہ بے ریا کیا تو خدمت میری اور خوب پہچانا تو مجھے
پس تحقیق بخشا میں تجھکو اور اسکو جو متابعت کرے تیری قیام قیامت تک

اور شاگردی کئے انکی بڑے بڑے علما اور وہ رضی اللہ عنہ برداشت کئے واسطے ترک
خدمت قضا کے وہ جو کچھ کہ برداشت کئے اپنے پر اور اختلاط نہیں کئے ظالموں سے
اور نہیں قبول کئے اُنسے کوئی چیز ہدیہ اور لوگوں کی دعوت کے طرف متوجہ نہیں
ہوے جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواب میں اشارہ نہیں کئے گئے
بعد اُسکے کہ قصد کئے تھے طرف خلوت و عزلت کے اور قرضدار کی دیوار کے
سائے میں نہیں آئے جبکہ تشریف لاتے تھے اُس کے پاس تقاضے کے لئے اور
خیرات کئے تمام مال کی قیمت جب وکیل انکا بے خبری سے معیوب تھان
سمیت بیچکر لایا اُسکو اور بکرے کا گوشت کھانا چھوڑ دئے جبکہ گم گئی ایک
بکری کوفے میں انکے مناقب کثیر اسقدر ہیں کہ دشوار ہی عدد اُنکا۔

باب پہلا ورد کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وارد ہوا۔ ق[۱] نہیں پیدا کیا میں جن و انس کو مگر میری عبادت کے لئے ○
عبادت کے کئی قسم ہیں۔ ایک اُنسے نماز ہی۔ آئی ح[۲] - خدائے عز و جل کی
یگانگت اور وحدانیت کے بعد سوائے نماز کے دوسری کوئی فرض خلایق پر
ایسی نہیں جو محبوب رہے خدا تعالیٰ کی ○ آئی ہے ح[۳] - جو شخص چھوڑ دیا نماز

عہ نماز تلاوت اذکار ۳
[۱] وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ۱۲ ج ۲۷ ع ۳
[۲] ما فرض اللہ علی خلقہ بعد التوحید احب الیہ تعالیٰ من الصلوۃ ۱۲
[۳] من ترک الصلوۃ متعمدا فقد کفر ۱۲ علی الرسے فی الاول

تو جان بوجھ کر تحقیق وہ کافر ہوا ۞ یعنے قریب کفر ہوا۔ جیسا کہتے ہیں کہ پہنچا بلدے
میں اُس شخص کو جو نزدیک ہوا اُسکے اور حق نماز کا یہہ ہی کہ پاک رکھے ظاہر کو
حدث اور نجاست سے اور جوارح کو گناہوں سے۔ اور دل کو اخلاقِ ذمیمہ سے
اور سِر کو ماسوائے اللہ سے۔ یہہ آدھا عمل ہی۔ اور باقی آدھا عبادت سے
معمور رکھنا ہی اپنے اوقات کو ظاہر و باطن میں۔ آئی ح طہارت نصفِ
ایمان ہی ۞ اور اصل اُسکا پاک رکھنا ہی باطن کتیں اِسیواسطے صحابۂ کرام مبالغہ
کرتے تھے اسمیں اور بے پروائی کرتے تھے طہارتِ ظاہر سے یہاں تک کہ برہنہ پا
چلتے تھے کیچڑ میں اور ویسا ہی نماز پڑھتے تھے۔ اور نماز پڑھے آنحضرت صلی
اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نعلین مبارک پہنے ہوئے پس خبر دئے گئے عین نماز
میں نجاست لگے رہنے کی۔ پھر نکالے اُسکو اور تمام کئے باقی نماز کتیں اور پلٹھائے
نہیں۔ مگر طہارتِ ظاہر کو بھی باطن کے روشن کرنے میں ایک تاثیر ہی جیسا وضو
اور دوسرے اعمال ظاہرہ اچھے طور سے ادا کئے بعد پایا جاتی ہی۔ کیونکہ عالم ظاہر
کو ایک مناسبت ہی عالمِ باطن سے۔ اِسی سبب سے سچا ہوتا ہی خواب اُسکا جو
عادت کیا سچ بولنے کی۔ پس ہمیشہ باوضو رہا چاہیئے اور وضو کرے بعد غیبت کے
اور بعد کوئی ایسے کام کے جو اُسکا مانند ہو۔ اور بعد پکار کر ہنسنے کے اگرچہ خارج

نماز ہو۔ اور ہر نماز کے لئے وقت آنے کے آگے وضو کیا کرے[51] اور باسن پانی سے بھرا
رکھے آنے والی نماز کے لئے۔ اور حدِ مقرری سے منہہ اور ہاتھ پاؤں کو کچھ افزود
دھویا کرے اور قبلہ رو بیٹھے اور کمک نہ لیوے غیر سے[52] اور دنیا و خلائق کے باتیں
اُسمیں نہ کرے اور آنکھیں کھلے رکھے اور ہر عضو پہ بسم اللہ پڑھے اور کلمۂ شہادت اور
بعد تمام کرنے کے بھی۔ اور قبلہ رو کھڑے رہکر باقی پانی کچھ پیوے۔ اور داڑھی
کو کنگھی کرے[53]۔ اور پرہیز کرے استعمال سے ایسے باسن کے جسکی بو سے فرشتگان
نفرت کرتے ہیں جیسا پیتل وغیرہ[54] اور پرہیز کرے دھوپ[55] میں گرم ہوا سو پانی
سے۔ اور پانی اسراف کرنے سے۔ اور بہ سختی اعضا پر مارنے سے۔ اور بعضوں
کے قول سے وضو کی ترادت کو منہہ سے نہ پونچھے کیونکہ وہ وزن کیا جائیگا آخرت
میں اور بعضوں کے قول سے مضائقہ نہیں[56] ایسا ہی مروی ہے۔ اور ہاتھا نہ
جھٹکے اور ہمیشہ عادت رکھے پیلو کی سواک کرنیکی طول و عرض میں دانتوں کے
ہر نماز اور ہر وضو میں۔ اور قرآن شریف پڑھنے کے وقت۔ اور منہہ کا مزہ بھوک
سے یا سونے سے بدل گئے بعد۔ اور نگہہ رکھے نماز با جماعت کو نزدیک کی مسجد
میں۔ مگر کوئی سبب ہو تو دور کی مسجد کو جاوے[57]۔ اور مسجد طرف چلے موذن
کے بلاوے کو مان لینے کی نیت سے[58] ڈرتا ہوا۔ اور نہ دھسے گردنیں چیرتا ہوا

۵۸ اجابت نداے موذن کی یہی ہی کہ چلے اسکی طرف فقط منہہ سے بولنے والا مجیب نہیں ہوتا مگر چند حالات میں اجابت اذان کی ضرور نہیں یعنے حالت نماز و سماعت خطبہ و جنازہ اور وقت علم دین پڑھانے کے اور حالت جماع و استراحت وقضاے حاجت اور حالت قضاء وقت ۱۲

اور نہ گذرے نماز پڑھتے ہوئے کے آگے سے اور وہاں دنیا کی باتیں نہ کرے
اور نماز ادا کرے اوّل صف میں امام کے محاذی ۔ ہو سکے تو سیدھے جانب پر
اُس کے ۔ اور پورے ادا کرے ارکان ۔ اور رعایت رکھے سنتوں اور
مستحبوں کی ۔ پس اِن سب میں بہت فضائل آئے ہیں ۔ اور رد نکرے امام
ہونے کو اور سلف کا رد کرنا اِس سبب سے تھا کہ اختیار کرے اپنے سے اولیٰ
واحسن کو یا خوفِ سہو یا تشویش خاطر سے ۔ اور امامت افضل ہی اذان
دینے سے ۔ کیونکہ اختیار کئے ہیں اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے
خلفائے راشدین ۔ پس وہ جو آئی حدیث[۵۲] کہ اذان دیا کر اگر طاقت نہو تو امامت
کر ۞ سو یہہ ویسے کے حق میں تھا کہ جسکی امامت سے قوم ناراض تھے ۔ اور ویسے
کی امامت کے باب میں آئی حدیث[۵۳] کہ سر سے تجاوز نہیں کرتی ہی اُسکی نماز[۵۴] ۞
اور اعمالِ باطنی کی رعایت رکھنا ہی کہ وہ حضور[۵۶] ہی یعنے مستغرق رکھنا دل کو اُس
فعل[۵۷] کے طرف جسمیں کہ وہ ہی ۔ اور فارغ رکھنا دل کو اُس کے غیر سے ۔ وہ
حاصل ہوتا ہی ہمت اپنی اُس میں مصروف رکھنے سے ۔ کیونکہ ہمت تابع بنالیتی
ہی دل کو ۔ یہہ بات اسوقت حاصل ہوگی کہ یاد کرے نماز کے منافع کو جیسے قربت
حق کی اور اُسکی خوشنودی اور مکاشفہ ہونا دنیا میں اور سعادتِ ابدی پانا اور

۵۵ و دوسرا حق نماز کا

۵۶ یعنے حضور قلب

۵۷ قیام و رکوع و سجود وغیرہ ۱۲

خدائے کریم کی دیدار ملنا آخرت میں۔ اور یاد کرے دنیا کی خساست اور اسکے جہات
کو اور فہم ہی یعنے لانا دل کو معنی پر الفاظ کے۔ یہہ بات حاصل ہوگی متوجہ رکھنے
سے ذہن کے طرف ذکر و مداومت فکر کے اور دور کرنے میں خطورات کے۔ اور
تعظیم ہی۔ وہ حاصل ہوگی یاد کرنے سے خدائے عزوجل کی عظمت کے اور
حقارت نفس کے۔ اور ہیبت ہی۔ وہ ایک خوف ہی کہ پیدا ہوتا ہی
عظمت و جلال سے اور وہ خوف حاصل ہوتا ہی یاد کرنے سے جاری ہونکو
قدرت و قہر اسکے بے پروائی کے ساتھ اور رجا ہی جو وہ حاصل ہوتا ہی
عموم رحمت کو خدائے تعالی کے یاد کرنے اور اسکے غضب پر اسکی رحمت کو
سابق جاننے اور اسکے وعدونکو سچے سمجھنے سے۔ اور حیا وہ حاصل ہوتی ہی یاد
کرنے سے عجز و تقصیر اپنی جو ادائے شکر الٰہی میں ہوتی ہی۔ اگر دشوار ہوں یے
رعایتیں کوشش کرے دور کرنے میں موانع کے۔ ظاہر آنکھیں موچنے اور
تاریک مکانیں قریب دیوار کے نماز ادا کرنے سے۔ اور پرہیز کرے منقش گھر
میں اور رنگین فرش پر اور پیشاب یا پاخانہ یا بار اندکئے ہوئے اور موزہ
تنگ پہنے ہوئے اور بھوک پیاس رکھتے ہوئے اور غصے کی حالت میں نماز پڑ
سے۔ اور ان کے مانند۔ اور کوشش کرے باطناً یاد کرنے سے معاملۂ آخرت

۵۸ جس کی ہمیشگی بہشت و دوزخ میں داخل ہونے کی پروا نہیں رکھتا ہی ۱۲

۵۹ جسمیں انواع نقوشات و اقسام عجوبات ہیں ۱۲

اور بمقام مناجات اور رجاے خطر کے اور دفع کرنے سے خطورات کے اور نفس کو فہم معانی طرف مصروف رکھنے سے - چنانچہ اسباب میں یہاں تلک مبالغہ کرتے تھے اصحاب - کہ انکو نماز میں مال کا خیال گذرتا تو تصدق کر دیتے اُس مال کو کفارہ ہیں اس کے اگرچہ وہ مال بہت رہے پس اصل عبادت کی عمل باطنی ہی آیا ق اداکر نماز میرے یاد کے لئے ⊙ ق حالت سکر میں نماز کے قریب ہوا چاہئے ⊙ یعنے دنیا کی محبت اسکے افکارات میں رہتے وقت ح اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتا ہی اُس نماز کے طرف جسمیں نمازی اپنا دل بدن کے ساتھ حاضر نکرے ⊙ ح البتہ بندہ اداکرتا ہی نماز کو لیکن اسی قدر لکھا جاتا ہی جو حضور قلب حاصل کیا اُسمیں ⊙ یاد رکھ اس کو اور داخل عبادت نہیں ہوتے ہیں قول وفعل مگر بسبب فہم معنی کے اور ادائے تعظیم کے نہ کہ فقط بولنے اور ہلنے سے - اگر کہے تو کہ ایسا ہو تو بے حضور قلب کے نماز باطل ہو جائیگی یہہ اجماع کے خلاف ہی پس میں کہتا ہوں کہ ایسا بولنا ممنوع ہی کیونکہ ایک روایت سے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فاسد ہوتی ہی وہ نماز جسمیں خشوع وخضوع نہو اور حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت آئی ہی کہ ویسی نماز باعث عقوبت ہوتی ہی - اور کلام ہمارا منفعت اُخروی میں ہی اور بعبد الواحد بن

[Marginal handwritten notes, largely illegible: ...قاضی الحاجات ... یعنی نسیان کو پس ... تصور کرسکے ... حضور قلب ... عبد الرحمن بن عوف ... قراءۃ وارد کان ... وسجود ...]

زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہی کہ ویسی نماز نفع نہیں دینے پر اجماع واقع ہوا ہی اور شرع میں نماز کے لئے حضورِ قلب کا شرط ہونا ظاہر ہی۔ لیکن مقام فتویٰ کا تکلیفِ ظاہری میں اوپر مناسبت قصورِ فہم خلایق کے ہی۔ پس اگر نماز جایز ہونے کے لئے حضورِ قلب شرط کیا جاوے البتہ لوگ حرج میں پڑینگے اور وہ شرط مطلقاً نماز چھوڑ دینے کا سبب ہوگی۔ یہی بات تحقیق ہی۔ اور جو کوئی کہ خوب غور کریگا اس آیت میں ق تحقیق نماز باز رکھتی ہی فحش و بدی سے ⊙ اور اِس حدیث میں ح نماز افتادگی اور عاجزی لانا ہی درگاہِ الٰہی میں ⊙ پس جانیگا کہ یہہ وہی نماز ہی جو حضورِ قلب کے ساتھ ہو یاد رکھہ اسکو۔ اور اولیاء اللہ کو ایسی ہی نماز میں کشف ہوتا ہی خصوصاً سجدے میں بمراتب صفائی دل کے اور اقسام عبادت سے قرآن شریف کی تلاوت ہی
(کدورت دنیوی سے ۱۲)

افضل ح اچھا تمھارے میں کا وہ ہی جو پڑھا قرآن اور پڑھایا اسکو ⊙ اور حق اسکا یہہ ہی کہ نیت کرے وحشت دنیا کو دوست رکھنے اور شوق مولا کا حق ادا ہونے اور عبودیت کے احکام کو ضبط کریگا اور باوضو رہے اور خوشبوئی کرے اور مؤدب بیٹھے اور لیٹتے ہوے بھی جایز ہی آیا ق وے جو یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو کھڑے ہوے اور بیٹھے ہوے اور لیٹتے ہوے ⊙ اور افضل ہی کہ تلاوت رات

ذکر تلاوت قرآن مجید اور آداب تلاوت

ف آیات و احادیث و روایت مذکورہ سے ۱۲
ولہ ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ۱۲
اخرجہ ۲۱ انما الصلوٰۃ تمسکن و تواضع
ترمذی عن ابن عباس ح
خیرکم من تعلم القرآن و علمہ ۱۲ بخاری عن عثمان
ف تلاوت قرآن کی گویا بات کرنا خدا تعالیٰ سے ہی جو زیادہ کرتا ہی شوق لقائے مولا کو ۱۲
آیت الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علیٰ جنوبہم ۱۲
بیٹھا ہوا سوائے حالت نماز کے لیکن بیٹھا ہو اچھے وقت میں
چادر سے ڈھانپ اور سر بالا رکھے ۱۲
خصوصاً نصف شب میں ۱۲

کے وقت کریں کیونکہ دل اُسوقت بہت یکسو رہتا ہے۔ اور قرآن دیکھ کر پڑھیں کیونکہ اُسمیں دوسرے اعضا بھی شامل ہونے سے اجر کو زیادہ کرتا ہے۔ اور حفظ کریں اُسکو۔ آئی ح حفظِ قرآن سے عذاب والدین تخفیف ہوتا ہے اگرچہ وے مشرکین سے رہیں ⊙ اور نہ بھولیں اُسکو آئی ح وہ بڑا گناہ ہے ⊙ اور تین دن سے کم عرصے میں ختم نہ کرے۔ آئی ح ویسا ختم کرنا معنی کے فہم سے باز رکھتا ہے ⊙ اور ختمِ قرآن چالیس روز میں آیا ہے اور ایک ہفتے میں بھی۔ اور تلاوت کے منازل مروی یہ سات ہیں پہلے تین سورے بعد پانچ بعد سات پھر نو بعد گیارا پھر تیرا بعد باقی سب۔ اور شروع کرتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوتِ قرآن کو شب جمعہ میں اور تمام کرتے تھے سورۂ مائدہ تک بعد سورہ ہود تک پھر سورۂ مریم تک بعد سورۂ طسم تک پھر سورۂ صاد تک بعد سورۂ الرحمٰن تک پھر باقی کے سورے تمام۔ اور یہہ ظاہر پر عمل کرنے والے کے لئے ہے مگر صاحبِ باطن حسبِ حال اپنے تلاوت کرے اور دھیمی سے پڑھیں کہ دریافتِ معنی اُسی پر موقوف ہے اور تعظیم و تاثیر کے قریب۔ یوں ہی مروی ہے اور رودیں آئی ح تلاوت کرو قرآن کی اور رویا کرو پس اگر رونا نا آوے رونیکا ڈھب بناؤ اور پھر جب قرأت کروگے غمزدہ ہو کر ہو تم ⊙ یہہ بات حاصل ہو گی خدائے کریم کے وعیدوں اور میثاقوں میں

ہ فیہ تخفیف العذاب
ہ عن الوالدین وان کانا مشرکین ۱۲ ابوداود
سہل بن معاذ
انہ بمنزلہ ۱۲
سہ اسنادہ قرآن دیکھ کر پڑھنے ۱۲
ترمذی
بیع البقرۃ ۱۲ ترمذی

اور اپنے تقصیرات میں تامل کرنے سے - اور ویسا ہی نور دیکے نور رونا نہ آنے پر
رو یا چاہیئے کیونکہ رونا نہ آنا خود ایک بڑی مصیبت ہی - اور تعوذ پڑھیں شروع
کرنیکے وقت آیا ق جب قرآن پڑھو گے تعوذ پڑھو ۝ اور ختم کے وقت
پھر از سر نو شروع کر رکھے - واسطے سرزنش شیطان کے یہی طور منقول ہی - اور
مانگ لے جب امید کی بات پڑھنے میں آوے اور ڈر کی بات سے پناہ چاہیے - اور
ذکر کے بیان میں ذکر کرے اور تسبیح میں تسبیح اور دعا میں دعا یہ سب مروی
ہیں اور آہستہ پڑھے اگر ریا کا یا نماز پڑھنے والا تشویش میں پڑھنیکا اندیشہ ہو
آئی ح مخفی عمل علانیہ سے ستر حصے بڑھکر ہی ۝ اگر یہ خوف نہو تو پکار کر پڑھیں
کیونکہ ویسا پڑھنا آگاہ کرتا ہی دل کو اور جمعیت خاطر لاتا ہی اور سماعت کو مصروف
رکھتا ہی اس طرف اور نیند ھہ اور سستی کو دور کرتا ہی - اور حلاوت زیادہ
کرتا ہی اور سونے ہارے کو اٹھاتا ہی اور لوگوں کو عبادت کی رغبت دلاتا
ہی آئی ح تحقیق فرشتگان اور جنات سنتے ہیں اسکے قرأت کو اور نماز
پڑھتے ہیں اسکے ساتھ ۝ اور دوسروں میں اثر کرنے والا عمل افضل ہی اور
زیادتی نیت کی بھی زیادہ کرتی ہی اجر کو لیکن صلاح قلبی پر نظر رکھنا بہتر ہی کہ
پسند کئے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے

آہستہ پڑھنے کو اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پکار کر تلاوت کرنیکو بعد دریافت کرنے
نیت ہر ایک کے - اور اچھا بناوے آواز اپنا تلاوتِ قرآن میں آئی ح خدا تعالیٰ
نہیں سُنا کسی شی کے خوش آوازی کو جیسا سنا خوش آواز سے قرآن پڑھنے کو ۞ لیکن
خوش آوازی سے فقط قصدِ ترغیب و تاثیر رکھے نہ بدلنے والا ہو اُسکے الفاظ کے
حرفونکو - اور نہ رعایت کرنے والا ہو قواعدِ موسیقی مذموم کو جو منسوب ہی اہل بدعت
کے طرف اور نہ غافل کردیوے فہم معنے سے - اور قرآن کی تعظیم و توقیر کرے آیا
ق اگر اس قرآن کو اتارتے ہم پہاڑ پر البتہ تو اسکو دیکھتا ڈرنے والا اور پارہ پارہ
ہونے والا خوف الٰہی سے ۞ اور آئی ح جو کوئی پڑھے قرآن کو اور سمجھے کہ دوسرے
کو دئے گئی چیز بہتر ہی اُس سے جو دئے گئی اپنے کو پس تحقیق ہلکی سمجھا اُس چیز کو جو
بڑی کیا اُس کو خدا تعالیٰ نے ۞ اور دل کو حاضر رکھے جیسا اوپر ذکر کئے گیا کہ وہی
اصل ہی - اور یوں ہی تفسیر کئے گئی اس آیت کی ق ای یحیی لے کتاب کو قوت
سے ۞ اور معنی سمجھ کر پڑھے آیا ق غور کرو آیاتِ قرآنی میں ۞ اور بھی کوشش
اصحاب عالیجناب کی فہم معنی کے طرف تھی نہ کہ لقلقۂ زبانی - اسی سبب سے ازبر
نہیں کئے اسکو مگر چند صحابہ بلکہ بہت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوائے ایک یا دو سورہ
کے حفظ نہیں کئے اور تاثیر ہونے کے لئے اسکو دھراتے رہے کیونکہ تحقیق آنحضرت

ک سبب پکار کر پڑھنے کا یہ ہے کہ جو غرض کہ پڑھنے کا ہے کہ سوتوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو ہانک دیتا ہوں ۱۲

ک سبب آہستہ پڑھنے کا یہ ہے کہ جو غرض ہے اسکو سناتا ہوں وہ سن ہی رہا ہے ۱۲

عہ مع رضاء قبولیت ۱۲
عہ ماذون اللہ لشئی ما اذن لنبی یتغنی بالقرآن ۱۲
عہ زینوا القرآن باصواتکم ۱۲
عہ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة اللہ ۱۲
عہ من قرأ القرآن فرأى ان احدا اعطی افضل مما اعطی فقد استصغر ما عظمه اللہ ۱۲
عہ یا یحیی خذ الکتاب بقوة ۱۲
عہ افلا یتدبرون القرآن ۱۲

[illegible marginal handwritten notes]

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھڑے رہے تمام رات ایک آیت پر - اور سعی کرے
معنی سمجھنے میں - اور فہم معنی بحسب صفاء باطن اور ظہور مکاشفہ کے تفاوت رکھتی ہی
آئی ح تحقیق قرآن کیتیں ظاہر و باطن میں نہیں جانتا ہی بندہ مگر جبکہ پاوے
قرآن کے بہت وجوہات ۞ آئی ح تم قرآن پڑھا کرو اور رچا ہو خدائے عزوجل
سے اسکے اسرار کو ۞ لیکن وہ جو وارد ہوئی ہی ح جو کوئی قرآن کی معنی اپنے
عقل سے کریگا کہو اسکو کہ اپنی جگہہ دوزخ میں مقرر کرلیوے ۞ سو تب ہی کہ یقین
کرلیوے ارادۂ الٰہی میں یہی معنی ہی یا دلیل پکڑے اپنے خواہش نفسانی کو ثابت
کرنے کو ولیکن استنباط منع نہیں بہ سبب مسموع ہونے سب معانی شارع سے سوائے
بعض آیات کے اور بہ سبب مختلف آئے اقوال صحابہ کے جن میں موافقت محال
ہی آیا ق تحقیق وے لوگ جانتے ہیں قرآن کو جو معانی نکالتے ہیں اس سے
اور آئی ح ای باریتعالیٰ فقیہ کر اسکو دین میں اور سکھلا اسکو تاویل ۞ اور بھی
اپنے کو خالی رکھے ان چیزوں سے جو مانع فہم ہیں - جیسا تحقیق مخارج حروف کی
اور ادائے تلفظات و قواعد راگ وغیرہ - اور دور رہے گناہوں پر اصرار
کرنے اور بد افعال کے ساتھہ متصف رہنے سے - آیا ق یہہ ایک تبصرہ اور
تذکرہ ہی ایسے بندوں کے لئے جو غفلت نہ رکھتے ہوں ۞ اور قرآن پڑھنے

والا ہر خطاب الٰہی میں اپنے کو مخاطب ٹھہراتو ہوے آیا ق بھیجا گیا محمد پر یہہ قرآن تاکہ
ڈراوے میں تمکو اور جس پاس کہ وہ پہنچے ۞ اور آئی حٓ قرآن پڑھا کر یہاں تک
کہ باز رکھے تجھکو غفلت سے ۞ اور ویسا ہی ہر قصے میں کیونکہ وہ واسطے خبردار
کرنے کے ہی آیا ق ہر ایک قصہ انبیا کا بیان کرتے ہیں ہم تجھ پر تاکہ ثابت
کریں ہم تیرے دل کو اُس سے ۞ اور تاثیر پاوے باعتبار اختلاف حالات
دل کے ازروے معنی کے پس خوش ہووے آیت رحمت کے پاس اور مشتاق
ہووے ذکر احوال جنت پر اور ڈرے بیان شدت آخرت میں۔ اور باقی تین
اسی طور پر۔ اور ترقی کرے تاثیرات میں پس اونی درجہ ایسا ٹھہرالے کہ پڑھتا
ہوں اسکو حضور میں خداے عزوجل کے پھر ایسا سمجھے کہ وہ سبحانہ تعالی خطاب
کرتا ہی اپنے پر پھر نظر رکھے اُس صاحب کلام پر اور اُسکے صفات اور افعال
پر جو اُس کے کلام میں ہی اور یہہ مرتبہ صدیقوں کو حاصل ہوتا ہی اور پہلے
دو طور متقیوں کے ہیں اور باقی سب طور اہل غفلت کے۔ اور گنے اپنے کو ان
حکموں میں جو عاصین و مقصرین کے حق میں نازل ہیں نہ مقربین و اہل یقین
کے۔ اور اقسام عبادت سے درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھیجنا ہی کہ اُسمیں نبی کریم کی مصاحبت اور اُنکی شفاعت کا وعدہ ہی اور آئی

ح بدرستیکہ وہ بجائے صدقے کے ہی ۞ اور درود کا حق یہہ ہی کہ مل رہے سلام
زکوٰۃ ۱۲
کے ساتھہ آیا ق ای ایمان والو صلوٰۃ بھیجو تم اوپر نبی کے اور سلام کہو تم سلام کہنا
اور شامل رہے اوپر سب انبیا علیہم السلام کے اور اہلِ بیت و اصحاب پر اُنکے ایسا ہی
منقول ہی ح اور چھینک اور ذبح اور تعجب کے وقت درود نہ پڑھا جاوے اور
اقسام عبادت سے اذکار مرویہ ہیں کہ وارد ہیں اُنکے حق میں فضائل۔ اور اُنمیں
دعا ہی آئی ح دعا مغز ہی عبادت کی ۞ اور حق اُسکا یہہ ہی کہ اوقات
مشرفہ کا امیدوار رہے جنکے باب میں فضائل آئے ہیں بعضے دن رات اور
امیدوار رہے سحر کے وقت اور نصف شب میں اور نزدیک زوال کے اور
جمعہ کے دن امام منبر پر چڑھتے وقت اور خطبوں کے درمیان بیٹھے پر اور جمعہ کے
روز آفتاب غروب ہونیکے قریب اور اذان و اقامت کے بیچ میں اور نزدیک
اُن دونوں کے اور چہارشنبے کے دن درمیان ظہر و عصر کے اور امیدوار رہے
احوال شریعہ کا جیسا فی سبیل اللہ جنگ کرتے پر اور برسات اترتے وقت اور
فرض نماز ادا کرتے ہی اور ختم قرآن کے بعد اور مسجد کو جاتے پر اور حالت روزہ
اور افطار میں اور سجدے میں اور رقّتِ قلب کے وقت اور جبکہ دل بیدار رہے
یاد میں جلال باریتعالی کے اور حالت مرض و مسافرت میں اور سورۂ اخلاص

پڑھنے پر اور سوبھر لوگوں کی جماعت میں رہتے وقت اور عرفات و ملتزم میں کھڑے
رہتے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبر شریف کی زیارت کرتے وقت کہ
یہ تمام مروی ہیں پس دعا کے لئے قبلہ رو رہے اور دونوں ہاتھ اسقدر اٹھاوے
کہ زیر بغل نمودار ہو اور رملا رکھے دونوں ہتیلیاں آسمان کے طرف یوں ہی مروی
ہی اور آئی ح تحقیق اللہ تعالی بندے کے ہاتھ خالی پھیرنے سے شرم کرتا ہی ۞
اور اسوقت آسمان طرف دیکھنا منع ہی۔ اور چاہیئے کہ دعا کی شروع میں حمد و
صلوۃ رہے اور انھیں پر ختم کرے کیونکہ وے دونوں قبول کئے جاتے ہیں پس رد
نہیں ہوتی ہی وہ حاجت جو درمیان ان کے رہے اور مقدم رکھے ربنا کو پانچ بار
کہ اس باب میں آیا ق قبول کیا ان کے لئے رب انکا ۞ پس مقدم رکھے دعا میں
حاجت اخروی کو تا جلد قبولیت کو پہنچے اور بہت پکار کیا بہت آہستہ
پڑھنے سے پرہیز کرے آیا ق مت پکار دعا میں تیرے اور نہ بہت آہستہ ۞ اور
تکلف میں موزون کرنے کے نہ پڑے آئی ح دور رکھو تم اپنے کو دعا میں مسجع
کرنے سے ۞ اور بہتر یہ ہی کہ دعا کو منحصر رکھے ان عبارتوں پر جو ماثور ہیں تا سوال میں
نہ آوے وہ چیز کہ جس میں خوبی نہ ہو اور تضرع و زاری کرے اور دعا مخفی کرے آیا
ق پکارو تم اپنے رب کو روتے ہوئے اور پوشیدہ ۞ اور قبول ہونیکی یقین

امید رکھے آئی ح پکارو اللہ تعالیٰ کو درحالیکہ یقین رکھتے ہوں قبولیت کی
اور گنہگاو ہیں دعا میں آئی ح تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی الحاح کرنے
والوں کو دعا میں ○ اور قبولیتِ دعا میں جلدی نکریں۔ آئی ح قبول
کئے جاتی ہی تم میں سے دعا اُس شخص کی جو شتابی نہیں کرتا ہی ○ اور دعا
کرنے کے وقت میں یاد نکرے اپنی عبادت کو کیونکہ وہ تکبر دلاتی ہی۔ اور نہ معصیت
کو یاد کرے کیونکہ وہ قبولیت کے یقین کو دور کرتی ہی اور کسی دعا میں نذر
بھی کرسکے دلیل سے قصہ مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے۔ اور ظاہر کرے اپنی کمال
احتیاج کو آیا ق کیا کوئی دوسرا بھی ہی جو مضطر و بیقرار کی دعا قبول کرے ○
اور اصل دعا قبول ہونیکی توبہ ہی اور واپس دینا لوگوں کے حقوق اور متوجہ
کرنا ہمت کا طرف اللہ تعالیٰ کے کہ نافع وہی حضورِ دل ہی۔ کیونکہ دعا سے
یعنے قصد و ارادہ ۱۲
مقصود خدائے عز و جل کے ساتھ اُنست پاتا ہی۔ اور اُس اُنست سے امیدواری
حسنِ خاتمے کی۔ اور لازم کرے دعا کو حالتِ رفاہیت میں تاکہ دفع ہووے
بلا۔ اور رغبت کرے دینی فضیلت رکھنے والوں کی دعا میں۔ اور مظلوم کی
بد دعا سے پرہیز کرے۔ اور خود بھی کسی پر بد دعا نکرے۔ پس یہ سب مشغول ہیں
اور اقسامِ عبادات سے تفکر ہی۔ آیا ق اور فکر کرتے ہیں پیدایش میں آسمان

وزمین کے ۞ اور آئی ح فکر ایک ساعت کی بہتر ہی سات برس کی عبادت[92]
سے ۞ کسی چیز کی پہچانت کے ڈھونڈھنے کو تفکر کہتے ہیں مبدا اسکا تذکر ہی -
اور تذکر حاضر کرنا ہی پہچانے ہوئے چیزوں کا دل میں - اور تفکر کا نتیجہ علم ہی - اور
فائدہ علم کا حاصل کرنا معرفت کو جو وہ پیدا کرنے ہاری حال کی ہی - اور وہ حال
تاثیر بخشتا ہی دل پر جو سبب ہی عمل کا - اور عمل خدمت جوارح ہی - اور مجرا لتفکر[94]
کا معاملہ[93] ہوگا - اور معاملے میں فکر کرنیکا حق یہہ کہ پہلے جاری کرے اسکو معاصی
ظاہری میں پھر خیال کرے کہ کیا وہ کام شرعاً ممنوع ہی یا نہیں بعد دیکھے کہ کیا
وہ اپنے میں پایا جاتا ہی پس فکر کرے کہ کیونکر ہی تدبیر اسکو دفع کرنیکی بعد ازاں
فکر کرے ظاہری عبادتوں میں کہ کیا یہہ عبادت شرع میں مندوب ہی پھر دیکھے
کہ کیا اسکو ادا کرنیکی اپنے کو قدرت ہی پس فکر کرے کہ کیونکر ہی تدبیر اسکو حاصل
کرنیکی بعد ازاں لاوے فکر طرف باطن کے یہی طور[94] ہے یا مجرا لتفکر کا مکاشفہ ہوگا کہ وہ
تفکر ہی خدائے عزوجل کے اسماء حسنی اور صفات علیا میں اور حقائق واسرار میں
اسکے جو مخفی ہیں زمین و آسمان میں - لاکن اسکے ذات مقدس کے طرف فکر کو راہ
نہیں مگر ذکر سے - آئی ح اور مت فکر کرو تم ذات باریتعالیٰ میں ۞ اور
عقل عاجز ہی اس کے ادراک سے - جیسا کہ دل دکھی روشنائی دیکھنے سے -

۹۱ تفکر ساعة خیر من عبادة ستین سنة ۱۲ دیلمی
۹۲ جو چیز تفکر سے پیدا ہوتی ہے ... عبادت عمل جوارح ہی اور تفکر عمل قلبی ۱۲
۹۳ یعنے سالک کو نفس اور اعمال میں ۱۲
۹۴ ممنوعات شرعیہ یعنے محرمات و مکروہات و مفسدات اور مہلکات
۹۵ تفکروا فی آلاء اللہ ولا تفکروا فی ذات اللہ ۱۲ ابن ابی ... ابن عباس رض

اور صفاتِ باری کے حقیقتیں بھی ادراک میں نہیں آتے ہیں۔ پس طاقت نہیں ہی کسیکو اُس کے دریافت کی مگر خواصوں کو کبھی کبھی۔ اور وے خبر نہیں دیتے کیفیات سے اُن صفات کے عوام کو مگر تھوڑا سا بقدرِ فہم اُن کے۔ پس بندے پر لازم ہی کہ ہمیشہ ظاہر و باطن میں اُسکی عبادت کیا کرے تا حاصل ہووے خدا تعالیٰ کی محبت جو ہی اہم مطالب ہی پس دن میں مشغول ہووے بعد نماز فجر کے اُسی جاے میں آفتاب روشن ہوئے تک۔ مگر خوف ریا کا یا خیال پراگندہ ہونیکا رہے تو اُس جاے کو چھوڑ کر کونا پکڑے۔ یوں ہی مبالغہ کرتے تھے اُسوقت کو نگاہ رکھنے میں۔ اور عیب کرتے تھے اُسکا جو دنیا کی بات کرتا اُسوقت میں۔ اور آئی ح اُس وقت کی عبادت دوست ہی اولادِ اسمعیل علیہ السلام کے چار بندوں کو آزاد کرنے سے ○ اور عصر کے بعد سے مغرب تک بھی ویسا ہی مشغول رہے کہ اُسوقت کو بہت معظم جانتے تھے اور آیا ق یاد کر تیرے رب کے نام کو اوّل و آخر میں دن کے ○ اور آیا ق تسبیح پڑھ اپنے رب کے حمد کی آگے طلوع و غروب آفتاب کے ○ اور آئی ح کہ ای آدم کے بیٹے یاد کر مجھکو فجر کے بعد ایک ساعت اور عصر کے بعد ایک ساعت تا کفایت کروں تیری مشقت کو جو درمیان اُن دونوں ساعتوں کے ہی ○ اور پڑھیں مسبعاتِ عشر اُن دونوں وقتوں میں کہ اسمیں بڑی فضیلت ہی

ہی۔ اور ویسا ہی درمیان اشراق وضحی[۱] کے انواع عبادت مذکورہ میں مشغول رہے اگر فرصت رکھتا ہو۔ اور بدلتا رہے ایک قسم کی عبادت سے دوسری عبادت کے طرف موافق رغبت دل کے واسطے قطع ملال کے۔ اور افضل ہی قرآن پڑھنا قیام میں کیونکہ اسمیں نماز اور تلاوت اور فہم معنی اور حضور دل اور ذکر ایکساں حاصل ہی۔ اور مشغول رکھے سوای ان عبادات کے ان کاموں کے طرف بھی جیسا بیمار پرسی اور جنازے کے ساتھ جانا اور مسلمان بھائی کے کام میں کمک دینا اور علم کی مجلس میں حاضر ہونا کہ یہ بھی عبادات ہیں کیونکہ ان کاموں کو درمیان اشراق وضحی کے کرتے تھے[۳] پس اگر فرصت عبادت نہ رکھتا ہو شغل علم رکھے پڑھے یا پڑھاوے اٰئی ح وہ افضل ہی ہزار رکعت نماز سے اور ہزار جنازے پر حاضر ہونے سے اور ہزار بیمار پرسی سے اور قرآن پڑھنے سے ⊙ مراد اس سے علم آخرت ہی۔ جیسا مقدمۂ کتاب میں مذکور ہوا۔ اور بعد اشراق کے فکر کرے حل مشکلات میں کیونکہ دل اسوقت[۵] بہت صاف رہتا ہی اور جو شخص کہ مقید رہے واسطے امورات خلائق کے جیسا قاضی اور حاکم یا اپنے خاص کاموں کے طرف جیسا کسب کرنا بعض کاموں کا سو رعایت رکھے ان کاموں کی۔ اور ذکر کرتا رہے درمیان ان کاموں کے حضور دل کے ساتھ۔ اور اکتفا کرے کسب کو بمقدار

---

[۱] آفتاب ایک نیزہ بلند ہوے بعد سے وقفا (؟) دن تک اسے ہی دو رکعت ہیں ۱۲ [۲] اشراق کا وقت سے زوال تک اسکا چار رکعت ہیں ۱۲ [۳] سلف صالحین ۱۲ [۴] اوزا افضل ہیں صلوۃ الف رکعۃ ۱۲

[۵] بعد عبادت کے اور دنیا کے لئے کاروبار میں مشغول ہونے سے آگے ۱۲

حاجت کے - اور زائد حاجت سے کسب اُسوقت کرے جو ارادہ صدقے کا رکھے کہ کہا گیا ہی ویسا کسب دوستر ہی ذکر سے کیونکہ وہ متعدی ہی اور بعض کہتے ہیں کہ ذکر کرنا بہتر ہی اُس سے اور اولی یہہ ہی کہ نظر کرے اپنے دل کے صلاحیت پر کہ اُن دونوں سے کس طرف بخوبی راغب ہی - اور ہمیشہ متوجہ ہووے طرف ورد کے آئی ح دوستر ین اعمال خدایتعالی کے نزدیک عمل بلا ناغہ ہی اگرچہ تھوڑا رہے ⊙ بلکہ اُس وردِ مقرری کو زائد کیا کرے کہ آئی ح مجھکو برکت نہیں دیا جاتی ہی اُس روز میں جو زائد نہ کروں میں کوئی عمل خیر اُسمیں ⊙ اور جمع کرے روزہ اور صدقہ اور عیادت اور جنازے کے پیچھے جانے کو آئی ح جو کوئی جمع کرے انکو ایک دن میں بخشا جائیگا یا داخلِ جنت ہوگا ⊙ اور شب کی عبادت میں بہتر یہہ ہی کہ سونیکے آگے وتر پڑھے اس اندیشے سے کہ شاید بیدار نہو یا دل پھر اُٹھنے سے بیزار ہووے یا مر جاوے تو وتر فوت ہوگی پس ادا کردینے میں اُسکے جینے کے امید کی کوتاہی ہی اور قوی بات یہہ کہ تاخیر کرے وتر کو وہ جو نیند سے اُٹھنے کی عادت رکھتا ہو - اور پڑھے سورہ یٰس و سجدہ و لقمان و دخان و ملک و زمر و واقعہ اور مسبحات ستہ - اور نیند غلبہ کی تو سو رہے - یوں ہی مروی ہی اور آیا ق وے شب میں کم سوتے تھے ⊙ اور نیند غلبہ کئے بعد نماز نہ

پڑھے کوئی آئی ح البتہ نماز پڑھے تم میں کا کوئی شخص رات میں جب تک کہ آسان
رہے اُسپر اور جبکہ غالب آوے اُسپر نیند تو سو رہے ۞ اور آئی ح رات کو اپنے
پر سخت مت کرو ۞ اور غلبۂ خواب میں عبادت کرنا تنگ دلی کی عبادت ہی
اور آیا ہی کہ گناہ اُسکا بڑھکر ہی نفع سے۔ اور اُٹھانا ہی اُسکو جسکی طاقت نہ
رکھتا ہو آئی ح لازم کرلو تم امور دینی سے جسقدر کہ طاقت رکھتے ہو ۞ اور
ناپسند کرو نیا ہی عبادت کو اپنے نفس پر آئی ح کڑوی مت کرلے اپنے پر
خدا کی عبادت کو ۞ اور کوشش کیا کر شب خیزی میں کہ آیا ق وے لوگ جو
شب گذارتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں ۞ اور آئی ح نماز
پڑھ رات میں اگرچہ بکری کا دودھ نچوڑنے اتنا وقت ہو ۞ پس اولی یہہ کہ بیدار
رہے ساری شب۔ اور یہہ بات اُس کے لئے ہی جو فرصت پاوے۔ اور یقین
قوی رکھے۔ کیونکہ ایسا شخص اُس سے لذت پاویگا اور غذاے روحانی حاصل
کریگا۔ ایسی بیداری مروی ہی کہ چالیس صحابہ و تابعین سے ہوئی۔ بعد آدھی
رات کی بیداری ہی۔ اور اُسی پر مواظبت کئے ہیں بیشمار لوگ۔ بعد تہائی شب
پھر چھٹا حصہ رات کا۔ اور دوستر ہی کہ ہووے وہ تہائی یا چھٹا حصہ بیداریکا
درمیان شب کے آئی ح دو رکعت درمیان رات کے بہتر ہیں دنیا و ما فیہا سے ۞

الليل ما تيسر فاذا غلبه النوم فليرقد ۱۲ لا تكابدوا الليل ۱۲ ولا تبغض الى نفسك عبادة الله ۱۲ يبيتون لربهم سجدا وقياما ۱۲ صل من الليل ولو قدر حلب شاة ۱۲

ابن عباس سے

خير من الدنيا وما فيها

اور ح[له] اگر نہو تا اندیشہ دشواری کا میری امت پر البتہ فرض کردیتا میں انکو ○ پھر
بمقدار چار رکعت یا دو رکعت کے - پس پیچھے زندہ رکھنا درمیان مغرب و عشا کے
اور اٹھنا قبل صبح کے - اور روایت ہی کہ سووے جب نیند ہے غلبہ کرے
اور اٹھے جب بیدار ہووے یہہ طریقہ افضل ہی - کیونکہ یہہ دشوار ہی نفس پر
اور بیداری کا مدد دینے والا زیادہ کھانا نہ کھاوے کہ وہ پانی زائد پینے کا سبب
ہی اور یہہ بہت سونیکا باعث - اور دن میں ایسے کاموں کی مشقت نہ اٹھاوے
کہ اعضا پر تعب اور اعصاب پر ضعف ہو اور قیلولہ کرے اور گناہ کے کام نہ کرے
دن میں کیونکہ وہ عبادت شبینہ سے بے نصیب کرنیکا سبب ہوگا اور خالی کرے
دل کو فکر و غم سے دنیا کے اور لازم کرلیوے خوف خدا کا اور اس کے عذاب
سخت کا اور کوتاہ کرے دنیا کی رشتۂ امید کو اور یاد کرے انکو جو[عه] وارد ہوئے
ہیں قیام شب کی فضیلت میں اور وعدہ کئے گئے ہیں اسکے ثواب و جزا کا اور
اصل بیداری کا اللہ تعالی کی محبت اور مضبوطی ایمان کی ہی تا سالک اس سے
غذا پانے والا ہو اور نگہ رکھے فضیلت والے راتوں کو جیسے رمضان شریف کے
اخیر دہے کے طاق راتیں اور سترھویں اور ستائیسویں رات اسکی اور پہلی اور دسویں
رات محرم کی اور پہلی اور پندرھویں اور ستائیسویں شب رجب کی اور شعبان کی

ذکر اسباب بیداری

ذکر شبہای متبرکہ

له و اول آن اشق عمل یعنی فرض شبہا ۱۲ دیلمی

عه یعنی آیات و احادیث ۱۲

پندرھویں رات اور شبِ عرفہ و شب عیدین - اور نگاہ رکھے فضیلت والے دنوں
کو جیسا عید کا روز اور ایام تشریق اور وے دناں جنکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئیگا -
اور افضل ہی جمعہ کا روز اور اسکی رات اِس لئے بیکار نہ گذارے پنجشنبے کی عصر کو
کہ وہ متبرک ہی - اور تہیہ کرے واسطے نماز جمعہ کے - کہ کپڑے دھووے اور
نھاوے اور خوشبوئی لگاوے - اور شغلوں سے خاطر جمعی حاصل کرے - اِسی لئے
کہے ہیں کہ اپنے اہلیہ سے قربت بھی کرے - اور ہاتھ پاؤں کے ناخن نکالے -
دستار باندھے - اور سوار نہووے اور سویرے مسجد کو جانے میں سعی کرے کہ یہہ
ماثور ہی - اور جامع مسجد میں بیٹھنے کے آگے چار رکعت نماز کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ
فاتحہ کے پچاس بار سورۂ اخلاص پڑھے - کہ اِن سب میں بہت فضائل آئے ہیں
اور بعد نماز کے نماز جنازہ یا پڑھائی یا ملاقات برادر دینی کے طرف مشغول ہووے
کہ وارد ہوا ق وڈھونڈھو تم خدایتعالی کے فضل کو ⊙ پس قصے کہانی سنے کے طرف
نجاوے کہ وہ بدعت ہی کیونکہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے تھے مسجد سے - اور انتظار
کرے اُس امید دیئے گئی ساعت کی جسمیں قبولیت کا وعدہ کیا گیا ہی اختلاف کئے
گئی ہی وہ ساعت کہ وقتِ طلوع شمس ہی یا وقتِ زوال یا امام منبر پر چڑھتے
وقت یا فرض نماز کے لئے کھڑے رہتے پر یا عصر کی نماز کے انتہائے وقت مستحب

بیان روز و شب جمعہ

وابتغوا من فضل اللہ ۱۲
ج موضوع ۱۲
یعنے صحابہ و سلف ۱۲

ذکر ساعت اجابت

میں یا وقتِ غروب اور اِس آخری وقت کے لئے روایت آئی ہی کہ فاطمہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا بہت نگاہ رکھتے تھے اور یہہ حدیث بھی اسکو تائید بخشتی ہی - آئی
ہی کہ جو بندہ اُسوقت دعا کرتا ہی البتہ قبول کئے جاتی ہی دُعا اُسکی ۞ اور بعض
کہتے ہیں کہ وہ ساعت غیر معین ہی مانند شبِ قدر کے پس مستغرق رہے تمام
دن رعایت کرتے اُس ساعت کی یہی بات برصواب ہی - اور اُس دن میں زیادہ
کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کو اور تلاوتِ قرآن کو اور خیرات
کرے دو مختلف چیزوں کی اور صلوٰۃ تسبیح پڑھے کہ اِن سب میں فضائل آئے
ہیں - اور بھی آیا ہی کہ سورۂ سجدہ اور یٰس اور دخان اور ملک اور مسبحات ستہ
پڑھیں - اور آیا ہی زیادہ کرنا سورۂ اخلاص کے قرأت کا کیونکہ اُسکا پڑھنا
ہزار بار دس رکعت میں یا بیس رکعتوں میں افضل ہی ختم کرنے سے سارے
قرآن کے - اور مخصوص اُسی روزِ جمعہ میں روزہ رکھنا اور اُسی شب میں قیام کرنا
منع ہی - اور نگاہ رکھے رواتب کو اور باقی سنتوں کو جیسے تہجد وضحیٰ اور مغرب
وعشا کے درمیان کو زندہ رکھنے کو - اور نگاہ رکھے عید کو کہ مستعد رہے اُسکے
لئے جیسا جمعہ کے واسطے اور عیدگاہ سے گئے سو راہ کے سوائے دوسری راہ
ملتے یوں ہی روایت آئی ہی - اور نگاہ رکھے تراویح کو اور ختم کرے اُنھیں کہ

ذکر عید

ذکر تراویح

ماثور ہی اگر خوف ریا کا ہو تو تنہا پڑھے اور سستی کے اندیشہ ہو تو داخل جماعت ہووے
کیونکہ جماعت میں برکت اور تنہائی میں حضور قلب کا قوت ہی ان دونو باتوں سے
امن رکھتا ہو تو مختار ہی - اور نگہہ رکھے کسوف و خسوف کے نمازوں کو اور نگہہ
رکھے ان نمازونکو جنکی فضیلت آئی ہی مثل نماز لیلۃ الرغائب کی اور شب نصف
شعبان کی کہ وہ سو رکعت کی نماز ہی ہزار سورۂ اخلاص کے ساتھ اور ہمیشہ مواظبت
کرتے تھے اسپر - اور نگہہ رکھے نماز استخارہ کو بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سکھلاتے تھے اسکو ایک سورۂ قرآن کی تعلیم کے مانند - اور نگہہ رکھے دو رکعت
نماز کو مکان میں داخل ہوتے وقت اور دو رکعت وہاں سے خارج ہوتے پر
اور دو رکعت نماز ول سے نفاق دور ہونے کے لئے اور تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد کو بھی
نگہہ رکھے - اور تعین نکرے ان دونو کے لئے کوئی نفل علیحدہ بسبب حاصل ہونے
مقصود کے غیر نفل سے بھی اور مقصود وضو کی حفاظت اور مسجد میں بیکار نرہنا ہی
بلکہ فرض نماز افضل ہی اور نیت نکرے کہ یہہ نماز واسطے وضو کے ہی بلکہ نیت مطلق
کرے کیونکہ وضو نماز کے لئے ہوتا ہی نہ کہ نماز وضو کے واسطے - اور اوقات مکروہ
میں نماز پڑھنے سے پرہیز کرے کیونکہ ان اوقات میں عبادت کئے جاتے ہیں
بتان اور منتشر ہوتے ہیں شیاطین اور اس توقف میں تازہ ہوتا ہی عباد تکا

نماز کسوف و خسوف
نماز لیلۃ الرغائب و شب نصف شعبان
نماز استخارہ
نماز دخول و خروج مکان
نماز دفع نفاق
نماز اوقات مکروہ

شوق لاکن حکم عارف کا جو ڈوبا ہوا ہی قصد اُسکا خدائے عزوجل کی ذات

وصفات میں سو بعد فرائض و رواتب کے سب وقت میں ورد اُسکا حضور

قلب ہی اور عارف پہچانے جاتا ہی اِس طور پر کہ قصد نہ کرے کسی گناہ کا

اور سستی نہ کرے عبادت میں اور بیقرار نہووے کسی مصیبت سے اور حالت

نہ بدلے بڑی بلا سے +

دوسرا باب مال خرچ کرنے اور قناعت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وارد ہوا ہی ق جنھوں نے اپنے نفس کو بخل سے نگاہ رکھیں پس وے

خوبی پانے والے ہیں ⊙ ق وے لوگ جو جمع کرتے ہیں سونے روپے کو

اور نہیں خرچ کرتے ہیں اُسکو خدا تعالیٰ کی راہ میں پس خبر دو انکو سخت عذاب

کی ⊙ ح سخی اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہی اور بخیل دور ہی اُس سے ⊙

ح ہلاک ہو بچہ دینار و درہم کے بندے ⊙ اور حکمت خرچ کرنے میں

آزمایش ہی محبتِ الٰہی اور ترکِ دنیا کے دعوے کی اور ظاہر ہونا اس

دعوے کے مراتب کا - پس سبقت لے گئے اُن مراتب میں صدیقِ اکبر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کیونکہ وے نہ چھوڑ رکھے کوئی چیز اپنے مال سے - اور دیجز او

میں رہے فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ کہ باقی رکھے اوہا مال۔ اور کوتاہی
کرنے والے وے لوگ ہیں جو بس کئے مقدارِ واجب پر۔ اور باطن کو
بخل سے پاک کرنا ہی۔ اور زیورِ شکر سے اسکو آراستہ کرنا۔ کہ وہ اسباب
حرص کو اکھیڑنے سے میسر ہی جیسا محبت ذاتِ مال کی کہ وہ ایک مرض مزمن
بیماری ہی۔ اور بھی خواہشِ نفسانی۔ اور امید بہت روز زندہ رہنے کی
اور ڈر افلاس کا۔ اور رزق پہنچنے میں بھروسا کم رکھنا۔ اور لڑکے بالے بھوکے
رہنے کی فکر میں پڑنا ح اولاد سبب ہیں بخیلی کے ۞ اور ان اسباب کے
کاٹنے کا طریقہ میانہ روی ہی نفقات میں۔ کیونکہ اعتدال درویشی و تونگری
میں نجات دینے والے کاموں سے محسوب ہی۔ اور کم کرنا خواہشہای نفسانی
کو۔ اور اعتماد کرنا تقدیری رزق کے پہنچنے پر۔ اور قناعت کی عزت اور طمع
کی ذلت کو جاننا۔ اور غور کرنا بخیل کی مذمت اور سخی کی تعریف میں۔ اور
ان دونو کے حق میں جو وارد ہوا ہی۔ اور احوال انبیا و اولیا میں۔ اور اختیار
کرنا ان سے مشابہت پیدا کرنیکو۔ نہ کہ مالدار کافروں اور احمقوں سے اور بنا دو
کی سخاوت کرنا ایسا کہ پہلے نفس کو نام آوری اور بدل پانے پر دھوکا دیوے
اور بعد عادت ہونے کے ریا کو دور کرے۔ اور موت کو زیادہ یاد کرنا۔ اور

گذشتگاں کے احوال سے عبرت لینا۔ اور زیارت قبور کیا کرنا۔ اور اصل اس باب میں شدائد و مصائب پر صبر کرنا۔ اور زندگی کی امید کو کوتاہ کرنا۔ اور مال کے آفات کو پہچاننا ہی جو وے باعث ہیں مہلکات کے جیسا تکبر کرنا۔ جھوٹھ بولنا دوسرے سے عداوت کرنا۔ اور دنیا کی دوستی رکھنا۔ اور مال شبہ میں گرنا۔ اور لوگوں کے پاس حاجت لیجانا۔ اور باز رہنا عبادت سے کسب مال کرنے اور اسکی حفاظت کرنے اور حاسدوں کو دفع کرنے میں باوجود مشقتیں اٹھانے کے۔ اور مال کے فوائد کو جاننا وے خرچ کرنا اپنی ذات پر عبادت کرنے کے لئے بقدر ضرورت مثل کھانے اور کپڑے کے۔ اور جسقدر کہ حاجت پڑے حج و جہاد میں۔ اور خرچ کرنا غیر پر جو وہ فقیر کو دینے میں صدقہ ہی۔ اور غنی کی ضیافت و ہدیہ اور اعانت کرنے میں مروت ہی۔ کہ مروت میں برادری اور سخاوت اور جوانمردی حاصل ہوتی ہی۔ اسبابمیں احادیث وارد ہوے ہیں اور اپنے کو شر سے بچانے کیونکہ وہ مٹاتا ہی غیبت و عداوت کو اور روا ہوئی رخ دفع شر کے لئے دینا صدقہ ہی ۞ اور کسی کو نوکر رکھنے تدبیر معاش کے لئے تا آپ عبادت کے طرف مشغول رہے۔ اور صرف کرنے مسجد اور پل اور مہمان سرا اور حوض اور باوڑی کے تعمیر میں جن کے سبب سے

باقی رہینگا وہ کہ خیر اور حاصل ہوگی برکت دعا کی - کہ ہر ایک کام اُنکا عبادت ہی پس سخی وہ ہی کہ باز نہ رہے وجوبات شرعیہ سے اور مروت سے - اور شرعی خیرات نہ دینے والا بڑا بخیل ہی - اور فرق ہی سخاوت و ایثار میں کیونکہ ایثار روے دینا ہی ایسی چیز کو جسکا خود محتاج ہو اور یہہ سخاوت سے افضل ہی اور ان تین خصلتوں سے کہ جن سے ایمان کامل ہوتا ہی یہہ بھی ایک ہی - اور ق ایثار کرتے ہیں اپنے ذات پر ۞ اور تبذیر خرچ کرنا جہاں نہ خرچنا واجب ہو سو وہ حرام ہی آیا ق کہ بیجا خرچ کرنے والے بھائی ہیں شیاطین کے ۞ لیکن بخل بہت بد ہی تبذیر سے - اور سخی وہ کہ دل کی ناراضی سے دیوے - اور مروت وہ کہ ہلکے چیزوں میں کوتہ دلی نہ کرے - اور یہہ تفاوت رکھتی ہی حسب حال ہر ایک کے - غنی و فقیر میں - اور قرابتی و بیگانے میں - اور ہمسایے اور گھر والوں میں - اور مہمان و غیر مہمان میت اور زندے میں اس لئے جو بد رہیگا ایک کے حق میں سو وہ بد نہ رہینگا دوسرے کے حق میں - اور خرچ کرنے میں میانہ روی بہتر ہی آیا ق مت کر اپنے ہاتھ کو طوق گلے کی اور مت کھول دے اسکو پورا کھولنا ۞ اور حق سخاوت کا یہہ ہی کہ واجب ہونیکا وقت آنے کے آگے جلدی کرے - تا دلیل ہو فرمان برداری

میں جلدی کرنے اور مسلمانوں کے دل کو خوش کرنے اور تاخیر عمل کے آفات سے
بچنے کی۔ اور اسکے واسطے مقرر کرے افضل وقت جیسا مہینا رمضان اور ذوالحجہ
کا۔ اور مخفی دیوے اگر خوف ریا کا ہو آئی ح تحقیق بندہ عمل کرتا ہے مخفی
تو لکھتے ہیں اسکو پوشیدہ اور اگر اسکو ظاہر کیا نقل کیا جاتا ہے نامۂ ظاہر کے طرف
اور اگر زبان پر لایا اسکو تو نقل کرتے ہیں فرشتے نامۂ ریا کے جانب ○ اور بزرگان دین
پوشیدہ دینے میں یہاں تک مبالغہ کرتے تھے کہ لینے والا بھی نہیں پہچان
سکتا تھا کہ دینے والا کون ہے۔ اور ظاہر دیوے اگر مانگا جاوے علانیہ اور
ریا نہ آنے دیوے یا مامون ہے ریا سے اور ارادہ دوسروں کو ترغیب دینے کا رکھے
آیا ق ظاہر کرو تم خیرات کو تو بہتر ہے ○ ق پوشیدہ و علانیہ خرچ کئے اسکو
جو دئے ہم انکو ○ اور نہ چھپاوے لینے والا اندیشے سے اپنی ہتک کے۔
اور پرہیز کرے لینے والے پر منت دھرنے اور اسکو ایذا پہنچانے سے۔ آیا ق
باطل مت کرو تم خیرات کو اپنے بسبب منت دھرنے اور رنج پہنچانے کے ○
اور منت و رنج رسانی یہہ ہے کہ اس خیرات کو یاد کرنا دل میں۔ اور زبان سے ظاہر
کرنا اور خدمت چاہنا۔ اور سرزنش کرنا فقیر کو اور اپنی بخشش کی بڑھائی
دکھلانا اور سخت گوئی کرنا۔ اور منت کا اچھا معنا یہہ ہے کہ سمجھے اپنے کو

اسکا محسن اور یہہ بات پہچانے جاتی ہی جبکہ بہت برا جانے خطا کو لینے والے کے
بعد بخشش کے - حالانکہ فی الحقیقت لینے والا محسن ہی کیونکہ وہ دینے والیکو ثواب
دلاتا اور عذاب سے چھڑاتا ہی اور وہ نائب ہی خدائے کریم کا - آئی
ح وہ عطیہ واقع ہوتا ہی اول خدا کے ہاتھ پر پھر لینے والے کے ہاتھ میں ○
اور بسبب ہونے خیرات کے حق اللہ تعالی کا کہ حوالہ کیا ہی غنی پر فقیر کو واسطے وفا
کرنے وعدۂ رزق رسانی کے - اور اذی کا معنا یہہ ہی کہ لینے والے کا عیب
کرے اور اسکو جھڑکی دیوے - اور بد بولے - اور چین بجبین ہووے - اور
پردہ دری کرے - اور اسکو سبک جانے - اور سبب من و اذی کا زیادہ
سمجھنا اس عطئے کو اور بڑائی جاننا اپنی لینے والے پر - جو پیدا ہوتے ہیں
نہیں جاننے سے عظمت رضامندی باریتعالی کی خسیس و فانی شی پر - اور
بھولنے سے فضیلت کو فقیر کے - اور بطلان خیرات سے مراد باطل ہونا ثواب
کا ہی - نہ باطل ہونا اصل بخشش اور ادا ہے ذمے کا - کیونکہ بالکل باطل ہونا
ممکن نہیں - اور دینے والا اپنی خیرات کو ذرہ اور کم جانے تا ثواب اسکا
خدایتعالی کے پاس بڑا ہووے - یہہ بات تب حاصل ہوگی کہ سمجھ جانے
جو خدایتعالی مجھکو خیرات کی توفیق دیکے ثواب بھی دیتا ہی - اور شرماتا

ہوا دیوے نظر کرتے اپنی بخیلی کے جو باعث ہی باقی مال ٹھہرا لینے پر۔ اور اچھا
پاک مال دیوے کہ شبہ سے بھی دور رہے آیا ق دیو تم پاک چیزیں اپنے کسب
سے ۞ اور آیا ق یہاں تک کہ دیا کرتے ہیں اپنے محبوب چیزیں ۞ اور اس
لئے کہ بیشک اللہ تعالی لیتا ہی اسکو آیا ق اللہ تعالی لیتا ہی صدقات کو
اور تاکہ نہ داخل ہو اُس وعید میں۔ آیا ق ٹھہراتے ہیں خدا کے لئے وے
چیزیں جنکو خود ناپسند رکھتے ہیں ۞ اور صدقہ ایسے کو دیوے کہ جسمیں زیادہ
اجر ملے جیسا متقی و عالم آیا ق کمک کرو تم نیکی و پرہیزگاری پر ۞ اور صادق
الاعتقاد کہ دیکھتا ہی ہر ایک نعمت کو منعم حقیقی کے طرف سے۔ اور اپنی حاجت
کو پوشیدہ رکھنے ہارا۔ آیا ق سمجھتا ہی بے خبر شخص انکو کہ تونگر ہیں سوال
نکرنے سے ۞ اور صاحب عیال اور بیمار آیا ق کہ صدقہ ایسے محتاجوں کے لئے
ہی کہ جو اٹک پڑے ہیں راہ میں خدا یتعالی کے ۞ اور قرابت دار آئی۔
ح تحقیق قرابت کو ایک درہم دینا بہتر ہی میرے پاس بیگانے کو بیس درہم
دینے سے ۞ اور اولی یہہ ہی کہ ویسے کو ڈھونڈھے کہ جسمیں وے سب صفات
یا اکثر ہوویں۔ اور خیرات کرے ہر روز۔ اور سوال کو سائل کے رد نکرے
کچھ دینے کی قدرت نرکھتا ہو تو خاموش رہے۔ ایسا ہی مروی ہی مگر زمی

سے جواب دیوے - آیا ق[۱۰] کہ اچھی بات کرنا اور سختی کرنے سے درگذرنا بہتر
ہی اس صدقے سے کہ بعد اُس کے اذیت پہنچاوے ۞ اور سائل کو نہ جھڑکے[۱۱]
کیونکہ اُسمیں وعدہ ہی عذاب دوزخ کا ہزار سال تک - اور غنیمت جانے[۱۲]
سوال کو فقیر کے - اور اپنے پر بدگمانی[۱۳] کرے جبکہ نہ پاوے کسی سائل کو - اور[۱۴]
سائل سے کوئی بدلہ و دعا و شکر و ثنا کی امید نہ رکھے - وہ از خود اگر دعا دیا یا ستایش
کیا تو آپ بھی اُسکا بدل ویسا ہی کر دیوے - اور ٹھہراوے[۱۵] اُس خیرات کا ثواب
اپنے والدین کے لئے جو گذر گئے ہوں - یہ تمام روایت کئے ہیں - اور مقدم رکھے[۱۶]
خیرات پر اپنا اور اہل و عیال[۱۷] کا نفقہ کیونکہ وہ فرض ہی - اور خیرات صبح کے وقت
دیا کرے تا جلد بلا دفع ہووے - اور غنیمت[۱۸] جانے ایسے سائل کو دینا جس پر اپنا
دل نرم ہو - کہ رقتِ دل علامت ہی صدق سائل کی - اور[۱۹] اپنے پاس موجود
ہو سو دینے کو حقیر نہ سمجھے - اور خیرات[۲۰] کے اقسام کو حاصل کرے جیسا کہ راہ[۱]
بھولے کو راستا بتانا - اور پارسائی[۲] کے قصد سے بی بی کے ساتھ جماع کرنا
اور متخاصمین[۳] کے درمیان انصاف کرنا - اور کسی کو یا کسی کے بوجھ کو اپنی سواری
پر چڑھا لینا - اور بات چیت نرمی[۵] سے کرنا - اور نماز[۶] کے لئے چل کر جانا -
اور اہل و عیال[۷] کا نفقہ دینا - اور برادرانِ دینی[۸] کے روبرو خندہ رو رہنا -

قول معروف و مغفرة خیر من صدقة یتبعها اذی ۱۲

اور جانور کو مادے پر ڑانے مستعار دینا۔ اور پانی سینڈھنے رسی مشکی مستعار دینا۔ اور نفع پہنچانا علم سے۔ اور جھاڑ لگانے سے۔ اور زراعت کرنے سے۔ اور نالہ باوری کھودنے سے۔ اور قرآن شریف لکھنے سے۔ اور مسجد بنانے سے۔ اور ولد صالح چھوڑ جانے سے۔ تاکہ اسکے لئے استغفار کیا کرے۔ اور افضل خیرات حالت صحت کے ہیں۔ اور وے جو محتاج کو دیا جاتے ہیں کیونکہ ایک درہم اسکو دینا ستر درہم کے برابر ہی۔ اور قرض حسنہ دینا خیرات سے اٹھارہ درجے تک افضل ہی۔ کیونکہ وہ صاحب احتیاج کے ہاتھ میں ہی پہنچتا ہی۔ اور صدقے کی نذر نکرے شاید کہ وفا کرنے نپاوے۔ کہ ایسی نذر ممنوع ہی

تیئسواں باب روزہ رکھنے اور خواہش نفسانی کو توڑنے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ہے روزہ میرے لئے ہی اور بدلہ اسکا میں ہوں یعنے بدلہ اسکا آخرت میں میری دیدار یا دنیا میں میری پہچانت ہی اور روزے کو خدا تعالی اپنے طرف اس لئے منسوب کیا کہ اسمیں خصائل صمدیت پائے جاتے ہیں۔ یا اس لئے کہ وہ عمل مخفی ہی۔ یا یہہ کہ اسمیں مغلوب کرنا نفس و شیطان کا ہی کہ وہ اصل عمل ہی۔ اور ادنی مرتبہ روزے کا باز رکھنا اپنے کو شکم اور شرمگاہ کے خواہش

وغیرہ ۱۲ سے یعنے بکری یا بیل گھوڑا اونٹ وغیرہ ۱۲ سے یعنے بچھو کسی کا جل دار ہو یعنے پیاسے کو دنیا ۱۲ سے یعنے پانی سینڈھنے کی رسی اور ڈول وغیرہ ۱۲ سے یعنے درخت لگانے ۱۲ سے یعنے کھیتی کرنے ۱۲ سے جیسے اناج وغیرہ بونے ۱۲ سے جیسے ہاتھ سے قرآن لکھنا ۱۲ سے یعنے فرزند نیک بخت ۱۲ سے یعنے جب تک آدمی تندرست رہتا ہی اسوقت امید بہت زندگی کی ہوتی ہی اور وہ خیرات محتاج کو پہنچتی ہی ۱۲ سے یعنے وہ دونوں محتاج ہی اور جو حاجتمند ہو سو وہی قرض چاہتا ہی ۱۲ سے یعنے اگر اس نذر کو ادا کر سکتا ہی تو اسکو پورا کرے ورنہ جو ادا نکر سکا سو وہ ممنوع ہی ۱۲ سے الصوم لی وانا اجزی بہ البخاری ابو ہریرہ سے ۱۲ سے یعنے بے پرواہی کی خصلت جیسا کھانا پینا اور جورو بچوں وغیرہ سے بری رہنا ہی کیونکہ یہ سب تمام خاصیتیں حق تعالی کی ہیں ۱۲

سے - یہہ حکم جواز روزے کا ہی بعد ازاں ٹھہرا رکھنا اپنے سب اعضا[1] وجوارح
کو گناہ سے - یہہ درجہ اس کے قبولیت کا ہی - آئی ح[2] پانچ چیزیں روزے
کو توڑتے ہیں جھوٹ غیبت چغلی جھوٹی قسم نظر شہوت - آئی ح[3] بہت سے
روزہ دار ایسے ہیں کہ انکو سواے بھوک پیاس کے اور کچھہ حاصل نہیں ○
وے لوگ روزے کو توڑنے ہارے ہیں حرام چیز سے اور بعض کے قول
سے گناہ اختیار کرنے والے ہیں اور بعد ازاں باز رکھنا دل کو ماسواے اللہ
سے - یہہ مرتبہ خاص انبیا اور اولیاء اللہ کے روزیکا ہی - اور حق صوم کا
یہہ ہی کہ ڈرے اسکے رد ہونے سے اور امیدوار رہے قبولیت کا - اور
جو کوئی لڑائی جھگڑا یا گالی گلوچ پر آوے اسکو کہے کہ میں روزہ دار ہوں[5] کہ
اسطرح بولنا مروی ہی - اور بھی دوسرے سے روزیکا حال نہ پوچھے کیونکہ
اقرار کرنے میں ظاہر کرنا - اور انکار کرنے میں جھوٹھہ بولنا - اور چپ رہجانے
میں سائل کو حقیر سمجھنا - اور دفع سوال کا دوسرا کچھہ حیلہ کرنے سے مشقت میں
پڑنا ہی - اور زائد نہ کھاوے تا نماز تہجد میں سستی نہ آوے اور روزیکا
بھید باطل نہووے - اور کم کھانیکا طریق گرسنگی کے فوائد کو پہچاننا ہی جو
ان فوائد سے صفائی قلب ہی - آئی ح[5] جو کوئی اپنا پیٹ خالی رکھیگا

سلہ یعنی اعضا ظاہری کو جیسا زبان آنکھہ کان ناک ہاتھہ پاؤں انکو ان کاموں سے بچاے رکھنا ۱۲
سلہ ... الکذب والغیبة والنمیمة والیمین الکاذبة والنظر بشہوة ۱۲ دیلمی انس
سلہ ... ابن ماجہ ... ابو ہریرہ ...

سلہ بعضے کہتے ہیں فرض روزہ دار صاف زبان سے کہے ... ۱۲
... کھانا سبب سستی ... ۱۲

بزرگی لنگی اُسکی فکر اور اُسکا دل چالاک ہوگا ○ اور نرمی دل ہی آئی ح جو
کوئی پیٹ بھر کھاوے اور نیند بھر سووے سخت ہوتا ہی دل اُسکا ○ اور
عبادت کی لذت اٹھاتا ہی - اور عاجزی و شکستگی پیدا کرنا - کیونکہ سیری گناہ
اور غفلت کا سبب ہوتی ہی - اور یاد کرنا ہی تشنگی کو عرصات قیامت کے
اور دوزخ کی بھوک کو - اور شہوت فرج کو توڑنا ہی - کہ غلبہ اسکا سیری سے
ہوتا ہی اور نیند کو دور کرنا ہی - کہ وہ کند کرتی ہی طبیعت کو اور ضائع
کرتی ہی عمر کو اور فوت کرتی ہی شب بیداری اور تہجد کو - اور ہمیشہ عبادت
کرنیکی آسانی ہی بسبب سبکی بدن کے - اور اسباب معیشت کو فراہم لانے
اور کھانے پکانے کرنے اور کھانے پینے اور حاجت بشری کو جا یا کرنے سے
خاطر جمعی ہی - اور عبادت کو باز رکھنے والے بیماریوں سے بچنا ہی - آئی
ح آدمی کا معدہ سب بیماریوں کا گھر ہی ○ اور مشقت سے سبک
رہنا ہی - اور تھوڑے پر بس کرنا ہی - کیونکہ زیادہ طلب کرنا ذلت اور
حرام یا شبہ حرام کے حاصل کرنیکا سبب ہوتا ہی - اور باقی کو خیرات
کر دینا ہو سکتا ہی تا قیامت کے دن اُس خیرات کے سائے میں رہے پھر
طریق کم خوار یکی بہ تدریج غذا کو گھٹانا ہی اس مقدار تک کہ جس سے قیام بدن

ان کاموں کے طرف بار بار خاطر متفرق نہ ہوگا ۱۲

المعدة بیت کل داء ۱۲

طریق کم خواری

کا حاصل رہے - اگر ویسا کم کرنے پر طاقت نرکھتا ہو تو خوب بھوکھ لگے بعد کھایا کرے - سچی بھوکھ پہچانے جاتی ہی سالن کی انتظاری نکرنے سے - اور بھو پر مکھی نہ بیٹھنے سے - اور باوجود اشتہا باقی رہنے کے چھوڑ دیا کرے - اور بہتر یہہ ہی کہ اُس مقدار پر اکتفا کرے جو عبادت کو قوت دیوے - اسی طرح سے مروی ہی - اور یہہ مقدار مختلف ہوا کرتا ہی بحسب احوال ہر ایک کے اور کھانے کا وقت یوں ہی کہ صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم گذارتے تھے دو روز اور بعضے زیادہ اُس سے پچاس دن تلک - اور میانہ روی اسمیں رات دن میں ایکبار کھانا ہی - اور وہی درجہ اوسط ہی - کہ روایت کئے گیا ہی آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے آئی ہے تحقیق ایک دن میں دو بار کھانا اسراف ہی ۞ اور ایک بار کھانے والے کو مناسب ہی سحر کے وقت کھایا کرے تا خالی معدے سے تہجد ادا کرے اور روزہ کو قوت دیوے ایسا ہی مروی ہی - اگر اشتہا کی تشویش حضور قلب کی مانع ہو تو آدھے کھانے سے افطار کرے اور باقی نصف سے سحر - وا حاصل ہونے دونوں طاعتوں کے پس ایسی گرسنگی جو حضور قلب سے باز رکھے وہ بھی بد ہی - لیکن جنس طعام سے قسم اعلی گیہوں کے چھانے ہوئے

آٹے کی روٹی - بعد اُس کے جو کے چھنے ہوئے آٹے کی - اور قسم متوسط گیہوں کا نہیں چھانا ہوا آتا - پستر قسم ادنیٰ نہیں چھانے ہوئے جو کے آٹے کی - اور سالن کا اوّل قسم گوشت اور حلوا بعد روغن پھر نمک و سرکہ اور قسم اوسط اچھا ہی کیونکہ قسم اعلیٰ و ادنیٰ عبادت سے باز رکھنے والے ہیں - آیا ق وے لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہیں اسراف کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور میانہ روی پر قیام کرتے ہیں ⊙ اور آئی ح سب کاموں میں بہتر درجہ اوسط ہی اور احسن یہہ ہی کہ ایک ہی قسم کی عادت نکرے - اور چھوڑ دیوے نفس کے خواہش کی چیز کو تا الفت دنیا کی کٹ جاوے - آیا ق حاصل کر چکے تم لذتوں کو تمہارے دنیا کی زندگی میں ⊙ اور آئی ح میری اُمت کے بد لوگ وے ہیں جو غذا دئے گئے نعمتوں سے اور بالیدہ ہوئے اجسام اُنکے اُس نعمت سے اور رہیں ہی ہمت اُنکی مگر اقسام کے کھانے اور انواع کے لباس ⊙ اور بہتر یہی کہ جمع نہ کرے درمیان دو خواہشوں کے شہوت نفسانی کے ارادے سے - اور نہ جمع کرے سیر شکمی و سیر خوابی کو کہ وے دونو غفلت کے باعث ہیں - آئی ح ہضم کرو تم کھانے کو نماز و ذکر سے اور مت سو جاؤ تم سیری پر کہ سیاہ ہو جاوینگے دل تمہارے ⊙ اگر خرما کھاوے

تو اسی پر بس کرے تا میوہ خوری کے طور پر کھانے سے پرہیز کیا جاوے۔ اور ابتدائے ریاضت میں نفس کو ستاوے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوست رکھتے تھے[۵۱] شہد کو۔ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرہیز کرتے تھے[۵۲] اس سے اور فرمائے اپنے فرزند کو[۵۳] کہ ایک روز روٹی گوشت کے ساتھ کھا بعد دودھ کے ساتھ پھر روغن کے ساتھ بعد زیت[۵۴] کے ساتھ بعد ازاں نمک سے پھر فقط سوکھی روٹی۔ اور نہ کھاوے تنہائی میں ایسی چیز جسکو بر ملا نہیں کھاتا ہو کہ وہ شرک خفی ہے۔ اور ایسا ارادہ نہ رکھے کہ لوگوں میں کم خواری سے مشہور ہووے کیونکہ یہ بہت کھانے سے بھی بدتر ہے۔ اور تاخیر[۵۵] کرے سحر میں اور افطار میں جلدی۔ اور خرمے سے یا پانی سے روزہ کھولے اور کسی روزہ دار کو بھی افطار کراوے[۵۶]۔ یہ سب مروی ہیں۔ اور ماہ شعبان میں تیار رہے[۵۷] کہ توبہ کرے اور مظلوموں کے حقوق ادا کرے اور دنیوی کاموں کے شغلوں کو دور کرے۔ خاص ٹھہراوے رمضان شریف کو خیرات[۵۸] و تلاوت اور اعتکاف[۵۹] کے لئے۔ علی الخصوص عشرۂ آخر میں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی عادت تھی۔ اور ہمکو حکم کرتے تھے کہ ان ایام میں شب قدر کو ڈھونڈیں۔ اور نگہ رکھے[۶۰] دوسرے فضیلت کے ایام کو بھی جیسا

اشہر الحرم میں خصوصاً عرفہ اور عاشورہ اور دو پہلے دہے محرم اور ذی الحجہ
اور ماہِ شعبان اور ایامِ بیض اور جمعہ اور پنجشنبہ اور پیر کا روزان دنوں میں
روزہ رکھا کرے اور شعبان کے نصفِ اخیر میں روزہ نرکھے تاکہ رمضان کے
روزوں کے لئے تقویت رہے - آئی ح جب شعبان نصف کو پہنچے پس
نہیں ہی کوئی روزہ رمضان آئے تک ⊙ اور وہ جو آئی ح بہت فضیلت
والے روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں سو اسکا بھید یہہ ہی کہ
عادت ٹوٹنے سے نفس میں شکستگی آوے سو یہہ بات ہمیشہ روزہ رکھنے
میں میسر نہیں - اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں کوشش کرے کہ سال بھر میں چھہ
یا پانچ یا چار مہینے کے مقدار روزہ رکھے جسمیں فضیلت والے ایام کی رعایت بھی
رہے - اور بعض کہے ہیں کہ چار دن سے زیادہ پی در پی روزہ نچھوڑے
بقیاس ایامِ نحر و تشریق کے - اور اصل یہہ ہی کہ اپنی صلاحِ باطن پر نظر کرتے
ہوئے عمل کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تک روزہ رکھتے
تھے لوگ سمجھتے کہ آپ کبھی روزہ نچھوڑینگے - اور گاہی روزہ ایسا چھوڑ دیتے
لوگ کو گمان ہوتا کہ آپ پھر روزہ نرکھینگے - اور ایسا قیامِ شب فرماتے جو
کبھی سونیکا تصور کسو کو نہوتا - اور کبھی شب کو سو جانے کی ایسی عادت کرتے

کہ قیام شب چھوڑ دیئے سمجھتے

باب چوتھا سفر اور حج اور جہاد کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفر دینی ہوگا یا دنیوی دینی سفر علم سیکھنے کے لئے ایسا دیسے - آئی ح جو کوئی علم ڈھونڈنے کے لئے اپنے گھر سے باہر آوے وہ الٹ کر آئے تک خدایتعالی کی راہ میں ہی ○ اور اخلاق کی درستی کے تجربے کے واسطے - سو نہایت ضرور ہی کیونکہ سفر ظاہر کرتا ہی چھپے ہوئے اخلاق کو بسبب آلوفات سے دور ہونے کے - اور عجائب قدرت میں اور صفات کاملہ میں خدایتعالی کے فکر کرنے کے لئے - اور حج کے واسطے آیا ق خدایتعالی کے لئے لوگوں پہ فرض ہی بیت اللہ کا حج کرنا اسپر جو سکت رکھے جانیکی طرف اسکے ○ آئی ح جو شخص کعبے کا حج کرے اور نہ جماع کرے اور نہ فسق تو نکل آویگا گناہوں سے جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ○ اور جہاد کے واسطے آئی ح ایک صبح یا ایک شام جو راہ خدا میں کیا ہو بہتر ہی دنیا و ما فیہا سے ○ اور مدینہ طیبہ اور بیت المقدس کی زیارت کے لئے - آئی ح زین نہ باندھا جاوے مگر اس میری مسجد کے طرف اور مسجد الحرام اور مسجد اقصی کی جانب ○ اور روا

ملاقات بزرگوں کے۔ تا اُنکے حالات کو دیکھ کر فائدہ اُٹھاویں کیونکہ لسانِ حال
فصیح تر ہی۔ اور واسطے زیارت قبور اُن کے۔ اور واسطے بھاگنے کے اُن
چیزوں سے جو خلل ڈالنے والے ہیں عبادت میں جیسے جاہ و مال وغیرہ۔
دوسرا سفر دنیاوی جیسا بھاگنا فتنے سے اور قحط سے لاکن اسمیں گناہ نہیں
مگر طاعون سے کیونکہ اُس سے بھاگنا منع ہی۔ یا طلب مال اور دوسرے ویسے
ہی کاموں کے لئے۔ پس ایسے سفر میں نیت کرے اپنے کو سوال سے باز
رکھنے کی اور اہل و عیال پر شفقت کرنے کی تا یہہ سفر بھی عبادت ہوجاوے۔
اگر وہ سفر فرض ہو مثل حج اور طلبِ علم پس وہ بالضرور کرنا ہی اور اگر فرض
ہو تو دل سے فتوی پوچھے کہ اپنے حق میں صلاحِ حال کیا ہی۔ کیونکہ سفر
میں فائدے اور آفتاں بایکدیگر درپیش ہیں۔ اور سب وقت میں مقصود
اصلی اللہ تعالی کی معرفت اور اُنست ہی۔ لاکن واسطے تحصیل علم کے
مبتدی کو سفر اعانت دینے والا ہی اور منتہی کو اقامت کیونکہ سفر میں
موانعات ہیں یعنے مالوفات پر نظر پڑنا۔ اور اپنی اور مال کی حفاظت
کرنا۔ اور محنت و رنج اُٹھانا پس مسافرت کا حق یہہ ہی کہ گناہوں سے
توبہ کرے اور حقوق لوگوں کے پھیر دیوے۔ اور قرض ادا کرے اور نفقے

پہنچا دے اور توشہ اٹھا لیوے۔ آیا ق توشہ اٹھا لیو ۞ اور رفیق صالح
کو ڈھونڈے کہ خیر پر مددگار ہو اور نکلنے کے آگے خیرات کرے۔ اور دوگانہ
گذارے۔ اور استخارہ کرے سفر غیر واجب میں۔ اور بھائیوں سے رخصت
لیوے۔ اور ان سے دعا چاہے۔ اور اپنا سب اسباب کرایہ دار کو بتلا دیوے
اور اسکو راضی کراوے۔ اور پنجشنبہ اور اول ہفتے کی صبح میں نکلے۔ کیونکہ ان
دونو وقت کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا ثابت ہی
اور پیر کو بھی نکلے کہ وہ بھی مروی ہی۔ اور شب میں زائد چلے۔ آئی ح
رات کو چلنا اختیار کرو کیونکہ البتہ زمین لپیٹی جاتی ہی شب میں جو نہیں طی
ہوتی ہی اسقدر دن میں ۞ اور دن گرم ہونے کے آگے اتر پڑے
اور دوگانہ نماز گذارے منزل سے سوار ہونے کے وقت اور اترے بعد
بھی۔ اور کسی بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہے۔ اور اترتے پر یا کوئی ایک
وحشت وخوف پیدا ہونے کے وقت میں تسبیح پڑھے۔ اور اپنے میں سے
ایک کو امیر ٹھہراوے انتظام راہ کے لئے۔ چاہئے کہ امیر خلق ومروت میں
سب سے بڑھکر ہے۔ آئی ح جب سفر میں تین شخص ہیں امیر ٹھہراؤ ایک
کو تم میں سے ۞ اور سفر میں رفقا کو مدد دیوے۔ اور مال وتن سے انکی کمک

کرے - اور سواری کے جانور کے ساتھ نرمی کرے - اور سواری سے کبھی کبھی اُتر چلا کرے اسمیں ادا سے سنت کرنا اور جانور کو راحت پہنچانا اور کرایہ دار کو خوش کرنا اور نفس کو تنبیہ پہنچانا اور رگوں کی سستی دور کرنا ہی - اور سواری کے جانور پر نہ سووے مگر کچھہ ایک غنودگی - اور کھڑے ہوے جانور پر بہت وقت نہ ٹھہرے - آئی

ح سواری کے جانوروں کے پشت کو کرسیاں مت بناؤ ۞ اور راہ میں رفیقوں سے جدا ہووے - اور باری سے نگہبانی کرے - اور اوّل شب میں سر اپنا بازو پر اور پچھلی رات میں ہتھیلی پر رکھکر بازو کھڑا کیا ہوا سووے تا کہ مترک نہ سو جاوے ایسا ہی مروی ہی - اور اپنے ہمراہ نہ رکھے گھاتی اور شاعر اور جادوگر اور کاہن و منجم کو اور نہ نجاست خوار جانور کو سواری کے اور نہ کتے کو - اور راہ بھولے بھٹکے تو اوس دیکے سیدھے طرف کا راستہ اختیار کرے آئی

ح جب مختلف راہیں تمھارے سامھنے آویں تب سیدھے جانب کی راہ پر چلو کیونکہ اس طرف ایک فرشتہ ہادی نام رہتا ہی ۞ اور جس شہر میں کہ سلطان یا نائب اُسکا اور سیاست کرنے مارا ہو تا کہ اُسمیں بیماری و با ہو داخل نہووے - اور آئینہ و سرمہ دان و مسواک و کنگھی اور مقراض و استرہ اور ڈول و رسی اور سوئی دھاگا ساتھہ رکھے - اور فریب کی چال چلن سے پرہیز کرے

کہ وہ دور کرتی ہی برکت کو۔ اوٗر زیارت سے بزرگانِ دین کے خواہ زندگاں ہوں
یا اموات برکت لیوے۔ اوٗر حاجت برآئی کے بعد جلد گھر کے جانب مراجعت کرے
ائی رح جو کہ مسافر ہوا اوٗر حاجت اسکی برآئی پس جلد اپنے لوگوں کے طرف
پلٹھے۞ اوٗر گھر والے اوٗر قرابت کے لئے تحفہ ہمراہ لاوے۔ اوٗر یکایک یا شب
کے وقت گھر میں داخل نہووے۔ بہتر یہہ ہی کہ چاشت کے وقت آوے۔ اوٗر
اوّل مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑھے۔ یہ سب روایت کئے گئے ہیں۔
اوٗر پہنچتے ہی ناشتے کی تیاری کرے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
کسی سفر سے تشریف لاتے اونٹ یا گائی کو ذبح کرتے تھے۔ اوٗر حج کا حق یہہ
ہی کہ خالصًا نیت اسکی رکھے۔ اوٗر قافلے کے طرف سے رہزنوں کو مال ضریبہ
دینے میں حتی الامکان حیلہ کرے حیلہ کارگر نہووے تو نیت جاوے اگر حج نفل
ہو کیونکہ ظلم پر کمک کرنا برا ہی۔ اوٗر چلنے کی قدرت رکھتا ہو تو پیادہ پا جاوے
وگرنہ سوار۔ بعضے کہتے ہیں کہ سواری افضل ہی کیونکہ اسمیں راہ خدا میں مال خرچ
کرنے کی تکلیف ہی اوٗر سفر کے رنج کی پریشانی سے دوری اوٗر بدن کی سلامتی
سے نزدیکی اوٗر حج کامل ہونے کی امید ہی اوٗر پراگندہ موئی وغبار آلودگی کے
ساتھہ راہ چلے اوٗر اپنے کو زینت سے بری رکھے۔ اوٗر اسباب تفاخر وتنعم کے طرف

مسلمان خاطر رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں ہی کئے اور خبر دیئے ہیں کہ اللہ تعالی فخر کرتا ہی ایسے بندے سے۔ اور قربانی کا خون بہنے میں قربت الٰہی سمجھے اگرچہ واجب ہو۔ آیا ق جو کوئی خدا تعالی کے نشانیوں کی تعظیم کرے سو وہ اہل تقوی سے ہی ○ اور ہدی و قربانی کے خرید میں تنگی و تاخیر نکرے۔ کیونکہ اُن سے مقصود یہی ہی کہ بخیلی کے عیب سے نفس کو پاک کرے اور خدا تعالی کی تعظیم سے اسکو زیب و زینت دیوے۔ آیا ق نہیں پہنچتا ہی خدا تعالی کو قربانی کا گوشت و خون لاکن پہنچتا ہی اسکو تقوی تمہارا ○ اور قربانی دینے میں یوں نیت کرے کہ وہ عوض اپنے جان کا ہی تا اسمعیل ذبیح علیہ السلام کے ساتھ اقتدا حاصل ہووے۔ اور جہاں تلک کہ قدرت ہو راہ میں اور شہر مکے میں مال خرچ کرے۔ پس حج قبول ہونے کے علامتیں یے ہیں خوش کلامی اور مال صرف کرنا اور یونہی خرچ ہو جانے یا مال میں کسی طور کا نقصان آجانے سے غمگین ہونا۔ کہ ایک درہم اس خرچ یا نقصان کا خدا تعالی کے ہی راہ میں صرف کئے گئے سات سو درہم کے برابر ہی۔ اور حج کے آگے مرتکب تھا سو ہر ایک گناہ سے باز آنا۔ اور فاسقوں کی دوستی کو صلحا کی دوستی سے بدل دینا۔ اور لہو و لعب کی مجلس کو ترک کر کے ذکر حق کی مجلس کو اختیار کرنا

علامات قبولیت حج

اور بھی حقوقِ حج سے یہ ہی کہ حج کے مناسک ادا کرنے میں فروتنی ہووے کہ وہی اصل ہی خصوصاً طواف اور وقوفِ عرفات میں کہ یہ دونو حج کے رکن ہیں۔ اور شفا مانگتے ہوے زمزم کا پانی پیوے اور سر اور بدن پر ڈالنے سے برکت ڈھونڈے۔ اور مراد بر آنے کی درخواست کرے۔ اور راہِ حج میں مرنیکو غنیمت سمجھے۔ کہ اُس کے لئے قیامت تک ہر سال حج کا اجر لکھا جائیگا۔ اور مرحبا کہتے ہوے حاجیونکی ملاقات کرے۔ اور اُن سے مصافحہ کرنے میں برکت جانے۔ اور مدینہ کے طرف راہ میں بہت درود پڑھتا ہوا جاوے۔ اور قبر شریف کی اور اصحابہ کرام اور اہلِ بیت عظام کے قبور کی اور دوسرے وہاں کی مشاہد کی زیارت کرے۔ اور اس جاے کے سب مسجدوں میں نماز پڑھے۔ اور وہاں کے باوریوں کے پانی سے برکت چاہے۔ اور مدینۂ طیبہ میں خیرات کرے۔ اور مکۂ معظمہ کے حقوق کی رعایت ہو سکنے کی صورت میں وہاں کی اقامت کو دوست رکھے۔ آئی ح اس خانۂ خدا پر ہر روز ایک سو بیس رحمت اترتے ہیں اُنسے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے واسطے اور بیس اسکو دیکھنے والوں کے لئے ○ اور آئی ح تحقیق ای کعبہ تو بہترین زمین سے خدا کے ہی اور دوستترین اسکے شہروں کا ہی ...

نزدیک اگر میں نہ نکالے جاتا تجھ سے البتہ کبھو نہ نکلتا میں ○ اور مدینہ مشرفہ کی
اقامت کو دوست رکھے پس وہاں کے سختیوں پر صبر کرنے میں اور وہاں مرنے میں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور آپکی گواہی روز قیامت میں
حاصل ہونے پر احادیث آئے ہیں۔ اور وہ جو منقول ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ حاجیوں کتیں بعد حج کے انکے وطن طرف پھرا دیتے تھے سو اس لئے کہ وہاں کی اقامت
سے تنگدل اور کسی گناہ کے مرتکب نہوں کیونکہ یہاں کے گناہ سے عذاب دوچند
کیا جاتا ہے مانند دوچند ہونے ثواب کے۔ اس لئے اس جائے مطہر میں قصد گناہ
بھی موجب عذاب ہے۔ آیا ق جو کوئی حرم میں ارادہ کرے الحاد کا تو چکھاویں گے
ہم اسکو سخت عذاب ○ یہاں تک کہ بعضوں نے احتکار کو الحاد سے گنا ہے
اور بعضے جھوٹ کو بھی داخل الحاد کئے ہیں۔ اور اس لئے کہ شوق پھر آنیکا تازہ ہووے
لاکن بہتر یہہ ہے کہ اپنے دل سے فتوی چاہے۔ اور ایسی جای جیسی وطن بناوے
کہ جہاں گمنامی اور دین کی سلامتی اور فارغ دلی اور عبادت کی آسانی میسر ہووے
آئی ح سب شہراں ملکاں خدا کے ہیں اور خلایق تمام بندگاں خدا کے جس
جاے میں کہ تو خوبی دیکھے وہاں اقامت کر اور خدائے کریم کا شکر بجالا ○ اور
جہاد کا حق یوں ہے کہ اسمیں نیت کرے تائید دین کی۔ اور رضائے الٰہی میں

جان دینے کی۔ آئی ح [۱] افضل جہاد وہ ہی کہ جسمیں گھوڑا تیرا کٹے اور خون تیرا
بہایا جاوے ○ اور جہاد کے لئے پنجشنبے کے دن نکلے۔ اور کسی مصیبت پر اسکے غمگین
نہووے کیونکہ ہر ایک پر ایک اجر عظیم حاصل ہوگا یہاں تک کہ اسکے جانور
کا گھانس اور لید اور پیشاب اور اس شخص کی نیند اور بیداری نیکیوں کے پلے میں
تولا جائیگی۔ اور جس گھوڑے کے ایک پاؤں کا رنگ تین پاؤں کے رنگ کا
خلاف رہے سو اس سے پرہیز کرے۔ اور جہاد کی آرزو نکرے اگر اسکا کام
پڑجاوے تو اُسپر ثابت قدم رہنے کا سوال خدائے متعال سے چاہیے۔ آئی
ح [۲] دشمن سے مُکھ بھیڑ ہونیکی آرزو مت کرو اتفاق ہوجاوے تو اسمیں ثابت
قدم رہو ○ اور اسمیں خدا کی ذکر بہت کیا کرے اور زن و فرزند اور مال و
وطن کے یاد سے باز رہے کیونکہ یہہ سست کردیتا ہی ہمت کو اور خدا کی راہ
میں شہید ہونے کو غنیمت سمجھے۔ آیا ق [۴] کہ خدا کی راہ میں مارے گیوں کو مردگان
مت جانو۔ اور آئی ح [۵] تحقیق کہ شہیدوں کے ارواح سبز پرندوں کے حوصلوں
میں رہتے ہیں چرتے ہیں جنت میں جہاں چاہیں اور عرش سے لٹکے ہوئے قنادیل
میں رہتے ہیں اور دنیا کے طرف پلٹنے کو دوست رکھتے ہیں تاکہ پھر مرتبۂ شہادت
پاویں ○ اور تمنا کرے شہادت کی کیونکہ وہ مرتبۂ شہدا پانیکا سبب ہی اگرچہ

---

۱ افضل الجہاد ان یعقر جوادک ویہراق دمک ۱۲ صحاح ستہ میں جہاد ہے۔
۲ لا تتمنوا لقاء العدو فان لقیتموہم فاثبتوا ۱۲ شیخین عبد اللہ بن ابی اوفیٰ۔
۳ وقت جہاد ۱۲
۴ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ۱۲ پ ۴ ع ۵

۵ ان ارواح الشہداء فی جوف طیر خضر تسرح فی الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی قنادیل معلقۃ من العرش ویودون الرجوع الی الدنیا لیستشہدوا ۱۲ مسلم
۶ حوصلہ پوٹہ یعنی پرند کے پیٹ میں

مرجاوے۔ اور نہ نکلے جہاد کو وہ شخص جو اہل و عیال کی ذمہ داری اور ماں باپ کی خدمتگذاری میں مشغول ہو کہ یہہ مقدم ہے۔ اور غازیوں کی خدمت کیا کرے اگرچہ انکے کتے کے بھی ہو۔ اور ان کے سفر کا اسباب مہیا کرے۔ اور ان کے گھوڑوں کی تعظیم کرے۔ اور تیار رکھے گھوڑوں کو روز جنگ کے لئے۔ کہ ہر ایک میں فضائل آئے ہیں۔ اور سیکھہ رکھے گھوڑے کی سواری اور انکو دوڑانے کے قواعد واسطے آزمایش اصالت گھوڑے کے اور سعی کرے تیراندازی سیکھنے میں کہ یے سب سنت ہیں۔ اور ہنر تیر چلانے کا نہ بھولے۔ آئی ح جو کوئی تیر چلانا سیکھے بعد چھوڑ دیا سو وہ کفران نعمت کیا ۞

باب پانچواں نکاح کرنے اور مجرد رہنے کے بیانمیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح کرنے میں بہت سے فوائد ہیں شیطان سے اپنے کو بچانا ہی۔ آئی ح جو کوئی نکاح کیا البتہ نگاہ رکھا اپنا آدھا دین ۞ اور زیادہ کرے ایک سے چار تک اگر بسبب ایک کے محفوظ نہ سکے۔ اور جس عورت سے کہ طبیعت نفرت لیوے بدل ڈالے اسکو دوسری سے۔ اور لذات جنت کی رغبت بڑھاتا ہی کیونکہ دنیا کے لذات نمونہ ہیں بہشت کے لذتوں کا اور دوام عبادت کے

ملال کو دفع کرنا ہی - آئی ح ہر حرص میں ایک ملال ہی پس جو شخص کے دفع کرے اسکو اداے سنت سے میرے تحقیق کہ وہ سیدھی راہ پایا ۞ اور نکاح قطع ملالت کے واسطے سبھوں کے لئے عام نہیں کیونکہ بعضوں کو آب رواں اور سبزۂ بستاں پر نظر کرنے سے بھی ملال دفع ہو سکتا ہی اور عبادت کے لئے خانہ داری کی تدبیر سے دل کو فارغ رکھنا ہی آئی ح میرے بی بیاں مددگار ہیں میرے عبادت پر ۞ اور یہہ خاص ایسے کے لئے ہی جو بنفسہ تدبیر خانگی نکر سکے اور حقوق زوجیت کے اسکو پریشان نکرے - اور قرابت کو بڑھانا ہی - تاکہ انکی کمک سے لوگوں کی بدی کو دفع کرے اور سلامت رہے - اور اُن کے اداے حقوق کے لئے نفس کو ریاضت میں لگانا اور ان کے ایذا کی برداشت کرنا ہی - آئی ح جو کوئی اُنکا بار اُٹھاویگا وہ میرے ساتھ جنت میں ہیگا ۞ اور یہہ فائدہ مخصوص مبتدی کے لئے ہی کیونکہ وہ محتاج ریاضت ہی اور بھی مخصوص ہی ظاہری عمل والے کے لئے کیونکہ نفقۂ دنیا اولی ہی اُسکے حق میں اس لئے کہ یہہ نافع بالغیر ہی برخلاف صاحب باطن کے کہ عمل باطنی اُسکا سب سے اشرف ہی - اور صاحب اولاد ہونا کہ نکاح سے مقصود اصلی وہی ہی کیونکہ اُسمیں خالق عز و جل کی خوشنودی ہی حاصل

عبادت کا شوق تازہ ہوتا اور بڑھتا ہی ۱۲

[illegible]

کرنے سے اسکی حکمت کے جو بقاے جنس انسانی ہی۔ اور حفاظت ہی معطل رکھنے سے اعضا کو اُنکے مقاصد سے اور بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ادا کرنے میں انکی محبت کا سبب ہی۔ آئی ح کہ نکاح کرنا میری سنت سے ہی اور حضرت کے امت کو زیادہ کرتا ہی۔ آئی ح اگر نکاح کروگے تم تو کثرت ہوگی تم میں تحقیق کہ میں فخر کرونگا بسبب تمھارے اور امتوں پر قیامت کے دن اگرچہ بچہ ناتمام بھی ہو ۞ اور وہ فرزند اپنے بعد جیتا رہے تو اسکے دعا کے برکت کی امید رکھتا ہی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکو بعد موت کے رہنے والے باقیات الصالحات میں شمار فرماتے ہیں۔ اور اگر وہ بچہ لگے مرجاوے تو ماں باپ کا شفیع ہوگا۔ آئی ح تحقیق بچہ کھینچیگا اپنے ما باپ کو طرف بہشت کے ۞ اور نکاح میں کئی ایک آفات بھی ہیں کسب حرام میں مبتلا ہونا کیونکہ عیال دار نفقے کی فراخی کے لئے حرام کسب کے طرف مضطر ہوتا ہی آئی ح تحقیق بعضے صاحب عیال ایسے ہیں کہ زن و فرزند کھا جاتے ہیں اُنکے نیکیوں کو ۞ اور فوت ہونا زوجیت کے حقوق کا ہی۔ آئی ح آدمی کو بس ہی اسقدر گناہ جو ضائع کردیوے حق ایسے کا جسکی عیالداری کرتا ہی ۞ باز رہنا ہی یاد خدا سے بسبب تدبیر معیشت کے اور مال پیدا کرنے اور اُسکو ذخیرہ کرنے اور اُسپر فخر کرنے

اور عورات سے نفع اٹھانے کے لئے تو وب جانے اور اُن سے محبت و اُنست رکھنے
کے - پس جسکے حق میں وے فوائد پایا جاویں اور یے آفات نہ رہیں ویسا شخص
بے شک نکاح کرے - اور اگر برعکس ہو تو تجرید اختیار کرے - اور نفع و نقصان
دونو پایا جاویں تو غالب کو لیوے - پس یادِ الٰہی اور لقمہ حلال کا فوت ہونا بدتر
ہی اولاد حاصل نہونے سے - کیونکہ اولاد اُن دونوں آفتوں کے جبر
نقصان نہو سکینگے حالانکہ اولاد کا ہونا بھی یقینی نہیں اور وے دونوں آفتیں
بالفعل موجود ہیں[51] - اور ویسا ہی نظر کرتے کسب حرام کے زنا کرنا بہت خراب
ہی کیونکہ زنا ایک جاندار کو قتل کر ڈالنے کے حکم میں ہی کہ زنا سے ایسا بچہ
حاصل ہوگا جسکی تربیت کا کوئی ذمہ وار نہ ہے - اِس لئے کہ زنا حرام بالذات
ہی اور کسب حرام بالغیر[52] بخلاف نظر بد اور قصدِ معصیت کے کیونکہ ہمیشگی کسب
حرام کی اور پہنچنا اسکی بدی کا طرف غیر[53] کے بدتر ہی نظرِ بد سے[54] - اگر ان
آفات سے مامون رہے تو نکاح اور عبادت کو جمع کرنا بہتر ہی - اور یہہ صفت
بڑی ہمت و قوتِ دینی رہنے سے حاصل ہوگی جیسا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو تھی[55] اگر جمع کرنیکی قدرت نرکھتا ہو تو صاحب ظاہر کو نکاح
بہتر ہی اور اہل باطن کو مجرد رہنا افضل - مثل عیسیٰ علیہ السلام کے - پس اصل

مقصود یادِ الٰہی سے باز رکھنے والے چیزوں کو ترک کرنا ہی اس لئے اپنے حال پر نظر
کرے اور اختیار کر لیوے ایک طریق باعتبار باطن اور صلاح دل کے۔ اور
مجرد رہنے والا شہوت انگیز غذاؤنکو چھوڑنے میں کوشش کرے۔ اور
ہمیشہ روزہ رہنے سے قوت شہوت کو توڑے۔ اور افطار کے وقت کھانا
اندازے سے کھاوے۔ اور نامحرم پر نظر کرنے سے انکھہ موچے۔ سو یہہ بات
گوشہ نشینی میں حاصل ہوگی آیا ق ایمان داروں سے کہہ کہ موچھ لیویں اپنے
انکھیں ○ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک عضو کے لئے ایک زنا
ٹھہرائے ہیں۔ یاد رکھہ اس کو۔ اور نظر اٹھاتی ہی خطروں کو۔ اور بارہا
یوں اتفاق ہوا ہی کہ نظر سے اٹک رہا ہی دل اور دشوار ٹھہرا ہی حصول مطلوب
پس ایسا تعلق قلبی برے رنج و آفت کا سبب ہوتا ہی۔ اور تمام دل کو گھیر
لینے کا باعث۔ اور بھی بندیکا ہر ایک عضو ایک ایک اخروی نعمت کو
حاصل کرنیکی لیاقت رکھتا ہی جیسا آنکھہ دیدار الٰہی کے لئے پس سزاوار ہی
کہ اسکی حفاظت کیا جاوے پھر راہِ صواب نظر کو بنجانے میں ہی اگر ہو سکے
والا اُس جگہہ سے الگ ہو جاوے۔ اور اگر بے قصد نظر پڑجاوے تو کچھہ
گناہ نہیں آئی ح پہلی نظر تیرے لئے حلال ہی اور دوسری نظر تجھہ پر

وبال اور امرد پر نظر کرنا سخت مضر ہی کہ اس سے مقصد پانے کی کوئی راہ شرع
میں نہیں ۔ اور جورو و والاجماع میں اعتدال نگہ رکھے کیونکہ اسمیں زیادتی کرنا
اور اسی لذت کے طرف خیال مصروف رکھنا عقل کو مغلوب کرتا اور مقصود حقیقی
سے محروم رکھتا اور شہوت کو تقویت دینے والے چیزوں کے استعمال پر لگاتا
ہی ۔ کہ یہہ سوتے ہوئے درندۂ موذی کو جگانیکے مانند ہی ۔ اور باعث عشق
ہوتا ہی جو وہ حیوانوں سے بڑھکر گمراہ کرنیوالا ہی ۔ اور نکاح کا ارادہ رکھنے
والا عورت کے پاس خواستگاری کو بھیجاوے اگرچہ اسکو نکاح کردینا ولی کا
کا حق بھی رہے ۔ اور نکاح کے آگے اسکو دیکھ لیوے تا الفت زیادی ہو ۔ اور
مسجد میں نکاح باندھے ۔ آئی ح نکاح مسجدوں میں کیا کرو ○ اور شوال کے
مہینے میں نکاح کرے ۔ کہ اسی مہینے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا نکاح
اور زفاف ہوا تھا ۔ اور مقدم رکھے خطبہ اور حمد و صلوۃ کتیں ہر ایک کے ایجاب
و قبول پر ۔ اور نہ نکاح کرے بسبب عزت و مال و جمال عورت کے کہ اسپر وعید آئی
ہی ۔ اور اختیار کرے دیندار عورت کو تا کہ دین میں فساد نہ ڈالے ۔ آئی
ح لازم کرلو دیندار عورت کو ○ اور اختیار کرے خوش خلق والی کو تا
خاطر جمعی حاصل ہووے ۔ اور حسن دار کو چاہیے کہ اس سے حفاظت نفس کی

اکثر ہی۔ اور فقط خوبصورتی رہنے پر بس کرنا منع ہی مگر مرد زاہد ہو تو حسن دار

کو نہ چاہے کیونکہ وہ دنیا ہی اور کم مہروالی کو اختیار کرے۔ آئی ح عورات میں

بہتر وہ ہی کہ جسکا مہر کم ہو۞ اور آئی ح عورتکی برکت مہر کی کمی اور نکاح کی

آسانی اور سیرت کی خوبی میں ہی۞ اور بچے جننے کی علامت والی کو کرے۔

کیونکہ وہی مقصود ہی۔ آئی ح لازم کرو جنی والی کو۞ اور باکرہ کو کرے۔ آئی

ح باکرہ عورتکو تو کیوں نکاح نہیں کیا کہ تو اس سے اور وہ تجھ سے بازی کیا

کرتی۞ اور باکرہ میں الفت و محبت کی زیادتی ہوتی ہی۔ یاد رکھ اسکو۔ اور

بیوہ کو خوش نہیں آئینگے وے صفات جو مخالف اپنے مالوف کے ہوں۔ اور

مائل رہیگی مزاج اسکی طرف پہلے مرد کے۔ اور زوج ثانی نفرت کریگا جبکہ وہ یاد

کریگی مرد اول کو۔ اور اختیار کرے صاحب نسب کو دیندار قبائل سے تا صلاحیت

اس کے قبیلے کی بچے میں تاثیر بخشے۔ آئی ح دور رکھو تم اپنے کو گھوڑے کی سبزی

سے۞ مراد اس سے وہ خوبصورت ہی جو بد قبیلے میں پیدا ہوئی ہو اور اختیار

کرے غیر قرابت قریبہ کو کیونکہ قرابت قریبہ والی کم کرتی ہی شہوت کو۔ اور

منع کئے گیا ویسی سے بسبب اس علت کے کہ بچہ لاغر پیدا ہوتا ہی۔ اور منقول ہی

کہ دبلی دراز قد اور زشت پست قد اور بڑی عمر والی اور بہت باتیں کرنے والی اور

بچے والی سے پرہیز کرے - اور رعایت ان اوصاف کی مرد میں بھی عورت دیکھنا
مناسب ہی - اور آگے نکاح کے بایکدیگر ہدیہ بھیجے - آئی ح کہ آپس میں تحفے
بھیجا کرو تا دوستی بڑھے ○ اور بعد نکاح کے ولیمہ کرے یوں ہی روایت کئے
گئی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کئے ہیں اور خود بھی عمل میں لائے -
اور ولیمہ جلدی سے ادا کرے کیونکہ پہلے روز کرنا مسنون اور دوسرے دن مستحب
اور تیسرے روز ریا ہی - اور خواستگاری نکرے جسکو کہ اپنا برادر دینی درخواست
کیا ہو کہ سب اسکے ایذا کا ہی - اور نکاح کی شہرت دیوے - آئی ح نکاح
کو آشکارا کرو ○ اور مصری اور بادام عروس و نوشہ کے سر پر نثار کرے - اور
لوٹیں اسکو جماعت حاضرین ایسا کرنا سنت ہی - اور شوہر عروس کے دونوں
پاوں دہو کے اس پانی کو اپنے گھر کے کونوں میں ڈالدیوے تا اُس گھر میں برکت
داخل ہووے - اور مباشرت میں شرمگاہ کی حفاظت اور دل کو اُس خیال سے
فراغت دلوانیکی نیت کرے - اور جماع کے آگے بسم اللہ اور سورۂ اخلاص پڑھے
اور خدا تعالی سے اولاد صالح اور شیطان کو دور کرنے کی سوال کرے ایسا ہی
حکم ہی - اور ہر مہینے کی پہلی اور درمیان کی اور آخر کے راتوں میں جماع نکرے
کہ ان شب شیطان حاضر ہوتا ہی - اور اول شب میں بھی جماع نکرے تا کہ پیا

طہارت سووے۔ اور بعد فراغت پانے کے جدا ہونے میں تھوڑا توقف کرے تا عورت بھی فارغ ہووے۔ اور ہر چار روز میں شب میں ایکبار جماع کرے کہ یہہ مرتبۂ اعتدال ہی نظر کرتے مباح ہونے چار عورتوں کے۔ اور عورت کی حاجت کے نظر کرتے جماع کی زیادتی کی رخصت ہی کیونکہ اسکی حفاظت کرنا واجب ہی۔ اور دونوں واسطے دور کرنے نجاست کے جدا پارچہ رکھا کرے۔ اور حائض کو اپنے بستر پر سلاوے اور ساتھہ کھلاوے اور پلاوے تا مخالفت مجوس کی ظاہر ہو۔ اور عورت کے دبر میں دخول نکرے کہ یہہ لواطتِ صغری ہی۔ اور ترکِ وطی پر مدامت نکرے کہ قوتِ جماع کو سست کر دیتا ہی۔ اور بعد جماع یا احتلام کے پھر جماع نکرے جب تک ذکر کو نہ دھووے یا پیشاب نکرے۔ اور باہر انزال نکرے کیونکہ وہ مانند مسجد میں بیٹھنے کے ہی بغیر عبادت کے اور مانند گلے میں رہنے کے ہی بغیر چرنے کے۔ اور عزل سے گنہگار نہوگا اگر ایسی نیت کرے کہ باندی کی ملکیت باقی رہے یا بی بی کی حسن و تازگی جانے نپاوے تا اس سے نفع اٹھاوے یا زچگی کی مصیبت سے پرہیز کرنے میں بقاے حیات کی امید رکھے۔ یا کسب حرام

میں پڑنے نپاوے - کیونکہ صحابۂ کرام عزل کرتے تھے اور منع نہیں کئے جاتے تھے اگرچہ اُس میں ترکِ فضیلتِ توکّل ہی - آئی رح جو کوئی نکاح چھوڑ دیوے درویشی کے اندیشے سے وہ ہمارے سے نہیں ○ یعنے ہمارے اخلاق سے نہیں - اور گنہگار ہوتا ہی اگر بیٹی پیدا ہونے کے اندیشے سے عزل کرے کہ یہہ جاہلیت کی عادت تھی یا عورت خوب پاک وصاف رہنے کے ارادے سے کرے - کیونکہ یہہ بدعت ہی - اور بچہ پیدا ہونے سے خوش ہووے - آئی رح تحقیق اولاد دنیا میں آنکھوں کی روشنائی اور آخرت میں دل کی خوشی ہی ○ اور بیٹی پیدا ہونے سے غمگین نہووے - کیونکہ صلاح حال مخفی ہی بلکہ بیٹی ہونے سے زیادہ خوشی کرے تا عالمِ جاہلیت کی مخالفت ہو - آئی رح عورت کی برکت پہلے بار بیٹی جننے میں ہی رح جو کوئی لڑکیوں کے سبب سے محنت میں پڑے اور اُنکے حق میں بھلا کرے تو وے لڑکیاں دوزخ کی آگ سے اُسکی پناہ ہووینگے ○ اور بچے کے سیدھے کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہے - آئی رح دور کئے جاتی ہی اُس سے اُمّ الصبیان

[Marginal notes:]
ہ وقت من الحرث ۱۲ مع ۱۲ سکہ من ترک النکاح مخافۃ العیلۃ فلیس منا ۱۲ دیلمی ابو سعید خدری سے
ہ انہ نور فی الدنیا و سرور فی الآخرۃ ۱۲

سہ صالحہ و بہتر ہی اور ... پہلا ۱۲ ... ہ من برکۃ المرأۃ ... بالبنات ۱۲ ... من ابتلی بشی من البنات ۱۲ بخاری ... اولاد

... ام الصبیان ... ۱۲

کی بیماری - اور کاٹے اُسکی ناف - اور دھووالے بدن کی پلیدی
کو - اور ماں دودھ دیوے اُسکو کیونکہ یہہ سنت ہی - اور بچے
کے رونے سے بیزار نہووے کہ وہ ذکرِ الٰہی ہی - اور پیدایش
سے ساتویں روز لڑکے کی ختنہ کرے - اور بعض کہتے ہیں کہ اسمیں
تاخیر بھی جایز ہی یہود کی مخالفت کے لئے اور خطر سے بچنے - اور
وقت ختنہ کا سات سال تک ہی - اور بیٹی کی بھی ختنہ کیا جاوے
آئی ح تحقیق عورتوں کا ختنہ سبب اُن کے خوبی و کرامت کا ہی ○
اور اُن کے چہروں کو ترو تازہ کرتا اور اُنکی شہوت کو سست کرتا اور
جماع میں لذت دیتا اور شوہر کے نزدیک محبت بڑھاتا ہی - اور
اُسکی ختنہ میں زیادہ کٹنے نہ دیوے - اور بچے کا اچھا نام رکھے
آئی ح تمہارے بچوں کے اچھے نام رکھا کرو ○ اور نام میں لفظِ
عبد اسماءِ الٰہی کے ساتھ لانا مستحب ہی - آئی ح جب اولاد کا نام
رکھیں پس نسبت اسکے عبدیت کی خدا تعالیٰ کے ساتھ کرو ○ آئی ح
خدا تعالیٰ کے نزدیک دو بہتر ناموں کا عبد اللہ اور عبد الرحمن
ہی ○ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک اور کنیت اِن

سرِّ ختنہ

[illegible] ابن عساکر [illegible] احمد و بیہقی طبرانی

سرِّ تسمیہ اولاد

حسنوا اسماء اولادکم ۱۲ ابو داود و ابی درداء

اذا سمیتم فعبدوا ۱۲ طبرانی

احب الاسماء الی اللہ تعالیٰ عبد اللہ و عبد الرحمن ۱۲ مسلم ابن عمر

دونوں کو جمع نکرے کہ منع ہی مگر بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں منع تھا۔ اور خراب نام کو اچھے نام
سے بدل ڈالے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی بدل دیئے
ہیں عاص کے نام کو عبداللہ سے۔ اور برہ کو زینب سے۔ اور فرمائے
کہ کیا اپنی تعریف آپ ہی کرتی ہی۔ اور منع فرمائے افلح و نافع اور
برکت نام رکھنے سے واسطے پرہیز کرنے اس بات کے جو کہا جاوے
کہ نہیں ہی برکت گھر میں۔ اور وضع ہوا بچہ ناتمام کا نام بھی رکھے۔
اگر صفت اسکی معلوم ہو کہ مرد ہی یا عورت ایسا نام رکھے جو زن و
مرد کو شامل ہو جیسا حمزہ و طلحہ وغیرہ اور ابی عیسیٰ سے کنیت نکرے
کیونکہ انکو باپ نتھا۔ اور اس سے منع آئی ہی۔ اور لڑکے کا عقیقہ دو
بکروں سے اور لڑکی کا ایک سے ساتویں دن کرے۔ ایسا ہی حکم
ہی اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیقہ ایک بکرے سے کیا گیا۔ اور بچے
کا سر مونڈھواوے۔ اور بالوں کے وزن کا سونا یا چاندی خیرات کرے
کیونکہ ایسا ہی حکم کئے گئے تھے جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ساتویں
دن حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں۔ اور شکر یا خرما چابھ کر بچے

کے تارخ پر ملے۔ کیونکہ ایسا ہی عمل کئے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ

ابن زبیر کے ساتھ جبکہ حضور میں لائی انکی ماں اسماء جو بیٹی حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔

باب چھٹا کسب اور پرہیزگاری کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ائی ح جو شخص دنیا کو وجہ حلال سے ڈھونڈھے سوال سے باز رہنے کے قصد سے

اور اہل و عیال پر فراخی اور ہمسائے پر مہربانی کرنے کے لئے تو خدا تعالیٰ

کے سامھنے ہوگا ایسا کہ چہرہ اسکا مانند چودھویں رات کے چاند کے رہیگا۔

اور جو کوئی طلب دنیا کرے واسطے فخر و بڑائی اور مالدار کہلانے کے تو وہ ملاقی

ہوگا خدائے عزوجل سے اس حال میں کہ اللہ تعالیٰ اسپر خشمناک رہیگا۔

پس کسب انبیاء مرسلین کا اور اولیاء کاملین کا طریقہ ہی۔ اور اسمیں حال

پوشیدہ رہتا ہی۔ اور کسب بہتر ہی ظاہری عمل والے کے لئے سوال یا اور

کوئی حیلے کرکے قوت پیدا کرنے سے کیونکہ کسب سے باز رہنے والا درحقیقت سوال

کرنیوالا ہی زبان حال سے۔ لیکن صاحب باطن اور جس عالم سے خلائق کو

نفع پہنچے اور جو کہ لوگوں کے کاموں میں مشغول رہے مانند قاضی کے پس ان

من طلب الدنیا حلالا استعفافا عن المسئلۃ وسعیا علی عیالہ وتعطفا علی جارہ لقی اللہ وجہہ کالقمر لیلۃ البدر ومن طلب الدنیا مفاخرا ومکاثرا لقی اللہ وہو علیہ غضبان ۱۲ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وغیرہ ۱۲

سوال کرنیوالا سوالی اگرچہ زبان سے کچھ نہ مانگے ۱۲ اور مراقبہ و مکاشفہ اور مصنوعات الٰہی میں غور کرنیوالا ۱۲ عالم یا موذن یا امام یا فقیہ یا مفتی یا مدرس یا محتسب وغیرہ ۱۲ دینی ۱۲

لوگوں کو بقدر کفایت بیت المال سے قوت دیا جاوے۔ اگر بیت المال سے زیادہ تو تھوڑے سے مقابلہ کرے کسب کے فضائل کو اور مشغولی کو جسمیں کہ خود بھی اور عمل کرے موافق صلاح وقت کے۔ اور کسب کا حق یہ ہی کہ نیت رکھے سوالسے بچنے اور اپنے اہل وعیال پر مہربانی کرنے اور فرض کفایہ ادا کرینکی۔ اور ایسا کسب اختیار کرے کہ خلائق کی معیشت اکثر اُسپر موقوف رہے۔ اور کسب میں علی الصباح مشغول ہووے۔ اَلی آخر تحقیق اول روز میں برکت اور فتحمندی ہی ۞ اور پرہیز کرے ایسے کسب سے جو لوگوں کو ضرر پہنچاوے جیسا گرانی کی انتظار میں اناج بند کر رکھنا۔ یا باطن کو خراب کرے جیسا قصابی کہ اُس سے دل سیاہ ہوتا ہی۔ اور سناری جو دنیا کو زینت دیتی ہی یا ظاہر کو خراب کرے مانند حجامت اور دباغت کے اور پرہیز کرے ایسے کسب سے کہ جسمیں رعایت احتیاط کی مشکل ہو جیسا صرافی اور دلالی اور ایسے کسب سے پرہیز کرے کہ جسمیں قضاء الٰہی کا واقع ہونا ناپسند ٹھہرے جیسے خرید و فروخت جاندار وںکی یا سلامتی خلائق کی خوش نہ آوے جیسا کفن کا کپڑا بیچنا۔ اور پرہیز کرے ایسے کام سے کہ استعمال اُس چیز کا حرام ہو جیسا ریشم کا قبا اور سنہری یا روپہری باسن اور مزامیر تیار کرنا۔ اور بلند عمارت

بنا دنیا اور اسکو کچ سے زیب وزینت دنیا - اور معاملہ کرے ایسے دیندار کے ساتھ جسکا حال چھپا رہے تا نیکی پر مکک ہو - اور فاسق سے معاملہ نکرے تا بدی پر مدد نہو - اور بیچنے کے مال کی تعریف میں اور خرید کرنے کے مال کی مذمت میں حد سے نہ گذرے اگرچہ سچ بھی ہو - اور قسم نکھاوے کہ ناپاک دنیا کو رواج دینے اللہ تعالی کے پاک نام کو نشانہ حلف کرنا لازم آتا ہی آئی ح نظر رحمت نکریگا اللہ تعالی اسکے طرف جو کہ اپنے کو متاع حلف سے خرچ کرتا ہی ○ اور بکری کے مال کا عیب اور اسکی قدر وقیمت اور اُس وقت کا نرخ اور اپنی خریدی کے وقت کی رعایت ظاہر کردیوے - کیونکہ پوشیدہ کرنا اِن باتوں کا خیانت ہی - آئی ح جو کوئی خیانت کریگا ہمکو سو وہ نہیں ہی ہم سے ○ اور آیا ق ویل ہی اُن لوگوں کے لئے جو وزن اور ماپ میں گھٹاتے ہیں ○ اور کھوٹے سکے کو چلاونی میں نہ لاوے - بلکہ اسکو کسی باؤری میں پھینک دیوے - اور رستی اناج کے ساتھ اور خلاف عادت چیزوں کو گوشت کے ساتھ نہ ملا دیوے - پس یہ اور ایسے افعال حرام ہیں - اور جو خریدنے نہیں چاہتا سو چیز کی دوسرے خریدار کو رغبت دلانے کے ارادے سے اُسکی مالیت سے زائد نہ بڑھاوے - اور اصل معاملے کا یہہ

ہی کہ اپنی ذات پر پسند نہیں کرتا سو کام دوسرے پر روا نہ رکھے - اور یہہ مرتبہ
اُسوقت حاصل ہوگا جبکہ مضبوط اعتقاد رکھے کہ خیانت سے رزق کی ترقی
اور دیانت سے اُسکا گھٹاؤ ہرگز نہوگا - اور آخرت دنیا سے بہتر ہی آئی
ح کلمہ لا الہ الا اللہ ہمیشہ خشم الہی کو بندگوں سے دور کرتا ہی جب تک کہ
اختیار نکرے دنیا کے سودے کو آخرت پر ۞ اور معاملات میں احسان
کرے ایسا کہ خریدار خسارۂ غیر معتاد میں نہ پڑے اگرچہ بسبب کمال خواہش
یا حاجت کے اپنے رضا و رغبت سے دیتا ہو - اور ضعیف یا فقیر کے حق
میں اپنے نفع کے گھٹاؤ کو گوارا رکھے - آئی ح رحم کریگا اللہ تعالی اُس
شخص پر جو خرید و فروخت میں آسانی کرتا ہی ۞ اور جایز نرکھے اپنا نقصان
غبن سے - کیونکہ مال کو ضائع کرنا ہی نہ اُسمیں آخرت کا اجر ہی اور نہ دنیا میں
تعریف - اور دل بڑھا کرے قیمت اور قرض کے وصول میں کچھ چھوڑ دینے
یا جید نہ طلب نکرنے یا مہلت دینے یا حوالہ قبول کرنے میں - آئی ح
رحم کریگا اللہ تعالی اُس شخص پر جو بآسانی پہنچا دیا اور جو وصول کیا بآسانی ۞
ح جو کوئی مہلت دیوے محتاج کو اپنا حق لینے میں یا کہ چھوڑ دیوے تو ویسے
سے حساب لیگا اللہ تعالی قیامت کے دن آسانی کے ساتھ ۞ اور مزدور کی

پہنچانے اور قرض ادا کرنے میں مقرری وقت کے آگے

جلدی کرے کہ قرار واد سے بھی بہتر آئین کے ساتھ ہو۔

۲۵ اور ویساہی قرض پہنچا دینے میں اچھی نیت رکھے اگر

عاجز ہو۔ آئی ح تحقیق فرشتگان دعا کرتے ہیں اسکے

لئے اداے دین ہوے تک ۞ ۲۶ اور راہِ خدا میں قوت گھٹ

جائے اور مفلس میت کے کفن کے لئے اور زنا سے بچنے نکاح

کے واسطے خدا تعالیٰ پر توکل کرکے قرض لیوے پس وہی

متکفل حقیقی ادا کردیگا۔ ۲۷ اور بیچنے والا اگر نادم ہووے تو

خریدار فسخ بیع کرے۔ پس وعدہ کیا گیا ہی اللہ تعالیٰ سے

قیامت کے دن اسکی لغزش کو معاف کریگا۔ ۲۸ اور فقیر کو مہلت

دے وے اس نیت سے کہ قدرت ظاہر ہوے تک تقاضا

نکرے۔ ۲۹ اور اناج کو دیتے اور لیتے وقت ماپے کیونکہ اسمیں

برکت ہی۔ اور سلف کا کسب اختیار کرے جیسا زراعت

اور حمالی اور نجاری اور خیاطی اور گاذری اور نعل دوزی

اور شبانی اور کتابت۔ آئی ح تمھارے تجار نہیں بہتر

پارچہ فروشی اور کسبوں میں بہتر چرم دوزی ہی ⊙ اور جس کسب میں کہ روزی ملتی ہو اُس کو لازم کر لیوے - اور جسمیں نفع نہونے پر تین بار تجربہ کر چکا ہو اسکو چھوڑ دیوے - اور اختیار کرے بکریاں اور مرغیاں اور مانند اُنکے واسطے دودھ اور نسل کے کہ ان میں دسواں حصہ رزق کا ہی ⊙ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اونٹنیاں اور بکریاں تھے کہ جن کے دودھ سے اہلِ بیت کرام کا قوت حاصل ہوتا تھا - اور ایسی بکریاں اختیار کرے کہ جن کے رنگ میں سیاہی و سفیدی ملی رہے - اور کسب میں حرص نکرے - آئی حج بازار بُری جاے ہی اور بازاریوں میں بدتر وہ ہی کہ سب کے آگے بازار میں جاوے اور سب کے پیچھے نکل آوے ⊙ اور کسب کے لئے دریا پر سوار ہونا چاہئے - آئی حج دریا کا سفر نکرے سوائے حج اور عمرے اور جہاد کے ⊙ اور معاملے میں شبہات سے پرہیز کرے - آئی حج تحقیق اہلِ ورع سے میں شرم کرتا ہوں کہ اُنسے حساب لیوں ⊙ اور ادنی درجہ پرہیزگاری کا یہہ ہی کہ حرام سے احتراز کرے اُسی کا نام ورع ہی بعد اُسکے شبہہ سے احتراز کرے یہہ تقوی ہی - آئی حج چھوڑ دے اُس چیز کو جو شک میں ڈالے تجھے اور لے اُسکو جو شک میں نہ ڈالے ⊙ اور شبہہ وہ چیز ہی کہ

جسمیں اختلاف کیا گیا ہی - اور پرہیز کرے ایسے شخص سے لینے کو کہ جسکا مال
حرام سے مخلوط ہو یا اسپر علامت بے پروائی کی ہی - اور پرہیز کرے صلۂ
سلطانی سے اگر شبہ ہو بیت المال میں - یا خود لینے کی استحقاق رکھنے میں
یا مال لینے کے مقدار میں اِن صورتوں میں جاننے والوں سے سوال کرکے
شبہ کو دفع کرے - اور قبول نکرنے پر کچھہ عذر در پیش لاوے تاکہ ایذاے
سلطانی سے محفوظ رہے کیونکہ مسلمان کو خوش کرنا پرہیزگاری کے ضروریات
سے ہی - مگر وہم جو بے دلیل ہو جیسا شکار سے پرہیز کرنا اس خیال سے
کہ شاید وہ غیر کی مِلک ہووے حالانکہ کوئی علامت ملکیت کی اُسپر نہیں
پس وہ وسواس ہی اور بنا کیا جاتا ہی حکم پرہیزگاری کا ایسے وہم میں
اور پر ظاہرِ حال کے دلیل سے ظن خیر کے - آیا ق تحقیق کہ بعض گمان گناہ
ہی ⊙ بعد ازاں پرہیزگاری ایسے چیزوں سے کرنا جسکو شرع لا بأس ٹھہرائی
ہو اس اندیشے سے کہ ممنوعات میں گرنے نپاوے اور یہہ صدق فی التقوی
ہی جیسا عورت نہیں رکھنے والا شخص سیری و خوشبوئی کو چھوڑ دیوے -
کیونکہ وے شہوت کو حرکت دینے والے ہیں - پھر پرہیز کرنا ہی ایسے چیز سے
جو خدا تعالی کے واسطے ہو سو یہی ہی صدق مطلق جیسا ایک قدم چلنا

یا ایک لقمہ لینا کہ جسمیں نیّتِ عبادت نرہے کیونکہ صحابۂ کرام عبادت کو تقویت دینے والے ایسے چند لقموں پر بس کرتے تھے - اور تحقیق یہہ بات ہی کہ احتیاط میں جسقدر سختی اٹھاوے سبب تخفیفِ حساب کا ہوگا اور اصل اسکا دل کے فتوی سے لینا ہی

باب ساتھواں مطابق سنّت کے زندگانی کرنیکے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیا ق[1] کہہ کہ اگر محبّت رکھتے ہو تم خدا تعالی کی پس پیروی کرو تم میری دوست رکھیگا تمکو اللہ تعالی ○ اور آیا ق[2] جس بات کا حکم کیا تمھارا پیغمبر پس پکڑو تم اُس کو اور جس چیز سے باز رکھا تمکو پس دور رہو تم اُس سے ○ اصلِ مقصود آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی فرماں برداری ہی سب کاموں میں کیونکہ ویسی عمل بُرائی عادت[3] کو عبادت بنا دیتی ہی - اور باطن کو روشن کرتی ہی - اور بندگی کو یاد دلاتی ہی - اور آئینِ ریاضت[4] کے نزدیک کر دیتی ہی - پس ہواے نفسانی کی متابعت میں سیر ہوا شخص مانند جانور کے ہی یاد رکھہ اسکو - اور بجز اسکے نہیں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ایک فعل مباح سے دوسرے مباح کے طرف نہیں متوجہ ہوے مگر نورِ نبوت سے اُسکے فائدے کی اطلاع[5] پاکر - پس چھوڑنا اس اتباع[6] کا انکار کے ساتھہ

---

[1] قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی ۱۲ ج س ع ۱۲

[2] وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ۱۲ ج س ع

[3] مراد ۲۸ ع ۲

[4] ہم سے خدا تعالی کی خوشنودی حاصل کرنا نفس کو مشقت میں ڈالنا ۱۲

[5] خواہشِ نفسانی سے مراد ۔۔۔ سے ایک مباح سے طرف دوسرے مباح کے متوجہ نہیں ہوئے ۱۲

[6] پیروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

کفر اور بدون انکار کے حماقت ہی - اور حق متابعت یہہ ہی کہ کھانا کھانے کے آگے دونو ہاتھ دہو وے - اور بعد کھانے کے بھی واسطے تعظیم اور پاکی کے - اور آئی ح بیشک طعام کے ہاتھاں دھونا افلاس دور کرتا ہی ⊙ اور ابتدا اور انتہا کھانیکا نمک سے کرے کہ اسمیں مغفرت گناہوں کی اور دور ہونا ستر بلیات کا ہی - اور زمین پر بچھائے ہوے سفرے پر کھاوے کہ خوان پر رکھکر کھانا اور چھلنی سے آٹا چھاننا اور اشنان رگڑکر ہاتھ صاف کرنا اور پیٹ بھر کھانا بدعت ہی - اگرچہ یے افعال مذمومات سے نہیں سوائے پیٹ بھر کھانے کے - اور باادب کھاوے - پس آئی ح تکیہ لگایا ہوا نہیں کھاتا ہوں میں ایک بندہ ہوں کہ کھاتا ہوں جیسا بندگاں کھاتے ہیں ⊙ مگر مینوے بطور نقل کے ہو تو تکیہ لگائے ہوے اور لیٹے ہوے کھانا جایز ہی - اور کھانے کے وقت داوین پاؤں پر بیٹھے اور سیدھا پاؤں کھڑا کرے کہ یہہ طریق مسنون ہی - اور کھانے سے عبادت پر قوت رہنے کی نیت رکھے نہ ارادہ لذت اٹھانیکا - اور مقدم رکھے کھانیکو نماز پر درصورتیکہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ نہو تا کہ طعام ٹھنڈا اور دل اسکے طرف متوجہ نہووے - اور آئی ح جب حاضر ہووے شب کا کھانا اور نماز عشا پس شروع کرو کھانے سے ⊙ اور سب جمع ہوکر کھاویں - پس آئی ح اگر جمع ہونگے تم کھانے پر برکت دیگا

اور آب کھانا شئے تیبہ تیبہ

اللہ وضعہ ووضع الطعام ... [illegible]

ابن ماجہ دمشقی ... [illegible]

اللہ تعالی تمہارے لئے اسمیں ○ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے نہیں کھاتے
تھے - اور سب ملکر کھانے میں تقلیلِ غذا اور دوسرونکی تواضع کرنا ہی - اور ایک
باسن میں جمع ہونا خدا تعالی کے نزدیک بہت دوست ہی - اور چھوٹے باسن میں نہ
کھاوے کہ اسمیں برکت نہیں اور پیتل اور تانبے کے باسن سے پرہیز کرے - پس لکڑی
اور مٹی کے باسن کا استعمال مسنون ہی - اور کھانا شروع کرتے پر بسم اللہ کہے - اور
محبوب تر یہہ ہی کہ ہر لقمے پر بسم اللہ بولے - اور پکار کر کہے تا دوسریکو بھی یاد آوے
اور کھانے کی چیز کا عیب نکرے یوں ہی روایت ہی اور اپنے سامھنے کی چیز
چھوڑ کر تجاوز نکرے پس آئی ح کھایا کر اپنے روبرو کے طرف سے ○ سواے
میوے کے ایسا ہی روایت کئے گیا ہی اس سبب سے کہ میوہ سب ایک نوع کا نہیں
رہتا - اور باسن کی چوٹی پر سے اور درمیان میں سے اور روٹی کے بیچ میں بھی
نکھاوے - اور دو انگلیوں سے کھانا تکبر اور چار انگلیوں سے کھانا حرص ہی اور
تین انگلیوں سے کھانا سنت - اور ڈاویں ہاتھ سے نکھاوے کہ وہ فعل شیطانی ہی
اور روٹی اور گوشت چاقو سے نکاٹے کیونکہ وہ منع ہی بسبب تشبیہ کے عجمیوں کے
ساتھ متکبر میں - اور سفرے پر کوئی ایک ہری بھاجی حاضر رکھے کہ اس سے فرشتگان
حاضر ہونے میں اور شیطان بھاگتا ہی - اور سرکہ بھی رکھے جو دور کرتا ہی افلاس کو - اور

صحیح بخاری عن ابو ہریرہ ۱۲

کل مما یلیک ۱۲

گرم کھانیکو ٹھانیے تا سرد ہو کہ بارد میں بڑی برکت ہی اور سنت بھی - اور بزرگی
کرے روٹی کی - بیس آئی ہی حدیث بزرگی کرو تم روٹی کی کہ اللہ تعالی برکات آسمانی
سے اُس کو اُتارا ہی ○ اور اُسپر ہاتھ نہ پونچھے اور اُسپر کاسہ نہ دھرے - اور سالن
کا انتظار نکرے - اور دونوں ہاتھ سے توڑے اور ساری روٹی کے آگے ٹوٹی ہوی
کو کھاوے - اور کھاتے وقت سیدھے داویں جانب نہ دیکھے - اور چھوٹا لقمہ لیوے
اور خوب چابے - اور وقت حاجت بائیں ہاتھ سے نمک لیوے - اور ایک
وقت میں سفرے پر دو قسم کے سالن جمع نکرے یے سب مروی ہیں - اور
بعد کھانیکے انگلیاں چوسے کیونکہ کونسے ریزے میں برکت ہی سو معلوم نہیں -
اور باسن کو بھی پونچھ کر کھاوے کہ وہ مانند بندے کو آزاد کرنے کے ہی - اور گرے
ہوے ریزے بھی کھاوے ایسا ہی مروی ہی - اور آئی ہی حدیث کہ وہ حوران بہشتی
کا مہر ہی ○ اور سبب ہی فراخی زندگی اور اولاد کی سلامتی کا - اور دانتونکا
خلال کرے اور نکالے وہ جو کچھ کہ اُسمیں اٹک رہا ہی - اور بعد کلی کرے کہ یے
تمام مروی ہیں اور طعام شبہ ناک ہو تو خدا تعالی کا حمد و ثنا کرے - والا بعد
کھانے کے استغفار کہے اور غمگین ہووے اور روے - اور بعد کھانے کے سورۂ
اخلاص اور سورۂ قریش پڑھے - اور سفرہ اُٹھانے کے آگے نہ اُٹھے اگر غیر کا

کھانا ہو تو صاحب طعام کے لئے دعا مانگے۔ اور ہاتھ دھونے اور کھانے پینے میں
افضل شخص کو مقدم رکھے۔ اور قبول کیا جاوے اکرام مانند آگے رکھنے طشت وغیرہ کے
کیونکہ بزرگی رد نہیں کئے جاتی ہی۔ اور جماعت کی بہت انتظار نہ کرے۔ پس آیا
ق کہ وزیری نہیں کیا جسوقت مہمان آئے گوسالہ بریاں کے لانے میں ○ اور
کھاتے وقت خاموش نہ رہے کہ خصلت عجمیوں کی ہی۔ اور ہمراہ کھانے والے کے
ساتھ مدارا کرے اور رعایت کرے بغیر اصرار کے کہ تین بار سے زائد ہو تو یوں
ہی روایت ہی۔ اور کھانے پر قسم نہ دیوے۔ پس آئی ح کھانا آسان
تر ہی اُس سے کہ قسم کھایا جاوے اُسپر ○ اور مہمان کو کھانے کے کاموں میں محتاج
نہ کرے۔ اور ہاتھاں دھویا ہوا پانی حتی الامکان طشت میں جمع کرے آئی
ح یکجا کرو تم ہاتھ دھوئے ہوے پانی کو تمہارے خدا یتعالی جمعیت دیگا
تمہاری پراگندگی میں ○ اور پرہیز کرے اُس قول وفعل سے جو رفیق کے ناپسند
ہو جیسا کھانا ٹھنڈا ہونے کے لئے پھونکنا۔ اور اُسکے کھانے کی طرف گھورنا۔ اور
باسن پر ہاتھ جھٹکنا۔ اور باسن کے نزدیک سر لیجانا۔ اور کھاتے وقت کوئی چیز
منہہ سے نکالنا۔ اور اسکو سیدھے ہاتھ میں لینا۔ اور لقمہ چبا ہوا باسن میں ڈالنا۔
اور چرب چیز کو سرکے یا بالعکس ملانا اور غلیظ اشیا کا نام لینا۔ اور کوئی وحشت

ناک دکر لانا - اور کوئی کھانیکی چیز لانے اجازت چاہنا - اور مہمان فراغت پانیکے آگے خود ہاتھ کھینچنا - اور اُسکی رفع حاجت کے قبل سفرہ اُٹھالینا وغیرہ اور پرہیز کرے تکلف سے جیسا ضیافت کے لئے قرض لینا - اور اہل و عیال کے حاجت کی چیز یا جس چیز کو کر دینے دل اپنا نہ بولے سو اُسکو مہمان کے آگے لانا کیونکہ ایسا تکلف انقطاع محبت کا سبب ہی - اور مہمان کی مرغوب چیز کو اُسکے آگے حاضر کرے - آئی ح جسنے اپنے برادر کی خواہش پاوے اور اسکو ادا کرے تو بخشا یا جاتا ہی ○ اور ضیافت پسے - آئی ح نہیں خیر و برکت اُسکے حق میں جو مہمانی نہیں کرتا ہی ○ اور متقیوںکو کھلانیکا ارادہ رکھے تا مددگاری ہونیکی پر نہ فقط اغنیا کا - آئی ح تحقیق وہ بدترین طعام ہی ○ اور ضیافت میں اپنے خویشاں برادروں کو نہ چھوڑے - اور اُن سے بعضوںکو نہ چنے تا وحشت اور قطع رحم سے محفوظ رہے اور ضیافت سے نیت باہمدیگر اُلفت بڑھانے کی اور ادائے سنت کی رکھے نہ فخر و ریا کی - اور دعوت نہ کرے ایسے کی جو مجلس میں آنا بار خاطر سمجھتا ہو اور نہ ایسے کی کہ اسکے آنے سے حاضران مجلس کو تصدیع ہو اور نہ فاسق کی کہ اسمیں گناہ پر کمک کرنا ہی - اور دعوت قبولے مومن کے اکرام کی نیت سے - آئی ح جو کوئی برادر مومن کی تکریم کریگا پس تحقیق خدا تعالیٰ کی تکریم کیا ○ اور اُسکو خوش کرنے

من صادق من احیہ ... من غفر لہ ۱۲
شہوۃ فقضاہا ...
طبرانی ابی الدرداء ... ضعیف
... لاخیر فیمن لا یضیف
... عائشہ ...
شر الطعام ...
بخاری من ابی ہریرہ ...

... بریا ان بخاری ... ۱۲
... من اکرم اخاہ المومن فکانما یکرم اللہ ... جابر ۱۲

آئی ح جو کوئی ایک مؤمن کو خوش کریگا تحقیق کہ خوش کیا خدائے عز و جل کو ۞ اور گناہ سے احتراز کرنے - آئی ح جو شخص دعوت کو نہ قبولے پس تحقیق گناہ گار ہوا ۞ اور سنت ادا کرنے کہ دعوت کا قبولنا سنت موکدہ ہی - اور عذر کرلیوے اگر دعوت دینے والے پر کھانا کھلانا بار خاطر ہو یا اسکا ارادہ فخر و بزرگی کا رہے - اور معصیت سے محفوظ رہنے (جیسا اُس کے کھانے میں شبہ حرمت ہو یا کوئی کام غیر مشروع اسکے مجلس میں رہے) کیونکہ نیت نہیں اثر کرتی ہی مگر مباح کاموں میں اور عذر نہ کرے اپنا مرتبہ گھٹنے کے اندیشے سے اور دعوت دینے ہارا فقیر رہنے سے کہ یہ تکبر ہی - اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم غلام و فقیر کی دعوت قبول کرتے تھے اور بسبب بعد مسافت کے اگر چلنے کی عادت ہو - پس آئی ح اگر میں دعوت دیا جاؤں بکری کے دست کے لئے غمیم میں البتہ قبول کروں اسکو ۞ اور بسبب نفل روزے کے - دعوت دینے ہارا عجز و الحاح کیا تو افطار کرے پس خوش کرنا مومن کا برابر ثواب اُس روزے کے ہی اور اُس میں حسن اخلاق بھی - آئی ح بھائی تیرا تیرے لئے تکلف کیا اور تو کہتا ہی کہ روزہ دار ہوں اگر وہ افطار کرے پس اُسکی ضیافت خوشبوئی اور خوش گوئی اور سرمہ اور تیل وغیرہ سے ادا کرے - اور جس مقام میں کہ بٹھلایا جاوے وہاں پر بیٹھے یہ جملہ

مہمان ۱۲

ابوداؤد
ابن ماجہ
بیہقی
بخاری و مسلم ابو داؤد
چاروں متنوں سے قبولے ۱۲
دعوتی
برتن
عبادت
غمیم ایک موضع ہے
دعوت دینے والا ۱۲
قال الطیبی
[illegible]

تواضع ہی۔ اور جس جگہہ سے کہ کھانا لاتے ہیں اُدھر نظر نکرے کہ اسمیں حرص پائے جاتی ہی۔ اور میزبان کو انتظار در از میں نہ ڈالے۔ اور طعام تیار ہونے کے آگے جلدی نکرے۔ قدرت ہو تو نا مشروع کاموں کو مجلس سے دور کرے وگرنہ زبان سے منع کرے نہیں تو وہاں سے پلٹ جاوے۔ اور میزبان کھانے کے آگے ہاتھ دھونے میں تقدیم کرے کیونکہ اُسنے داعی ہی۔ اور بعد کھانیکے سب سے پیچھے ہاتھ دھووے واسطے انتظار آنے والے کے اور تعظیم مہمان کے۔ اور کھانا بقدر کفایت آگے مہمان کے دھرے کیونکہ حاجت سے کم لانے میں ترکِ مروت اور زیادہ لانے میں ریا ہی۔ مگر اُسوقت کہ باقی کھانا لیجانے کی مہمان کو اجازت ہو۔ اور کھانے سے اول اہل و عیال کا حصہ جدا کرے تا وے آزردہ نہوں۔ اور مہمان باقی کھانے کو نہ اٹھاوے مگر اُسوقت کہ اسمیں میزبانکی خوشنودی جانتا ہو۔ اور شبکو رہجاوے تو اسکو قبلے کا جہت اور طہارت کی جگہہ بتلاوے اور اسکی اکرام کرے آئی ح کہ جو کوئی خدا پر اور روزِ آخرت پر ایمان لاوے سو وہ مہمانکی بزرگی کرے ⊙ یعنے کشادہ روئی و خوشوقتی ظاہر کرنے اور اسکے ہاتھ پر پانی ڈالنے اور دروازے تک اُسکے ساتھ جانے اور سوار ہوتے پر اُسکی رکاب پکڑنے سے کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور مہمان خوش بخوش میزبانکی اجازت سے اُٹھے اگرچہ

جیسا تو ون سب ضرور تا ہی
ح من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہٗ بخاری و مسلم

اسکے حق مین قصور بھی کیا ہو کہ یہہ حسن اخلاق سے ہی۔ اور تین دن سے زائد نرہے تا بار خاطر ہو۔ پس آئی حدیث[۸۵] مہمان واری تین روز تک ہی اور زائد اس سے داخل صدقہ ہی ⊙ مگر جبکہ میزبان آرزو والحاح کرے[۸۶]۔ اور مہمان کیلئے بستر تیار کرے[۸۷]۔ اور ہر ایک انمیں کا نفل روزہ رکھنے کے لئے دوسرے سے اجازت مانگے یوں ہی روایت ہی[۸۸] اور اہل مصیبت کے لئے کھانا بھیجو اوے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آلِ حمزہ و آلِ جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے کھانا بھیجنے حکم فرمائے ہیں درصورتیکہ وہاں غیر مشروع کام نہیں تا کہ گناہ پر کمک واقع ہونے نہ پاوے۔ اور سلطان کے کھانے سے پرہیز کرے درصورت جبر کرنیکے قبولے۔ اور طعام لذیذ کا قصد نکرے۔ اور قسم سے پیاز و لہسن و گندنا کے پرہیز کرے خصوصًا جمعہ کے دن کیونکہ اسکی بو سے ملائکہ اور آدمیاں نفرت رکھنے کے سبب سے منع آیا ہی۔ اور بازار میں کوئی چیز نکھاوے کہ اسمیں ہلکا پن ہی مگر نفس کشی کی نیت ہو۔ اور صحت و تندرستی کی حالت میں پرہیز نہ کرے کہ مضر ہی جیسا مریض کے حق مین پرہیز نا کرنا نقصان ہی۔ اور کھانیکے چیز مین مکھی گر جاوے تو اسکو غوطہ دیکر پھینک دیوے کیونکہ اسکے پروں سے ایک مین بیماری اور دوسرے مین دوا ہی۔ اور کھاتے وقت بھوکوں کو اور حساب روز قیامت کو

[۸۵] الضیافۃ ثلاثۃ ایام فما زاد فصدقۃ رواہ البخاری عن ابی شریح ۱۲ [۸۶] اس صورت مین زائد ایام بھی ضیافت ہی نہیں بلکہ وجب ثواب ہی ۱۲ [۸۷] ترمذی عائشہ سے ۱۲ [۸۸] بیمار اور مصیبت زدہ ہی اور بعد اسکے ۳ دن ۱۲ [۸۹] جیسا نوحہ گری ناچ اور سینہ زنی اور کپڑا پھاڑنا وغیرہ ۱۲

یاد کرے - اور بد لوگوں کے ساتھ کھانا نکھاوے اور نہ پانی پیوے - بلکہ پرہیزگاراں اور علما کے ساتھ کھاوے کیونکہ عقل و ہوش پیدا کرتا ہی - اور تین دن پی در پی گیہوں کھانیکی عادت نکرے یہہ مروتی ہی اور جو کی روٹی کھایا کرے کہ وہ اکثر طعام انبیا علیہم السلام کا تھا - اور گیہوں کو جو کے ساتھ ملاوے کہ وہ سبب برکت کا ہی - اور خرما طاق کھاوے - آئی حٓ جو کوئی صبح میں سات دانے تر عجوہ کھاوے اس دن میں ضرر نہ دیگا اسکو زہر اور سحر اور خرما اور اسکا تخم ایک طبق میں یا ایک ہاتھہ میں جمع نہ کرے بلکہ گٹھلی کو منہہ سے پشت دست پر لیکر پھینکے اور دوسرے ویسے چیزوں کو کھانے میں یوں ہی کرے اور میوے کو کھانے کے آگے کھاوے - پس آیا قٓ میوہاے بہشتی سے جو کچھہ کہ اختیار کریں اور مرغوں کے گوشت سے جسکی کہ خواہش ہو ○ اور کھاوے وہ جو کچھہ کہ میسر آوے یوں ہی مروی ہی اور بھو کھا رکھے نفس کو واسطے ولیمۂ بہشتی کے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہایت گرسنگی سے شکم مبارک پر پتھر باندھا کرتے تھے - اور کھانے کے درمیان پانی پینے سے پرہیز کرے مگر نوالہ اٹکا ہو یا بڑی تشنگی رہنے کی صورتیں - اور پانی بہت نہ پیوے کیونکہ وہ ہضم کو کم کر دیتا ہی - اور کوزے کو سیدھے ہاتھہ میں لیکر تین دم میں پیوے - اور ہر بار کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ

[illegible marginal handwritten notes]

لہیے بہ سنت ہی۔ اور آئی ہے پیو تم پانی کو چوستے ہوے اور بھر منہہ غٹ غٹ مت پیا کرو۔ کیونکہ ایسا پینے سے درد جگر کی بیماری آتی ہی۔ اور سفالی یا چوبی باسن میں پانی پیوے پیے نہرون تو ہاتھہ میں لیکر پینا بہتر ہی۔ منہہ سے یا اور کوئی باسن سے۔ اور کھڑے ہوے یا لیتے ہوے نہ پیوے۔ اور پینے کے آگے پانی میں نظر کرے۔ اور اُسیر نہ پھونکے اور باسن کے پیندے کو نگہ رکھے تا اپنے پر پانی نہ ٹپکے یے سب مروی ہیں۔ اور مسلمانوں کے جھوٹے سے تبرک ڈھونڈے خصوصًا بزرگوں کے۔ آئی ہے جھوٹا مؤمن کا شفا ہی۔ اور پانی کو رو نکرے۔ اور بے مانگے کسیکو پانی ندیوے اور دور کیا جاوے پانی پلانیکا کوزہ اور ہاتھہ دھلانیکا طشت سیدھے طرف سے اور اختیار کرے پہننے کے لئے سفید کپڑا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب رنگوں سے محبوب تھا اور حضرت صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر کپڑا اور پشمینہ بھی پہنے تھے۔ اور نیت ستر ڈھانپنے کی اور مسلمانوں کے محبت کے لئے خوشنما دسنے کی کرے۔ ہر لباس کو سیدھے جانب سے شروع کرے پہننے میں اور بائیں طرف سے نکالنے میں۔ اور ابتدا بسم اللہ سے اور ختم الحمد للہ پر کرے اور ازار بیٹھکر پہنے تا اسکو کوئی آفت نہ پہنچے۔ اور اسکو ٹخنے کے نیچے تک لٹکتی نہ رکھے کہ اسمیں وعید نار آئی ہی بلکہ بلند رکھے آدھی پنڈلی تک اور سب کے اول قمیص

آداب لباس

[Handwritten marginal notes, partly legible: باسن سے ... پانی ... جھوٹا مومن کا پانی ... شفا ۱۲ / ... اور روایت ... ممنوع ہی ... ۱۲]

پہنے - اور موٹا لباس پہنے - آئی ح جسکا کپڑا باریک ہوگا باریک ہوگا دین اسکا
اور کپڑے کو پیوند لگے تک ترک نہ کرے کہ سنّت ہی - اور پرانا کپڑا کسی فقیر کو پہنا وے
تا حمایت میں خدا تعالی کے رہے - اور دو جوڑے تیار رکھے اگر اتفاقاً جمع ہو جاویں
تو اُن دو سے ایک جوڑے کو خیرات کر دیوے - اور سر پر عمامہ باندھے کہ وہ
عرب کے تاجوں سے ہی اور اُسمیں بزرگی بھی - اور اُسکے پلّو کو درمیان دونوں
کے بمقدار ایک بالشت کے لٹکاوے یا بیٹھنے کی جگہہ تک یا آدھی پیٹھہ تک کہ یہی
درجہ متوسط اور پسندیدہ ہی یے سب مروی ہیں اور نیا کپڑا شب جمعہ یا روز جمعہ
میں پہنے - اور جو میسر آوے سو پہنے - اور موزہ جھٹک کے پہنے اور پہنتے اور نکالتے
وقت بیٹھے اور از راہ فروتنی کبھی ننگے پاؤں بھی چلے کہ مروی ہی - اور جو تا
پیلے رنگ کا پہنے کہ سبب خوشی کا ہی - اور خوشبوئی کا استعمال کرے اور کوئی
دیا تو اُسکو رد نکرے مرد کے لئے وہ بہتر کہ جسکا رنگ چھپا ہوا اور بو ظاہر رہے -
اور عورتوں کے لئے اُسکا خلاف - اور مہیندی لگانے سے پرہیز کرے کہ اُسمیں
عورتوں کے ساتھہ تشبیہ ہی کیونکہ وہ عورات کے عادت کی چیز ہی - اور عورات
پرہیز کرے پیشانی کے بال چُنتے اور چُنوانے سے کہ دونو منع کئے گئے ہیں اور
گھر کی بنا سات گز سے زائد بلند نہ کرے - آئی ح صاحب بنا کے طرف ندا کئے

جاتی ہی کہ کہاں کا ارادہ رکھتا ہی تو ای فاسق ○ اور تعمیر عمارت سے عبادت
الٰہی اسمیں بجا لانیکی اور دفع گرمی و سردی کی نیت کرے - اور اسکے استحکام میں
مبالغہ نکرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اینٹ پر اینٹ یا لکڑی پر
لکڑی نہیں رکھے - اور اتوار کے دن گھر کی بنا شروع کرے - اور وضو و غسل
کے لئے جدا جگہ بناوے اور ایک جاے واسطے پاخانے پیشاب کے اور ایک
مقام لوگوں کے مہمانداری کے لئے - آئی ح وہ جاے ضیافت گھر کی زکوٰۃ
ہی ○ اور دار الحرب میں وطن نکرے - آئی ح میں بیزار ہوں اس مسلمان
سے جو درمیان کفار کے اقامت کرے اس طور پر کہ دوے با یکدیگر آگ انکی دیکھیں ○
اور گھر کے صحن کو صاف و ستھرا رکھے - اور گھر کے دیواروں کو دیوار گیروں سے
نہ ڈھانپے - اور گھر کی آرایش نکرے - اور گھر میں داخل ہوتے وقت آیۃ الکرسی
اور سورۂ اخلاص پڑھے کہ تونگری لاتا ہی - اور رات کو گھر کا دروازہ بند کرے
بسم اللہ کہتا ہوا اور اول سیدھا پھاٹک موچے - اور پردہ چھوڑے - اور آگ بجھاوے
اور سونے کے لئے وضو کرے تاکہ سچا خواب دیکھے - اور مسواک کرے - اور سرہانے
وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھے - اور نیت اٹھنے کی کرے - آئی ح ہر شخص کو ثواب
اس کے نیت کا حاصل ہی - اور مسواک کرے جبکہ بیدار ہووے کہ سلف ایسا ہی

کرتے تھے۔ اور ایک وصیت نامہ لکھا ہوا اپنے سر کے نیچے رکھے تا بدون وصیت کے

ناگہانی موت سے مر نہ جاوے۔ اور گناہوں سے توبہ کرے۔ اور مسلمانوں کے

حق میں خیر و خوبی کی نیت رکھے تا کہ بخشا یا جاوے۔ اور بچھونا نرم و نازک نہ بچھاوے

تا نیند ھہ غلبہ اور تن آسانی کی لذت خواہش دور ہو اور ہمیشہ فرش پر سونیکی

عادت نہ ڈالے یہہ مروی ہے۔ اور سونے کے آگے جھٹکے۔ اور قبلہ رو سووے ایسا کہ

منہہ اور دونو تلوے اسکے قبلے کے طرف رہیں۔ یا لحد میں لیتائے گئے سر کیا۔ اور اسو

آیۃ الکرسی اور سورہ بقر کے آخری دو آیت اور شہد اللہ کی آیت اسلام تک اور

الہکم الہ واحد کی آیت یعقلون تک اور ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض

کی آیت تمام اور قل اللہم مالک الملک اور قل ادعوا اللہ تمام آیت اور سورہ کہف

سے شروع کے دس اور آخر کے دس آیتیں اور معوذتین پڑھے۔ اور اپنے ہاتھوں

پر دم کرے اور اپنے بدن اور چہرے پر ملے۔ کہ ان سب میں فضائل آئے ہیں

اور یاد کرے موت کو۔ اور روز قیامت میں پھر جی اٹھنے کو۔ اور سووے خدا تعالیٰ

کی محبت اور اسکے یاد میں۔ اور جبکہ بیدار ہو کر سووے ویسا ہی کرے کہ یہہ علامت

محبت الٰہی کی اور عاقبت بخیر ہونیکی ہے۔ اور اکیلا نہ سووے مگر اسوقت کہ تنہائی

سے نماز شب میں قوت حضور قلب حاصل ہو۔ اور نہ سووے بے احاطہ سقف پر

اور دروازہ نہیں سو گھر میں - اور بعد طلوع ہونے صبح صادق کے کیونکہ زمین اُس
سے خدا تعالیٰ کے پاس شکایت کرتی ہی - اور بعد عصر کے بھی اور آنحضرت صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جبکہ شب میں طول قیام فرماتے نماز صبح کے آگے ایک
ڈھلکا لیتے کہ اُس نیند ہ سے اداے فرض کے لئے شوق کی تازگی اور نماز
شب کا اثر چہرے سے دور ہوتے تھے - اور قیلولہ کرے کہ سنت ہی اور کمک کرنے
والا ہی نماز شب کے لئے جیسا کہ سحر روزے کو اور ضمناً اُسکے بدن کی سلامتی
بھی ہی - اور چاہئے کہ رات دن کی نیند بمقدار تہائی شب و روز کے
رہے - اور سپنا نہ بیان کرے مگر عالم خیرخواہ سے - اور ہر ایک خواب کو
بیان نہ کرے - کوئی ناخوش طور کا خواب دیکھے تو بائیں طرف تھوکے اور
اُس خواب کی بدی سے پناہ چاہے اور پہلو بدلا وے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز
ادا کرے اور کچھ خیرات کرے اور اُسکی تعبیر کرنیوالا اچھی تعبیر سے پھیر دیوے
اور گھر میں کتا نہ رکھے کہ فرشتگان اُس سے نفرت کرتے ہیں - مگر وہ کتا کہ واسطے نگہبانی
جانوروں کے یا شکار کے اور حفاظت زراعت کی ہو - اور آفتاب کے جانب
منہ کرکے نہ بیٹھے کہ سبب بیماری کا ہی اور اس طرف پیٹھ پھیرا کر بیٹھنا دوا ہی
اور گھر سے نکلے بسم اللہ اور تعوذ اور آیۃ الکرسی پڑھتا ہوا - اور گھر کے طرف آنے

میں جلدی کرے - اور دو عورتوں کے بیچ میں راہ نہ چلے - اور عورتوں کے واسطے

راستہ چھوڑ دیوے - اور راستے سے وے چیزیں جو ایذا کے سبب ہوں دور کرے

کہ اسمیں بڑا اجر ہی - اور چلنے میں تکبری نہ بتلاوے کیونکہ آیا ق مت چل زمین

پر ٹھمکتا ہوا ۞ اور آئی ح جو کوئی اپنے نفس کو معظم جانے اور خراماں خراماں

چلے سو وہ خدا یتعالی سے ایسی حال میں ملاقات کریگا کہ اُسپر اللہ تعالی خشمناک

رہیگا ۞ اور پیرانہ سالی میں عصا ہاتھ میں پکڑے کہ سنت ہی - اور قضاے

حاجت کے لئے لوگوں کے نظر سے صحرا میں دور جاوے - اور موضع حاجت

تک پہنچنے کے اگے شرمگاہ کو برہنہ نکرے - اور چاند سورج کے مقابل نہ بیٹھے - اور

قبلے کے طرف منہہ اور پیٹھہ نہ کرے - اور کھڑے پانی میں اور میوہ دار جھاڑ کے نیچے

اور کوئی سوراخ میں اور سخت زمین پر - اور بارے کے سامھنے - اور نہانیکی

جگہہ میں اور کھڑے ہوے پیشاب نکرے - اور قضاے حاجت کے وقت اوس

پاؤں پر بوجھہ ڈالے - اور مقدم رکھے اُس پاؤں کو داخل ہوتے پر اور نکلتے وقت

مؤخر کرے اسکو - اور جس چیز پر کہ خداے عزوجل کا یا نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ

وسلم کا نام پاک ہووے اُسکو ساتھہ نہ لیجاوے - اور برہنہ سر اندر نہ جاوے

اور داخل ہونے کے تعوذ پڑھے - اور باہر نکلے بعد حمد وثنا اُس تعالی کی کرے

اور بیٹھنے کے آگے ڈھیلے تیار رکھے اور پائخانہ پیشاب کئے سو جگہ میں پانی سے نہ دھووے کہ یہ سب مروی ہیں۔ اور پاک کرے بال کو بیسن اور رجون سے اور کنگھی کرنے سے۔ آئی ہے کبھی کبھی تیل ملا کرو ○ اور آئی ہے جو شخص کہ بال رکھا ہو چاہیے کہ اُس بال کی اکرام کرے ○ اور جو کچھ کہ ناک میں اور کان میں ہو اسکو بھی دور کرے تاکہ پورا ہو۔ اور ناخنوں کا میل بھی نکالے۔ اور حمام میں داخل ہووے کہ صحابہ کرام اسمیں داخل ہوئے ہیں۔ ستر اپنا غیر دیکھنے سے بچاوے اور اپنی نظر بھی دوسروں کے ستر سے۔ اور اپنا ستر بھی نہ کھولے۔ اور داخل حمام ہونے میں نیت طہارت نماز کی کرے۔ اور حمامی کی اجرت واسطے خوش کرنے اُس کے آگے ہی بول بتلا کر دے دیوے۔ اور تو نہ پڑھے۔ اور سلام نہ کرے۔ دوسرا کوئی سلام کیا تو عوض جواب کے دعائے عاقبت کہے۔ اور خود آگے ہی ویسی دعا دیا اور مصافحہ کیا تو مضائقہ نہیں۔ اور وہاں بہت بات چیت نہ کرے۔ اور قرآن نہ پڑھے مگر آہستہ اپنے دل میں اور تعوذ پکار کر پڑھنے سے اندیشہ نہیں۔ اور آفتاب ڈوبنے کے وقت اور درمیان مغرب و عشا کے حمام میں نجاوے کہ شیاطین منتشر ہونیکا وقت ہے۔ اور بغیر حیث حمام میں نہ داخل ہووے کہ پیدا کرنیوالا موت کا ہے۔ اور پانی بیٹنے

میں اسراف نہ کرے۔ اور دوسرے کے ہاتھ سے بدن رگڑانے میں مضائقہ نہیں ایسا ہی
مروی ہے۔ اور اُس مقام میں قبر کی تاریکی اور دوزخ کی حرارت کو یاد کرے۔ اور باہر نکلے
بعد خدا تعالی کا حمد و شکر کرے کیونکہ ٹھنڈ کالے میں گرم پانی کا ملنا نعمت ہے کہ سوال
کئے جائیگا اُس سے آخرت میں۔ عورات کو حمام میں نہ لاوے آئی ح مردوں پر
حلال نہیں جو اپنی زوجہ کو حمام میں لاوے ○ اور سر مونڈھاوے اگر ارادہ اچھی
طہارت اور غسل کے احتیاط کا رکھتا ہو۔ اور سر کے بال اسقدر نہ بڑھاوے کہ مشابہ
شریف قوم کے ساتھ ہووے اور مچھوں کو کم کرے پس آئی ح کوتاہ کرو تم مونچھوں
کو ○ اور اسکے دنبالوں کو باقی رکھہ چھوڑنے سے مضائقہ نہیں۔ اور زیر ناف کے
مونڈھنے میں اور موے بغل کے اکھاڑنے میں اور ناخن تراشنے میں چالیس دن سے
برہکر تاخیر نکرے یوں ہی روایت ہے۔ اور موے بغل کو تراشے اور موے
زیر ناف کو نورے سے دور کرے اگر عادت ہو۔ تاکسی حال سے حصول مقصد اور درد
کی تکلیف سے امن رہے۔ اور سیدھے ہاتھ کے انگشت شہادت اور بائیں ہاتھ کی
کن انگلی سے ناخن لینا شروع کرے۔ اور دونوں پاؤں کے کن انگلی سے نکالے کہ
ان میں انگشت شہادت نہیں ہے۔ اور سب میں انگوٹھوں پر ختم کرے یے تمام
مروی ہیں۔ اور ہر آنکھہ میں تین بار سُرمہ کھینچے یوں ہی مروی ہے اور بائیں آنکھہ میں

دو بار کھینچنے کی بھی روایت آئی ہے اور آئی ہے حؐ سونے جاتے وقت سرمہ لگانا لازم کرلو کہ اُس سے زیادتی قوت بصارت کی ہے - اور پلکھوں کے بالوں کو اُگاتا ہے - اور بدن کو زیادتی نہ کرے آرایش میں اور سرمہ تیل لگانے میں - اور درازی کو داڑھی کے کترے کیونکہ دراز ریش قبیح دکھلایا جاتا ہے اور غیبت کے دروازے کو کھولتا ہے - اور بمقدار یکمشت چھوڑے کہ درجہ متوسط اور مسنون وہی ہے - اور بعض کہتے کہ بحالہ چھوڑ دیوے آئی ہے حؐ چھوڑ دیا کرو داڑھیوں کو ○ اور جائز نہیں ہے کہ بوڑھاپے کو چھپانے کے لئے داڑھی پیلی یالال کرے مگر واسطے جہاد کے حؐ کرد وے دونوں خضاب ہیں مسلمانان و مومنان کے ○ اور کالا خضاب مکروہ ہے - آئی ہے حؐ وہ خضاب ہے اہل دوزخ کا ○ اور مکروہ ہے داڑھی کو سفید کرنا بوڑھاپا ظاہر کرنے اور بزرگی جتانے کے لئے - اور بیفائدہ اُکھاڑنا اور بے ریش جوانوں سے مشابہت پیدا کرنا قبیح و منکر ہے - اور مکروہ ہے سنوارنا اُسکو لوگوں کو بتلانے کے لئے گردکرنے اور کنگھی کرنے سے - اور دونوں رخساروں پر موی زلف زیادہ نہ چھوڑے ایسا کہ تجاوز کرے کن پٹیوں سے - اور حالت جنابت میں نکچھ کھاوے اور نہ بے وضو سووے اور نہ اپنے بدن سے بال اور ناخن اور خون کو دور کرے کیونکہ وے اجزائی بدن

(حاشیہ:) سرمہ علیکم بالاثمد ... ابن ماجہ ۱۲ - عفوا اللحی ۱۲ - بوچھوں کے صحبت کا ... اور بعض ... مستحب ہے اور بعض ... - مطلقا اس خضاب کو جائز ... خضاب ... حرام ہے ... الموحدین ... ۱۲ - ... اور غیبت ... المارد ... ۱۲

تمام آخرت مین عُوْد کرینگے اوْر ناپاک رہ جائینگے - اوْر مسجد کو جھاڑو دیوے
اوْر روْشن رکھے اوْر اسمیں فرش کرے کہ اِن سب میں فضائل ہیں - اوْر مسجد کو
سوملمع اوْر نقش و نگار نکرے - اوْر اسمیں تصویر نہ بناوے کہ یہ سب بدعت ہیں
اوْر دروازے کے پاس اپنے جوتوں پر نظر کرے کچھ اُسمیں غلاظت ہوْ تو اُسکو
رگڑے اوْر اندر آتے وقت سیدھا پاؤں آگے رکھے اور باہر نکلتے پر بایاں پاؤں
اوْر جو کوئی کہ مسجد میں تجارت کرے یا کوئی گم ہوئی چیز کو ڈھونڈے اُسپر
پکار کر نفرین کرے - اوْر تھوک اوْر رینٹ سے مسجد کو پاک رکھے - اوْر اُسکو
گھر اوْر گذرگاہ کے مانند نہ ٹھہراوے - کہ یہ سب مروی ہیں - اوْر اگر وہاں غنودگی
غلبہ کرے تو اُس جاسے اُٹھے اوْر سر انگشتان سے سیدھے جانب پر سر کے تین
بار مارے پھر دوسرے جگہہ پر روبقبلہ بیٹھے - کہ ایسا بیٹھنا بھی داخل عبادت ہی
اوْر اسمیں قوت بصارت بھی ہی - اوْر ایسے جاے پر بیٹھے کہ تواضع سے قریب
تر ہے اوْر درمیان دہوپ اوْر چھاؤں کے نہ بیٹھے کہ وہ نشستگاہ شیطان
کی ہی - اوْر دو ملے بیٹھے ہوؤں کے بیچ میں دھس کر نہ بیٹھے - اور کسیکو اُسکی
جاے سے نہ اٹھاوے - اگر خود کوئی اُٹھا ہوْ تو اس جاے پر بھی نہ بیٹھے - اوْر
جوْ جگہہ کہ پاوے اُسی پر بیٹھے جگہہ خالی نہ پاوے تو صف کے پیچھے آجاوے - اوْر

نہ بیٹھے۔ اور اپنے اوپر کی صف والے سے تجاوز کرنا نہ چاہئے۔ اور اپنے قریب پر
سلام کہے۔ اور پاؤں لنبا نہ کرے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشست
اکثر ایسی تھی کہ کھڑے کرتے اپنے دونوں پنڈلیاں اور لپیٹ لیتے ہاتھوں کو انپر
اور بیٹھک میں بردباری نگہہ رکھے اور فروتنی۔ اور دونوں قدموں پر اور
گرگوں پر بیٹھنے سے اور مونڈھوں طرف بار بار دیکھنے سے اور سیدھے
بائیں نظر کرنے سے پرہیز کرے۔ اور داڑھی سے بازی کرنے اور انگلیاں
پھوڑنے اور دانتوں کا خلال کرنے اور ناک میں انگلی پھیرنے اور تھوک
اور ریت نکالنے اور لوگوں کے روبرو جمائی دینے اور ڈکارنے اور ہاتھ
اور آنکھ سے اشارہ کرنے اور دوسرے اس قسم کے حرکات سے بھی جنکو لوگ مکروہ
جانیں پرہیز کرے۔ اور مجلس سے اٹھتے پر استغفار پڑھے[۵]۔ بدون حاجت
وضرورت کے بازار میں اور برسر راہ نہ بیٹھے۔ اگر احیانا بیٹھ جاوے تو اسکا
حق ادا کرے[۶]۔ اور بات چیت کا ابتدا بسم اور الحمد للہ سے کرے۔ اور تعوذ
اور درود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہے۔ اور عربی زبان اختیار
کرے۔ اور آواز پست کرے اور بسیار گوئی نہ کرے۔ اور الفاظ پاکیزہ کہے۔
اور کلام واضح بولے اور تامل سے دلیل گذارے۔ اور غصہ آتے وقت خاموش

۵ یعنی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک اگر وہ مجلس لغو ہو تو یہ اس کا کفارہ ہوگا اگر مجلس خیر ہو تو زیادتی نیکی کی ہی ۱۲

رہے - اور کوئی بات کی فراموشی کے وقت خدایتعالیٰ کو یاد کرے - اور انشاء اللہ تعالیٰ کہے - اور خدایتعالیٰ کے نامِ پاک کی قسم نکھاوے کہ اسمیں بڑی دلاوری ہی - اور نقل وحکایات سے اور حتی الامکان سوگند کھانے سے پرہیز کرے - اور اگر کسی بات پر حلف کر بیٹھا ہی اور واقع میں اسکے خلاف خیر نظر آیا تو اُسکو ظاہر کرے اور قسم کا کفارہ دیوے - اور ادب نگہہ رکھے - اور بہت معنے رکھنے والی مختصر عبارت سے بات کرے - اور درمیان دو کلام کے کچھ ٹھہرے تا سننے والا خوب ذہن نشین کر لیوے - اور دوسرا شخص بات تمام کئے تلک بحث شروع نکرے - اور واسطے سوال کرنیکے اذن چاہے - کہ یہ سب مروی ہیں - اور بہت رویا کرے آئی ح تین آنکھ پر دوزخ کی آگ حرام کئی گئی ہی وہ آنکھ جو خدایتعالیٰ کے راہ میں بیدار رہی ہو اور وہ آنکھ جو خدایتعالیٰ کے حرام کئے گئے چیزوں سے ڈھانپے گئی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گریہ وزاری کی ہو ⊙ اور بہت نہ ہنسے کیونکہ ہنسا دل کو مُردہ کر دیتا ہی - اور نورِ دل کو دور کرتا ہی - اور آیا ق چاہئے کہ ہنسیں کم اور رودیں بہت ⊙ اور چھینک کے آواز کو پست کرے - کیونکہ بلند کرنا اسکا حماقت ہی - اور اُسوقت کپڑے سے یا ہاتھ سے منہہ ڈھانپے اور جمائی دینے پر بھی منہہ کو ہاتھ سے موںچے اور بائیں ہاتھ طرف تھوکا کرے یا پاؤں

کے نیچے - اور جانب قبلہ اور سینہ طرف نہ تھوکے - اور نیک بات سے فال لیوے -
کہ یہ سب مروی ہیں - اور بدشگونی نہ لیوے - کہ اس سے منع آیا ہی - اور مکتوب
کا آغاز حمد و صلوٰۃ سے کرے - اور بعد اُس کے اپنا نام پیچھے مکتوب الیہ کا نام لکھے کہ
یہہ سنت ہی - اور اُسپر ریگ ڈالے کہ سبب حصول کا ہی - اور حتی الامکان
خلق سے سوال نکرے - اور حق طلب حاجت کا یہہ ہی - کہ وضو بناوے اور دو
رکعت نماز پڑھے اور درگاہ کبریائی میں عرض حاجت کرے اور پنجشنبے کے صبح
میں نکلے بعد حمد و صلوٰۃ کے سورۂ فاتحہ و آیت الکرسی و آخر سورۂ آل عمران اور
سورۂ قدر پڑھے اور ارادہ طرف ایسے شخص کے کرے جو بہت پرہیزگار اور
گرامی تر اور بڑا جوانمرد اور بہت نیک اور مہربان رہے - اور طلب حاجت میں
کوئی گناہ کا کام نکرے - اور نہ گڑگڑاوے - اور جو کام کہ پیش آوے اُسمیں کسی
تجربہ کار ہوشیار صالح سے جو مناسب اُس کام کے ہو مشورت کرے - جیسا مال
سے متعلق ہی سو کام میں مرد سخی سے - اور مقدمہ جنگ میں کسی مرد دلیر سے
تجویز لیوے - آیا ق مشورت کر صحابہ سے کام میں ○ بعد اپنی بی بی سے
تجویز لیوے اور اُسکا خلاف کرے - آئی ح اسمیں برکت ہوگی - اور مقدم
کرے استخارے کو - اور دو کام سے آسان کو اختیار کرے - اور مال کتیں ابرو

زیادہ دوست نرکھے۔ اور دنیا کے واسطے دین کو رائگاں نکرے۔ اور پشت گاؤ پر سوار نہووے۔ اور گدھے سے زراعت نکرے۔ کیونکہ ہر ایک ایک خاص کام کے لئے مخلوق ہیں۔ اور لائق سواری ہو سو جانوروں سے جو میسر ہو اسپر سوار ہووے اور خادم کو پیچھے بٹھاوے۔ یہ سب مروی ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم جو کچھ نفقے سے زائد رکھتے اسکو خیرات کئے بن داخل مکان شریف نہیں ہوتے۔ اور نفس نفیس سے کاموں میں سعی کرتے اور نعلین مبارک کی پارہ دوزی کرتے۔ اور کپڑے کو پیوند لگاتے اور گوشت کاٹتے اور امہات المومنین کے ساتھ گھر کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے اور تکلف نہیں کرتے۔ اور کسی سے اسکو پسند بھی نہیں کرتے۔ اور خود شکار نہیں کرتے مگر اسکو دوست رکھتے۔ اور ہدئے کو قبول فرماتے اور اسکا بدل بھی کرتے۔ اور رد فرماتے اس ہدئے کو جو مقرون منت ہو اگرچہ قلیل رہے۔ اور غنیمت جانے بندہ بند سینے کے ایام کو کیونکہ اسکے ایک نیک عمل کی جزا بیس اتنی ہی۔ اور عورت گھر میں ہی رہنے کو لازم کرلیوے بالاخانے پر نہ چڑھے۔ اور گھر کے باہر نہ جھانکے کیونکہ غیر مردوں کے طرف نظر کرنا سبب فتنے کا ہی۔ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا اندھے سے پردہ کرنے کے لئے حکم کئے گئے

تھے - اور کام کے لئے گھر سے باہر نکلنے میں مضائقہ نہیں بشرطیکہ بد ہیئت سے بچے
اور خالی راہ سے گذرے ایسا کہ معلوم نکر اوسے اپنے پہچانت والوں کو اور
نہ سنانی والی ہو اپنا آواز - اور طعام سے جو کچھ کہ بچ رہے اور رکھ چھوڑیں
تو متغیر ہو جاتا ہو الا ہو سو اسکو محتاج کتیں دے دیوے - اور تندرستی وطول
عافیت پر اپنے غمگین ہووے - آئی ح مومن خالی نہیں بیماری خواری اور
فقیری سے ○ پس بندۂ مسلمان کو لابد ہی کہ ہر چالیس دن میں ایک روز
ان تین سے کسی ایک میں مبتلا کیا جاوے - اور ہر مصیبت میں آیت استرجاع
پڑھے کہ یہہ ماثور ہی - اور قرآن میں اُسکی مدح آئی ہی - اور احتراز کرے
مصیبت زدہ گریبان پھاڑنے اور مار لینے اور بال مونڈھنے اور نوحہ کرنے
سے - کہ ان سب سے منع آیا ہی - کیونکہ وے جاہلیت کے رسوم ہیں - اور
بیمار ایسا نرم روے کہ جس سے بعض درد و رنج تخفیف پاوے - اللہ اللہ بولتا
ہوا نہ کہ آہ واہ کرتا ہوا - اور وہ سر پر کساوہ باندھے اور بچھونے پر سووے
تا صبر پر مدد ہو اور بیماری کی شدت سے حفاظت - اور خدا تعالیٰ کو یاد
کرنے اور اس سے دعا مانگنے سے اور نماز یا درود اور قرآن پڑھنے سے شفا
چاہے خصوصا سورۂ فاتحہ پڑھنے سے - آئی ح کہ تحقیق وہ شفا ہی ہر بیماری

اور بیمار

کی ۞ اور پرہیز کرے کہ صحابہ امر کئے گئے تھے اسپر - اور دوا اور من کرے - آئی
ح ای بندگان خدا بیماری کی دوا کیا کرو کوئی بیماری ایسی نہین جسکی دوا ہو مگر
موت کی ۞ اور مرض مین اپنی بی بی سے کچھ مہر کی بخشائش چاہے اور اسکو اپنی
دوا یا غذا مین خرچ کرے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کسی بیماری مین اپنی
بی بی سے مہر کی بخشش چاہے یا اُن کے مہر سے قرض لئے اور اُس سے شہد
خرید فرمائے اور برسات کے پانی سے ملا کر پیے کہ وہ سبب شفا کا ہوا - یاد رکھو
اسکو - اور سکنجبین صفرے کو زائل کرنے مین خطا نہین کرتی جیسا پانی تشنگی کو بجھا
مین - مگر تفاوت سے تشخیص کے اور فوت ہونے سے شرائط کے کبھی سکنجبین کے
تاثیر مین خطا وسستی ہی - اور سینگی لگاوے - آئی ح نہین گذر کیا مین گروہ
ملائکہ پر مگر کہے کہ خوش خبری دے اپنی امت کو حجامت کی ۞ اور بہتر ہی اسکے
لئے سترھوین اور انیسوین اور اکیسوین تاریخ یون ہی مروی ہی خصوصاً منگل
کا دن جو سترھوین مہینے کی رہے - آئی ح کہ وہ ایک سال کے بیماری
کی دوا ہی ۞ مگر دونشانون کے بیچ مین خون کھینچنا فراموشی لاتا ہی - اور
داغ دینے سے پرہیز کرے کیونکہ اسمین زخم بڑھ جانیکا خوف ہی - اور احتراز
کرے منتر سے کہ یہ دونو ممنوع ہین اور مال کے تہائی کی وصیت کرے - اور

وصیت کرے واسطے راضی کرانے حقداروں کے- اور ادا وے دین کی- اور نماز روزیکا فدیہ دینے کی- اور جو کوئی بے وصیت کے مرجاوے سو اسکو قیامت تک قبر میں بات کرنیکا اذن نہیں ملتا ہی- اور موت کو غنیمت سمجھے اور موت کے نزدیک ہوئے بعد ظاہر و باطن میں سوائے خدا تعالی کے کسی کے طرف مشغول نہووے اور سورہ یٰس پڑھنے لگے اور صالحین کو حاضر کرواوے- اور سکرات سے کنارہ نہووے- اور گھر کے اطراف خوشبوئی کرواوے- کیونکہ فرشتے حاضر ہونیکا مقام ہی- اور اعضا کی تسکین کے لئے کوشش کرے- آئی ح میت کے تین علامتوں پر نظر رکھو جب عرق آلود ہووے اسکی پیشانی اور جاری ہوویں اسکے آنسو اور ہونٹاں خشک ہوویں پس یہہ رحمت الہی ہی جو اسپر نازل ہوئی اور جب گلا باٹئے گئے کے سرکیا آواز نکالے اور رنگ سرخ ہو جاوے اور اونٹاں اکھہ کا رنگ لیویں تو وہ عذاب کی علامت سے ہی جو بہ تحقیق اسپر نازل ہوا۔ اور کوشش کرے کلمہ توحید بہت پڑھنے میں- آئی ح جو کوئی مرجاوے ایسے حال میں کہ اعتقاد رکھتا ہو اس پر کہ نہیں ہی کوئی معبود سوائے اللہ تعالی کے تو داخل بہشت ہوگا۔ اور کوشش کرے خدا تعالی پر نیک گمان رکھنے میں- آئی ح میں نزدیک گمان

میرے بندے کے ہوں پس چاہئے کہ جیوں چاہے تیوں گمان رکھے میرے سے ○
اور کوشش کرے خوف و رجا میں۔ آئی ح کسی بندے کے دل میں خوف
اور رجا دونوں جمع نہیں ہوتے ہیں مگر اس بندے کے دل میں جو عطا کرے
اللہ تعالی اسکو وہ چیز کہ جسکی امید رکھتا ہو اور مامون کر دیوے اسکو اس
چیز سے جس سے کہ ڈرتا ہو ○ (یہہ حدیث اسوقت فرمائے کوئی قریب
المرگ کہا کہ امید رکھتا ہوں اللہ تعالی سے اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے)
اور ناگہانی موت کو مکروہ جانے وہ شخص جو مخلوط کیا نیک عمل کو ساتھ عمل
بد کے۔ سوائے طاعون کے۔ آئی ح کہ جو کوئی صبر کریگا ایسی زمین
پر کہ وہاں وبا رہے۔ ہوگا اسکو اجر مثل شہید کے۔

اٹھواں باب آداب صحبت اور آشنائی کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ح تحقیق اللہ تعالی کے واسطے آپس میں دوستی رکھنے والے نورانی
منبروں پر اطراف عرش کے رہینگے کہ لباس انکا نورانی اور چہرے ان کے
نورانی آرزو کرینگے ان کے مراتب کی پیغمبران اور شہیدان ○ پس دوستی
خدا تعالی کے واسطے کی۔ جیسے محبت رکھنی عالم سے جس کے قول اور حال سے

فائدہ لیا جاتا ہی۔ اور مرد صالح سے جسکی دعا سے برکت ڈھونڈے جاتی ہی
اور اپنی عورت سے جو گھر کے کاموں کی تدبیر سے عبادت کے لئے فارغ کر دیتی ہی
اور غنی سے جو دیتا ہی مال اپنا تا طلب روزی میں عالم و عابد کے اوقات ضائع
ہوئے نپاوے۔ اور خدا پرست سے۔ کیونکہ کسی کی محبت رکھنے والا دوست
ہی اسکے دوستدار کا اور اسکے دوست رکھے گئے کا اور بغض رکھنا بھی ایسا ہی
ہی۔ اور زیادہ ہوتے ہیں یہ دونوں بسبب قوت طاعت اور معصیت کے
اور گھٹتے ہیں بسبب گھٹنا عبادت اور عصیان کے پس ادنی درجہ اخوت ہی
بعد ازاں درجہ محبت ہی کہ قرار پکڑے تخم دل میں۔ بعد اسکے خلت ہی کہ وہ سمایا جاوے
سر قلب میں جسمیں شرکت نہیں آئی ح اگر میں کسیکو خلیل اپنا ٹھہرایا ہوتا
تو البتہ ابو بکر کو ٹھہراتا لیکن صاحب تمہارا خلیل الرحمن ہی ۞ مگر اخوت و محبت
میں شرکت کو دخل ہی۔ پس اسباب میں آئی ح علی میرے نزدیک
منزلت میں ہارون کے ہیں بہ نسبت موسی کے ۞ پس صحبت عقلمند اور نیک
خصلت والے کی رکھنا چاہئے کہ یہ دو شرطیں مصاحبت کے لئے ماثور ہیں
اور قناعت والے کی کیونکہ صحبت حریص کی زہر قاتل ہی۔ اور مرد صالح کی
کیونکہ فاسق مستحق غضب الٰہی کا۔ اور مقدم رکھے دوست کی حاجت کو اپنے

[حاشیہ:]
[illegible]

مال اور نفس میں یہہ اعلیٰ درجہ ہی۔ بعد اسکے مرتبہ برابری کا۔ بعد ازان درجہ تاخیر
کا ہی۔ اگر ان تینوں سے کوئی طریق نہ پایا جاوے تو نہ برادری ہی اور نہ یاری
اور پہلے دونوں طور حدیث سے ثابت ہیں۔ آئی ح کوئی
ہمنشین ایسا نہیں جو صحبت رکھے اپنے ہمنشین کے ساتھہ اگرچہ دن کے ایک
ساعت کی ہو مگر یہہ کہ سوال کیا جاوے اس صحبت سے کہ آیا قائم رکھا اسنے
حق اللہ کو یا ضایع کیا ۞ (یہہ حدیث اسوقت فرمائے جبکہ عطا فرمائے دو سیدھے
مسواک اپنے ہمنشین کتیں اور وہ کہا کہ یا رسول اللہ آپ سزاوار ہیں ان مسواکوں
کے) اور آیا ق کام انھوں کا آپس میں مشورت کے ساتھہ ہی اور جو کچھہ
دئے ہم انکو خرچ کرتے ہیں اسکتیں ۞ اور صحابہ و سلف فرق نہیں کرتے تھے
اپنے اور برادر کے املاک میں۔ اور ظاہر کرے بشاشت و سرور کو محبت میں
اور خوش ہووے اور اپنے پر منت قبول کرے۔ اور اسکو سوال کے تلک محتاج
نکرے وگرنہ باعث قصور محبت ہی۔ اور زبان سے دوستی بتلاوے اور
اسکی احوال پرسی کرے۔ اور اپنی شرکت و ملاپ کو شادی و غمی مین ظاہر
کرے۔ اور اسکو بہت اچھے نام سے پکارے۔ آئی ح جب کسی سے دوستی
کرے تو اسکا اور اسکے باپ کا نام اور جائے سکونت پوچھہ لے اسکو ۞ اور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پکارتے تھے اپنے صحابیوں کو اُنکے کنیتوں سے[۹۱]۔ اور
تعریف کرے اُسکی اور اُسکے اہل وعیال کی راستی ومیانہ روی[۹۲] کے ساتھہ۔ ایسا کہ
اُس تک پہنچے کیونکہ یہہ محبت کو مضبوط کرتا ہی۔ اور خلوت میں اُسکے عیبوں سے
آگاہ کرے نرمی وملائمت کے ساتھہ۔ کیونکہ برملا کرنا رسوا کرنا ہی۔ اور اُسپر
خدایتعالیٰ کے عذاب کا وعدہ آیا ہی روزِ قیامت میں۔ اور خاموش رہے
درصورتیکہ جانے کہ وہ اپنے عیب سے آگاہ ہی یا نصیحت سے اُسکے دل کو رنج
ہوتا ہی یا وہ اسیرِ نفس رہنے سے نصیحت کا فائدہ نظر نہ آوے۔ لیکن ایسے
سے قطعِ صحبت کرنا سلامت روی اور مصاحبت باقی رکھنا اقرب الی الصواب
ہی۔ اِس امید سے شاید کہ صحبت اسمیں اثر کریگی۔ اَی ح[۹۳] مثالِ نیک
ہمنشین کی مانند مشک رکھنے والے کے ہی ۞ اور اِس لئے کہ قطعِ صحبت سے
منع آیا ہی۔ بخلاف اِس کے ابتدا ہی میں ایسے کی صحبت نہیں اختیار کرنے
پر حکم آیا ہی۔ اور دوست کی تقصیر سے انجان ہو جاوے مگر اُسوقت کہ اُسکے
قصور کی مداومت قطعِ مصاحبت تک پہنچے۔ تب بھی برداشت کرنا بہتر
ہی۔ بعد ازاں مخفی کنایت سے یا لکھہ بھیجنے سے عتاب کرے۔ بعد صراحۃً
بیان کرے۔ پس ازاں روبرو بول دیوے۔ کیونکہ مقصودِ اصلی درست کرنا

[۹۱] جسکی نام رکھو شروع میں لفظ اب یا ام یا ابن کا جیسے ابوبکر ابن عمر ام کلثوم پس یہ الفاظ کسی کا اصل نام نہیں بلکہ نام ہی تو ابو فلاں ... باپ یا بیٹا یا ماں کیطرف ... ضرور نہیں ۱۲
[۹۲] یعنی تعریف ہیسے اور اسمیں بھی ... ۱۲
[۹۳] مثل الجلیس الصالح مثل صاحب المسک ۱۲ بخاری ابوموسیٰ سے

نفس کا ہی حق صحبت کی اور اسکا رنج اٹھانیکی رعایت سے - اور اسکے عذر بیان کرنے کو قبول کرے کیونکہ عذر نہیں قبول کرنیکا گناہ ظلم سے مال چھین لینے والے کے کے مانند ہی - اور جو دعا کہ اپنے حق میں قبول نہیں ہوتی ہی اپنے دوست کے حق میں کرے تا درجۂ قبولیت پاوے - اور نگہ رکھے وفاداری کو ثابت محبت میں اُسکے اور اُسکے اہل و عیال و برادروں کے کہ سلف اسباب میں مبالغہ کرتے تھے یہاں تلک کہ اپنے آشنا کے کتے کو بھی دوست رکھتے - آئی بہ تحقیق یہہ بوڑھی بی بی خدیجہ کے ایام میں ہمارے گھر آتی تھی - اور تحقیق رعایت کرنا زمان محبت کی ایمان کے کمال سے ہی - (یہہ حدیث اسوقت فرمائے جبکہ اکرام کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی ایک بوڑھیا کی) اور اسمیں اصل یہہ ہی کہ دوستی میں ظاہر و باطن اور حضور و غایب برابر رکھے سابق کا حال نہ بدلاوے جبکہ مرتبہ اُسکا بلند ہووے کیونکہ یہہ خساست سے ہی - اور الگ ہووے اُس سے لذیذ چیز کھاتے اور خوشی گناتے پر اور غمگین ہووے اُسکے فراق کے وقت - اور ترک کرے اسکی سوائے اُن چیزوں کے جو مخالف حق کے ہوں کہ اسمیں خلاف کرنا ہی وفائی ہی اور اُسکے ساتھ مشورت کرے - اور اپنا بھید اُس سے نہ چھپاوے - اور

ہی حق صحبت کا اور اسکی رنج اٹھانیکی ... [illegible]

الیہ مقبول ہوتی ہی ... [illegible]

اس کے دشمن کو دوست نہ رکھے تا اسکی عداوت میں شریک نہ کہلاوے۔ اور
آسانی اختیار کرے اداے حقوق میں تکلف اور تکلیف چھوڑ دینے سے۔
مانند عبادات نوافل کے کہ چھوڑنا اور بجالانے میں اختیار ہی آئی حٓ
میرے امت کے پرہیزگاران تکلف سے بیزار ہیں ○ اٹھا دیوے آداب
ظاہری کو جب دوستی کمال کو پہنچے کہ مقصود دل کی صفائی ہی۔ اور ادب
اسکا مقدم ہی اور ہر روز ملاقات نہ کیا کرے۔ آئی حٓ کہ ایک روز آڑ
ملاقات کیا کرو تا محبت زیادہ ہوگی ○ مگر اسوقت کہ ملالتِ خاطر سے
محفوظ رہے اور یہہ نیت رکھے کہ ملاقات سے انست زیادہ ہووے۔ اور
دین کے کاموں میں کمک کیا جاوے۔ اور حقِ دوستی ادا کرنے سے اور مشقت
اٹھانے سے خدایتعالی کی نزدیکی ڈھونڈے۔ اور بات کرنیکے آگے مسلمان پر سلام
کرے اگرچہ کئی بار ملاقات ہو یا کوئی جھاڑ یا دیوار آڑ آئے ہوں مسلمانی کے دبجے
کو تازہ کرنیکی نیت سے تا کہ اسکی آبرو اور مال میں ایذا رسانی نہ کرے۔ آئی حٓ
کہ جو کوئی سلام کرنے کے آگے بات کرے اسکا جواب نہ دیویں جب تک کہ سلام
سے شروع نہ کرے ○ اور اپنے یا غیر کے گھر میں داخل ہونے کے وقت السلام
علیکم کہے تا کہ شیطان اسکے ساتھ داخل ہوتے نہ پاوے اسیطرح حکم کیے گیا ہی۔ اور

خالی گھر یا ہو تو اسطور پر سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِین یعنے سلام ہووے ہم پر اور خدا تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ پس ملائکہ جواب اُس سلام کا کہتے ہیں۔ اور کسی جماعت میں داخل ہوتے پر اور اُنسے خارج ہوتے وقت سلام کہے۔ تا سلام کہنے والا ہر ایک نیکی میں اُنکا شریک ہووے۔ اور تقدیم کرے یوں ہی مروی ہی۔ اور مرد بیگانہ عورات کی جماعت پر سلام نکرے اگر وے سلام کہے تو جواب دیوے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے پر اور اذان ہوتے وقت اور قضاے حاجت اور اُسکے سر ایسے اوقات میں سلام نکرے کیونکہ اسوقت بات کرنیکا حکم نہیں۔ اور شطرنج وغیرہ کی بازی میں ہی سو شخص کبھی بھی سلام نکرے تاکہ اُسکی اہانت ہو۔ اور اُن سبکے سلام کا جواب بھی نکہے۔ اور جواب دینے میں زیادہ کرے۔ پس آیا **ق** تم سلام سے جب تحیت دئے جاؤگے پس تم بھی تحیت کہو بہتر اُس سے یا اُسی قدر جواب دیو ۞ اور اولی یہ ہی کہ ابتدا کرے سلام کو آنیوالا۔ اور چلنے والا۔ اور سوار۔ اور چھوٹا۔ اور جماعتِ قلیل۔ آئی **ح** اگر جماعت سے کوئی ایک سلام کرے تو کفایت کرتا ہی سب کے طرف سے ۞ اور انگلی سے یا ہتیلی سے اشارہ نہ کرے کہ وہ عادت کفار کی ہی اور اُس سے منع آیا ہی۔ اور سلام میں تخصیص آشنا کی نہ کرے کہ وہ قیامت

کے علامات سے ہی۔ اوٗر لفظِ علیک السلام سے شروع نکرے کہ وہ میت کو کرنیکا
سلام ہی۔ اوٗر مصافحہ کرے خصوصاً بزرگان دین کے ساتھہ کہ وہ تحیت کامل ہی
اسیا ہیں آئی ح جبکہ مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تقسیم کیا جاتے ہیں انہیں سو
مغفرت نوٗد یر توٗ اُسکے لئے ہی جو ملنے مین کشادہ پیشانی رکھے ۞ اوٗر انگلیون
مین انگلیاں ملاوے اوٗر ہاتھہ نہ چھوڑاوے جب تک کہ دوٗست اُسکا نہ
چھوڑے۔ کہ یہہ سنت ہی۔ اوٗر کپڑے کے اوپر سے مصافحہ نکرے کہ وہ جفا ہی
بسبب ہوٗنے عادت کُفار کے۔ اوٗر سفر سے آنیوالے کا مُعانقہ کرے اوٗر علما کے
رکاب کتین واسطے تعظیم کے پکڑے۔ اوٗر مجلس مین جاے کشادہ کرے۔ اوٗر
آنیوالے کی بزرگی کرے کہ بچھاوے اسکے لئے کپڑا۔ اوٗر نماز تخفیف کرے اوٗر
اُسکے ساتھہ مشغول ہووے۔ پھر متوجہ ہوٗوے نماز کے طرف یہ سب مروی
ہیں۔ اوٗر خم نہوٗوے اوٗر نہ اُٹھہ کھڑے رہے کہ یہہ ممنوع اوٗر عجمیوں کے عادت
سے ہی۔ اوٗر بڑوں کی توٗقیر کرے جیسے عُلَما اوٗر صُلَحا اوٗر شُرفا اوٗر پیران
اوٗر چلنے اوٗر بات کرنے اوٗر بیٹھنے مین انکو مقدم رکھے۔ آئی ح بزرگوں
کی تعظیم نہیں کرنیوالا اوٗر چھوٹوں پر رحم نہیں کرنیوالا ہمارے سے نہین ہی ۞
بہ سبب مُفلس رہنے کسی بزرگ کے اُسپر تقدیم کرنے مین وعید آئی ہی۔ اوٗر چھوٹوں

کی خاطر نگاہ رکھے پس آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسبابمیں مبالغہ کر تھے۔ اور یتیم کی پرورشی کرے۔ آئی ح ہمیں اور یتیم کا متکفل مانند ان دو انگلیوں کے جنت میں ہینگے اشارہ کر دکھلائے اپنی انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی سے۔ اور بشاشت ظاہر کرے۔ آئی ح تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی نرم طبع اور سہل کو ⊙ اور چھینک کر حمد کہنے والے کو دعا رحمت و مغفرت سے جواب دیوے۔ اور یہہ جواب لینے والا پھر اسکا جواب طلب ہدایت و صلاح کا دیوے انیں فضائل کثیر ہیں۔ مگر تین بار سے زیادہ چھینکے تو جواب نکہے۔ آئی ح وہ زکام ہی ⊙ اور درمیان دو مسلمانوں کے صلح کرا دے کہ یہہ صدقے سے افضل ہی۔ لوگوں کے عیبوں کو ڈھانپے آئی ح جو کوئی ایک مسلمان کی پردہ پوشی کریگا خدا تعالیٰ دین و دنیا میں اسکے عیبوں کو ڈھانپیگا ⊙ اور تہمت آنیکی جگہہ پر جانے سے پرہیز کرے تا خود لوگونکی بدگمانی سے اور لوگ اسکی غیبت گوئی میں پڑنے سے احتراز حاصل ہووے۔ اور محتاجوں کی سفارش کیا کرے۔ آئی ح سفارش کرو اجر دیا جاؤ گے ⊙ اور راہ گم کئے ہوئے کو راستا بتاوے۔ اور مسلمان کی گم گئی ہوئی چیز کو ڈھونڈ دے۔ اور غمزدے کو خوشی دلاوے۔ اور مظلوم

اور قمار بازی اور ناچ والی رنگ وغیرہ حرام
[illegible]

کی کمک کرے - آئی ہی ح جو کوئی مغموم کو فرحت دلاوے اور مظلوم کی اعانت کرے اللہ تعالیٰ بخشتے اسکو ستر پر تین بخششیں ۞ اور برادر مسلمان کی حاجت برآنے کے لئے سعی کرے - پس اسکے واسطے ایک ساعت چلنا دو مہینے اعتکاف بیٹھنے سے بہتر ہی اگرچہ وہ حاجت نہ برآوے - اور اسکو نصیحت دیا کرے - اور ناتواں کو اور اپنے پر احسان کیا سو شخص کی اعانت کرے - اور اپنے برادر مومن کی غیبت ہونے نہ دیوے - اور اسکے سوگند کو توٹنے نہ دیوے - اور توبہ کرنے والے کو دوست رکھے - اور گناہ کرنے والے کے واسطے طلب مغفرت کرے آئی ہی ح تحقیق وہ استغفار بجاے صدقے کے ہی ۞ اور ہر ایک کے اندازۂ حال کے ساتھ معاملہ کرے - پس مسائل فقہ اہل لہو کو کہنا اور قواعد علم بیان کے درشت زبان کو بولنا متکلم و سامع کے ایذا کا سبب ہی - اور اپنے نفس سے آپ انصاف لیوے کہ یہہ فعل ایمان کامل ہونے کے تین خصلتوں میں سے ایک ہی - اور اپنے مال کی مقدار کسی کو معلوم نکراوے اگرچہ اپنے گھر والوں سے ہو - کیونکہ وقعت کمی کی سبب اہانت کا اور اطلاع زیادتی کی باعث ناخوشی کا ہوگا آئی ہی ح چھپا زر کو تیرے اور سفر کو تیرے اور مذہب کو تیرے ۞ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے کیونکہ انجام کار مخفی ہی - اور دنیا

کی بزرگی نہ کرے کہ وہ اور جو کچھ کہ اسمیں ہی سب حقیر ہیں - اور فقیر کے ساتھ
تکبر نکرے بلکہ غرور کرنیوالوں کے ساتھ آپ بھی تکبر کرے - اور درویشوں کے
ساتھ بیٹھے کہ یہہ سنت ہی - اور غنی اور عافیت دوست اور عامی کے ساتھ
نہ بیٹھے اگر انکی صحبت میں مبتلا ہو تو کلام میں انکے غور نہ کرے اور جو کچھ کہ ان سے
اپنے پر جاری ہوگا اس سے اغماض کرے - اور سلطان کے ساتھ بھی ہمنشینی
نکرے - احیاناً مبتلا ہو تو بہت پرہیز کرے اگرچہ وہ دوستی بتلاوے
اسپر اعتماد نکرے - اور اسکے ساتھ ایسا موافقت کرے جیسا بچے کے ساتھ
اور اسکی خواہش کے موافق بات کرے - اور اسکے اور اسکے گھر والوں کے
بیچ میں نہ آوے کہ وہ بہت نقصان دینے والا ہی - اور ادب میں مبالغہ
کرے - اور بادشاہ داد گر سے برکت دھونڈے - اور اسکے اصلاح حال کے
لئے دعا مانگے کہ اس سے سب کی خوبی ہی - اور اسکے پاس داخل ہوتے وقت
تعوذ پڑھے - اور بادشاہ پر تحمل واجب ہی مگر اسرار بادشاہی کے افشا میں
اور مقدمات ملکی کے خلل میں اور خدا تعالی کے حرام کئے گئے امورات میں تحمل
نکرے - اور عوام کے ساتھ صحبت نہ رکھے بسبب فساد زمان کے - آئی
کام کاج میں لوگوں کے ساتھ ملاپ کیا کرو اور دل سے الگ رہو انسے ؀

عبارت گی آینی عافیت
راحت
[illegible]
احکام شرع [illegible]
[illegible]
[illegible]
مصاحب بادشاہ

اگر کوئی مصاحب کرنے
بے ادبی یا خطا واقع ہو وسکا
یا کسی زبردست سے تقصیر
خالطوا الناس
وزائلوا بالقلوب

اور کسی پر اعتماد نکرے مگر ایسے پر کہ تحقیقاً مختلف اوقات میں اُسکی آزمایش کیا ہو
کیونکہ نہیں پایگا تو ایک حصہ دوستی کا باطن میں اُن سو حصوں سے جو ظاہر
میں بتلاتے ہیں۔ اور حقِ صحبت کے رعایت کی طمع نرکھے(ف۱)۔ اور نہ اُس چیز کی
جو اُنکے ہاتھ میں ہی(ف۲)۔ اور اپنی حاجت روائی نکرنے سے اُسپر غصہ نہووے
وگرنہ وہ غصہ وعتاب درازی لیگا(ف۳)۔ اور جس سے قبولیت کی امید نہو اُسکو نصیحت
نکرے مگر اجمالاً بیان کرے۔ تا اُس کے آزردے سے احتراز پاوے۔ اور
خدا تعالی کا حمد کرے اگر دیکھے اُن سے(ف۴) نیک کام۔ اور کوئی مکروہ کام پاوے تو
اُنکو خدا تعالی کے حوالے کرے اور اُنکی بدی سے خدا پاس پناہ چاہے۔ اور
انکے حقوق میں شریک رہے۔ اور اُنکے عملِ باطل سے اغماض(ف۵) وتغافل کرے۔
اور بزرگوں کو باپ کے سریکا اور چھوٹے کو بیٹے کے مانند اور برابر کو بھائی کے
برابر سمجھے۔ اور اُنکا بوجھ اُٹھانے میں مبالغہ کرے اور احسان کرنے میں بھی
اگرچہ وہ اہلیت اسکی رکھتا ہو یا نہو۔ پس آئی ح(ف۶) ہر شخص کے ساتھ احسان
کیا کرو اگرچہ وہ اُسکا اہل ہو یا نہو اگر نہ پہنچے احسان تیرا مستحق کو تو تو اُس کام کا
اہل ہی ○ اور اصل سارے اخلاق کا مسلمان بھائی کے واسطے وہ چیز
دوست رکھے جو اپنے واسطے دوست رکھتا ہو اور چاہے اسکے واسطے وہ

جو اپنے واسطے چاہتا ہو۔ اور تین دن سے بڑھکر اُس سے جدا رہے۔ آئی

ایسا کرنا درست نہیں ہی ○ اور دوست کے گھر کے اندر آنے کے لئے

تین بار اذن چاہیے۔ اور ہر بار کے درمیان دو یا چار رکعت نماز پڑھے جانیکی

ڈھیل کرے تاکہ فارغ ہووے کھانے یا وضو کرنے سے۔ آئی

چاہنا تین بار ہی پس پہلے دفعہ میں خاموش رہیں اور آواز سنیں۔ اور

دوسرے بار میں تجویز و تامل کریں۔ اور تیسرے دفعہ میں اذن دیویں

یا منع کریں ○ اور دروازے کے سامھنے نہ کھڑا رہے۔ اور آہستہ دروازہ

ٹھوکے۔ اور نہ کہے کہ دروازے پر میں ہوں۔ اور نہ کہے ارے لڑکے بلکہ

الحمد للہ یا سبحان اللہ کہے یا کھنکارے۔ اور بیمار کی عیادت پاک اور

ستھرے کپڑوں کے ساتھ کرے۔ اُسوقت ترش رو رہے۔ اور مریض

کے گرگے کے پاس بیٹھے نہ کہ اُس کے سر کے پاس۔ اور اُس کے پیشانی

پر یا ہاتھ پر ہاتھ رکھے اور اُسکو کیونکر ہی پوچھے کہ سنت ہی۔ اور اُسکو

خوش کرنے کی بات کے سوائے دوسرا کلام نکرے۔ اور وہ بات بولے

کہ جس میں خیر ہو پس ملائکہ اُسپر آمین کہتے ہیں۔ اور اُسکو طول عمر اور سرعت

صحت کی بشارت دیوے۔ اور بیمار کی دعا کو غنیمت سمجھے کہ ملائکہ کے دعا

آداب بیمار پرسی

کی مانند ہی۔ اور اُسکی شفا کے لئے سات بار دعا مانگے کہ اسمیں شفا ہی اگر اسکو
اجل نہ پہنچی ہو۔ اور ایک دن آڑ عیادت کرے کہ بیمار پرسی ایک بار سنت
اور اُس سے زیادہ نفل ہی۔ اور آنکھہ کا درد اور دُمل اور دانتوں کا درد
اور خارش اور نارو کے بیماری کی عیادت سے منع آیا ہی۔ اور جب قریب
المرگ ہو اُسکو کلمہ توحید سناوے بدون مبالغے کے۔ اور بعد قبض روح کے
میت کا منہہ موچنے اور آنکھہ بند کرنے اور تجہیز و تکفین میں جلدی کرے۔
اور پاکیزہ و سفید کپڑے کا کفن دیوے پر قیمت میں بہت بھاری نہو۔
اور مصیبت زدہ کی تعزیت کرے کہ جسمیں اُسکے دل کی تسلی ہو پند سے اور
اُس غم پر اُسکو بڑا ثواب ملنے کی خبر دینے سے۔ اپنا غم اور انکساری کو ظاہر
کرکے مصافحہ کرتا ہوا کم گوئی اور ترک تبسم کے ساتھہ۔ اور میت کے حق مین نیکی
اور ایمان کے ساتھہ جانیکی گواہی دیوے۔ اور اسکی ذکر آتے وقت اُسکے
حق میں دعا کرے۔ آئی ح اپنے اموات کا ذکر سوائے خیر کے مت کرو
اور جنازے کے پیچھے چلے موت کے خوف و فکر کے ساتھہ۔ اور اُسکے لئے تیار
بغیر بات چیت کے۔ اور جنازے کی نماز پڑھے۔ اور میت کے سر کے نزدیک
سورۂ فاتحہ اور پاؤں کے پاس سورۂ بقر کا شروع پڑھے۔ اور اُسکے لئے دعا

چاہیے اوراس سے طلبِ شفاعت کرے اور برکت چاہے - اور صاحب میت
کوشش کرے کہ مُصلیوں کا عدد چالیس کا ہو کہ اسمیں علامت قبولِ شفاعت کی ہی
اور دفن سے فارغ ہوئے تلگ نہ بیٹھے - اور جنازہ قبر کے نزدیک رکھے بعد بیٹھے
واسطے مخالفت اہلِ کتاب کے - اور میت کا ولی پہلی رات گذرنے کے آگے کچھ
بھی جو میسر ہووے خیرات کرے - والا دو رکعت نماز جسکے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ
کے بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور سورۂ تکاثر دس بار پڑھے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے
اور زیارتِ قبر کے وقت سلام کہے اور پشت بقبلہ اور منہہ قبر کے جانب کھڑے رہے
اور میت کی جانب سے خیرات کرنے میں سات دن تک مداومت کرے - اور
زیارت قبور کرے دعا دینے اور رقت دل حاصل کرنے کے اور عبرت لینے کی نیت
سے - آئی ح قبور کی زیارت کیا کرو کہ وہ یاد دلاتی ہی آخرت کتیں اور انکھوں
سے آنسو گراتی اور دل کو نرم کرتی ہی ○ اور آئی ح وہ شخص کہ نہ بھولا ہو ہوا
قبور اور بدن کے گلنے کو (یہہ بات اُسوقت فرمائے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم پوچھے گئے کہ لوگوں میں کون بڑا زاہد ہی) اور قرآن پڑھے جسقدر کہ
میسر ہو بعد تسبیح پڑھے اور موتی کے لئے دعا مانگے - اور سورۂ یٰس پڑھے احادیث
مشہور میں وارد ہوا ہی - اور سورۂ اخلاص سات دفعہ کہ اُس میں میت کی مغفرت

اجازت طلب شفاعت کی خبر میں لینے والے کی ... اجابت بعض حجج ...
اسکے فریب ... کا ایک ... ہو سکتا
جسقدر ... تعالیٰ کی راہ ...
[illegible]

زیارت قبور ... والقبور ... الآخرۃ و
نزم ... العین ... الغلبۃ ... عالم ... المقابر والبلی ۱۲

کا وعدہ آیا ہی اگر وہ بخشائے گیا ہو تو پڑھنے والے کی مغفرت کا۔ اور زیارت کیے
لئے پنجشنبہ و جمعہ اول ہفتہ اور پیر کا دن مقرر رکھے۔ پس مردگان ان ایام میں زیارت
کرنے والوں کو پہچانتے ہیں۔ اور نہ ڈھونڈے اور نہ مسح کرے قبر کو کہ اس سے
منع آیا ہی اور بوسہ بھی نہ دیوے۔ اور ما باپ کے حق میں نیکی کرے کہ انکی نافرمانی
گناہان کبائر سے ہی خصوصًا ما کے ساتھ۔ آئی ح ما کے ساتھ نیکی کرنا باپ کیے
ساتھ نیکی کرنے سے دو چند اجر رکھتا ہی ۞ نوافل پر مقدم رکھے اسکو نہ کہ
واجبات شرعی پر پس یہی مراد ہی اس سے کہ آئی ح ما باپ سے نیکی کرنا نماز اور
روزہ اور حج و عمرہ اور جہاد سے بڑھکر ہی ۞ اور انکے پاس داخل ہونے حکم چاہیے
اور انکے لئے طلب مغفرت کرے اور ان کے شرائط کو اور وصیتوں کو جاری کرے
اور ان کے آشنایاں کی بزرگی کرے۔ آئی ح بہ تحقیق بڑی نیکی نیکیوں میں سے
وہ ہی کہ بعد باپ کے اسکے دوستوں کے ساتھ احسان سے ملاپ رکھے ۞
اور ان دونوں کے لئے خیرات کرے اور انکی ملاقات و زیارت حالت زندگی
اور بعد موت کیا کرے۔ آئی ح جو کوئی ہر جمعہ کے دن زیارت کرے ما باپ
کے قبر کی یا ایک کی ان دونوں سے مغفور ہوگا اور لکھا جائیگا بار اور ان کے حق میں نادانوں
کی زبان کو مال دیکے قطع کرے کہ یہہ بھی انکے حق میں نیکی کرنے میں داخل ہی اور

ماباپ کے حقوق پر استاد کے حق کو مقدم رکھے کیونکہ وہ حیات روح کا سبب ہی اور اُسکے گھر کا دروازہ نہ ٹھونکے۔ پس آیا ق اگر وے لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ باہر آوے تو طرف اُنھوں کے البتہ خوب تھا واسطے اُنکے ⊙ اور ذوی رحم کے ساتھ ملاپ کرے جسقدر کہ ہوسکے دینی لینی سے اور ملاقات کرنے سے اور اُنکے حق میں دعائے خیر کرنے سے۔ آئی ح جو کوئی اللہ تعالی پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔ اور آئی ح پیوند کر وارحام کو اگرچہ سلام سے ہو ⊙ بعضے کہتے ہیں کہ قرابت دار کے ہمسائے میں رہنا مکروہ ہی کیونکہ وقار کو اٹھا دیتا ہی اور قطع محبت پیدا کرتا ہی۔ اور اُسکی ملاقات ایک دن آڑ کیا کرے۔ اور بڑوں کا حق برابر حق والدین کے نگاہ رکھے اور چھوٹیکا مانند بیٹے کے۔ اور اپنا قرابت دار کسی کا غلام ہو تو خرید لے تا بمجرد خریدی آزاد ہوجاوے۔ خصوصاً اپنے ماباپ کو کیونکہ اُسمیں ادا کرنا ہی اُن کے حق کا۔ اور ہمسائے کو راضی رکھنے میں مبالغہ کرے۔ آئی ح ہمسائے کے حق کے باب میں جبرئیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے وصیت کرتے تھے یہاں تک کہ مجھکو گمان ہوا کہ وے قریب وارث ہو جاوینگے ⊙ آئی ح گھر کی برکت اسکی فراخی میں اور ہمسایہ نیک رہنے میں ہی ⊙ اور حد جوار میں آئی ح کہ چالیس گھر

تک ہی اور بھی روایت آئی ہی کہ ہر جانب میں چالیس ○ اور ہمسائے کے گھر طرف
نظر کرنے سے - اور پرنالہ اُس طرف پھرانے - اور اُس کے دیوار پر وسارہ اُتارنے
اور اُسکے گھر کے سامھنے کچرا ڈالکر راستہ تنگ کرنے سے پرہیز کرے - اور اپنی
عمارت بلند کرنے سے اُسکے گھر کی ہواکو بند نکرے - اور نمک و پانی اور انگار
کے جیسے چیزوں کو منع نکرے - اور خرید کرکے لایا سو میوے سے کچھ اسکو بھیجے
یا اُسکے نظر سے چھپاوے - اور اپنے دیگ کی بو ہمسائے کو نہ پہنچاوے مگر
اُسوقت کہ اسمیں سے کچھ اُسکو بھی بھیجے - اور اُسکے قصورات سے حتی المقدور درگذر کرے
اور اپنی بی بی کے ساتھ خوبی سے گذران کرے - آیا ق کہ اُنکے ساتھ اچھی
طور سے زندگی کیا کرو ○ اور آئی ح جو کوئی اپنی بی بی کی بدمزاجی پر صبر
کریگا اللہ تعالی اُسکو ایسا اجر دیگا جیسا کہ ایوب علیہ السلام کو بلا پر دیا تھا اور جو عورت
اپنے خاوند کی بدخلقی پر برداشت کریگی خدا تعالی اُسکو آسیہ کے برابر ثواب دیگا ○
اور اپنی بی بی کے ساتھ کھیل و دل لگی کیا کرے - آئی ح کیوں باکرہ کو نکاح
نہیں کیا کہ تو بازی کرتا اُسکے ساتھ اور وہ تجھہ سے ○ اور قبض و ضبط کو بھی نہ
چھوڑے - آئی ح عورتوں کے رائے کا خلاف کیا کرو کہ برکت اُنکے مخالفت
میں ہی ○ اور عورت کے ساتھ عزت مند رہے کہ ابتدا میں اغماض کرنیکا

حقوق زوجہ

[حاشیہ: بیعنی ہر جانب میں چالیس گھر تک ۱۲ — وف و بجائے... ۱۲ — وعاشروهن بالمعروف ... من صبر علی سوء خلق امرأته اعطاه اللہ من الاجر مثل ما اعطی ایوب علی بلائه ومن صبرت علی سوء خلق زوجها اعطاها اللہ مثل ثواب آسیة ... هلا بکرا تلاعبها وتلاعبك ... بخاری ومسلم ... بیعنی بلکہ ... شاوروهن وخالفوهن فان فی خلافهن برکة ۱۲]

انجام فتنہ ہی اور آئی ح تحقیق اللہ تعالی غیرت رکھتا ہی اور مؤمن بھی غیرت رکھتا ہی اور غیرت رکھتا ہی خدا تعالی جبکہ مؤمن بندہ مرتکب بفعل حرام ہو۞ اور غیرت رکھنے میں حد سے نہ بڑھے - آئی ح تحقیق بعض غیرتوں سے ایک غیرت ایسی ہی کہ جسکو اللہ تعالی ناپسند رکھتا ہی اور وہ غیرت مرد کی ہی جس جگہہ میں کہ شک و شبہہ ہو۞ اور عورت کتیں مسجد کو جانے سے منع کرے - اور اسکو نفقہ دینے میں حد اعتدال نگاہ رکھے - آیا ق مت رکھہ اپنے ہاتھہ کو گردن سے باندہا ہوا اور مت کھول دے اسکو پورا کھولنا۞ اور خصوص اپنے لئے اچھا کھانا اختیار نکرے بلکہ دونوں اسمیں شریک ہوویں کہ اسکی بہت فضیلت آئی ہی - اور جو احکام کہ عورت پر واجب ہیں انکو سکھاوے - اور برابری رکھے درمیان عورتوں کے شب باشی اور نفقہ دینے میں - پس ایک طرف رغبت رکھنے والے کے حق میں - آئی ح وہ آویگا قیامت کے دن اس حال سے کہ ایک جانب اسکا ٹیڑا رہیگا۞ برخلاف مباشرت اور محبت کے کہ اسمیں عدل ضرور نہیں کیونکہ ان دونو باتوں میں مرد کو اختیار نہیں ہی - آئی ح ای بار یتعالی یہہ سعی میری ہی جسمیں کہ میں قدرت رکھتا ہوں اور نہیں طاقت ہی مجھکو جسمیں کہ نہیں طاقت رکھتا ہوں (یہہ بات انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسوقت فرمائے جبکہ حقوق اپنے بی بیوں کے برابر ادا

ان اللہ تعالی یغار والمؤمن یغار وغیرۃ اللہ ان یاتی المؤمن ما حرم علیہ

ان من الغیرۃ ما یبغضہا اللہ تعالی الغیرۃ فی غیر ریبۃ

ولا تجعل یدک مغلولۃ الی عنقک ولا تبسطہا کل البسط ۱۲

جاء یوم القیمۃ وشقہ مائل ۱۲

اللہم ہذہ قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک ۱۲ ترمذی عائشہ

کئے) اور اگر واقع ہووے مخالفت دونو طرف سے یا کسی ایک کے جانب سے
اور وہ مخالفت دور ہونے نہ پاوے - پس ضروری ہی کہ دو حکم بھیجیں ایک مرد کے
لوگوں سے اور دوسرا عورت کے جانب داروں سے - آیا ق[۵۱] کہ اگر ووے
دونو حکم ارادہ کریں اصلاح کا توفیق دیگا اللہ تعالی درمیان ان کے ⊙ اگر قصور
کی بنا عورت کے جانب سے ہوئیگا تو خاوند پہلے اسکو نصیحت کرے - بعد ڈراوے پیچھے
اس کے طرف پیٹھ پھیر کر ایک بچھانے پر سووے - بعد ازاں بستر سے اسکو دور
کرے نہ کہ گھر سے - پھر اسکو تین دن جدا کرے - اور وہ ناخوشی دینی مقدمات میں ہو تو
دس دن یا بیس دن بلکہ ایک مہینے تک - بعد اسکے اسکو ایسا مارے کہ زخم ہونے نہ پاوے
اور ہاڑ نہ ٹوٹے اور خون آلودہ نہووے - آئی ح[۵۳] عورت کو کھلاوے جب آپ
کھاتا ہی اور پہناوے اسکو جب آپ پہنتا ہی - اور اسکے صورت کی تقبیح[۵۴] نہ کرے
اور نہ مارے اسکو مگر ایسا مار کہ جس سے درد ہو اور طلاق نہ دیوے اسکو - آئی
ح[۵۵] اللہ تعالی کے نزدیک مباح کاموں میں ناپسند کام طلاق ہی ⊙ کیونکہ وہ
سبب ایذا پہنچانیکا ہی - مگر بسبب کوئی ضرورت کے جو شوہر کے جانب سے ہو
یا بسبب کوئی تقصیر کے جو عورت کے طرف سے ہووے - یا بسبب حکم کرنے
باپ کے درصورتیکہ غرض اسکی صحیح[۵۶] رہے - اور یہہ مروی ہی - اور آیا ق[۵۷]

طلاق دینے سے کچھ گناہ نہیں ہی دونوں پر ○ پس فقط ایک طلاق دیوے ایام
طہر میں جس میں کہ جماع نکیا ہو بدون سختی اور سرزنش و اہانت کے - اور خوش کرے
اسکو ہدیہ بھیجنے سے تاکہ مصیبت طلاق کا بدلہ ہو ○ عورت اپنے مرد سے طلاق
نہ چاہے کہ اسمیں وعید شدید آئی ہی - اور مرد کی اطاعت کرے - آئی حٓ
کوئی عورت ایسی حالت میں مرے کہ مرد اسکا اس سے خوشنود تھا وہ داخل جنت
ہی ○ اور مرد کی طلب کے وقت اپنے نفس کو نہ روکے - اور مرد بہرہ مند ہونے
کے لئے عورت اپنے کو آراستہ رکھے - اور کسی کو گھر کی کوئی چیز دینے اور گھر سے
کہیں جانے اور نفل روزہ رکھنے میں مرد کی اجازت چاہے - اور اپنے مرد کو بدی
سے عیب نکرے - اور اپنے قرابت پر اسکا حق مقدم رکھے - اور اس کے دوست
کے ساتھ خوش طبعی نہ کرے - اور اس کے غائبانے میں اداس ہے کھیل اور
لذات ڈھونڈھنا چھوڑے - اور گھر کے کام کاج میں مستعد رہے - اور
خاوند کے وفات کے بعد بہشت میں وہی اپنا شوہر رہنا ہو تو دوسرا مرد نکرے
اور بچوں کی حال کی نگہبانی کرے اور بچے کو گالی ندیوے خصوصًا جو انبیا علیہم
السلام کا نام رکھتا ہو - اور جب بات کرنے لگے اسکو کلمۂ توحید سکھلاوے - اور
تعلیم کرے اسکو دینی علوم - اور لکھنا - اور تیر چلانا - تیرنا - اور چھہ سال کی عمر

میں تعلیم ادب کرے - اور ساتویں برس میں اسکے سونیکا بچھونا جدا کرے - اور
دسویں سال نماز کے لئے مارے - اور بعضے روایات میں تیرھویں سال آیا ہی
اور سولھویں برس نکاح کردیوے - اور ہدیہ سب بچوںکو مساوی[51] دیوے - اور
چھوٹوں سے اور لڑکیوں سے شروع کرے[52] - اور کوئی بچہ فوت ہو تو وضو بناوے
اور دو رکعت نماز پڑھے کہ یہ سب ثواب ہیں - اور نو خرید مملوک کی موئے پیشانی
پکڑے اور دعائے برکت چاہے - اور اسکو پہلے میٹھا چکھاوے اور آپ کھانے
کی چیز کھلاوے - اور بہتر یہہ ہی کہ اسکے ساتھ کھاوے اور آپ پہنا سو پہناوے
اسکی طاقت سے بڑھکر تکلیف ندیوے - اور دل چاہے تلک رکھے - اور
رنج والم ندیوے کہ یہ سب مروی ہیں - اور آئی ح[53] تم سب رعیت رکھنے
والے ہو اور پوچھا جاؤ گے اپنے رعیت کے حق سے ⊙ اور بسبب غصے کے
نہ مارے بلکہ ادب کے لئے - اور اسکی لغزش اور چوک پر نہ مارے - اور مارنے
میں تین بار سے افزود نہ کرے کیونکہ قیامت میں اسکا بدل ہوگا - اور آئی
ح[54] کہ ستر بار عفو کر اس سے ⊙ (یہہ اسکو فرمائے جو پوچھا کہ کتنے بار عفو کروں)
اور زیادہ مدت گذرے بعد آزاد کرے کہ ایسا کرنے سے آتش دوزخ سے
آزادی ہی - اور اسکے ساتھ ہزل وٹھٹھا نکرے کہ رعب نکل جاتا ہی - اور

اپنے گھر والوں کو خصوصاً فرزندوں کو جو قریب بلوغ ہوں حُسنِ اخلاق سے
آراستہ کرے کہ اُسوقت تہذیب آسان ہی۔ اوّر آیا ق نگاہ رکھو تم اپنے
کو اوّر اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے ○ اوّر کوئی جاندار کو پامال نہ کرے
کہ قیامت کے دن اُسکا سوال ہوگا۔ اوّر گھر میں عادت سے پھرنے والوںکو غذا
دیوے یے سب ماثور ہیں ح اوّر کسی کے منہہ پر نہ مارے اوّر آگ سے عذاب
نہ دیوے کہ اُن دونوں سے منع آیا ہی۔ اوّر گھوڑے کے آگے ہر روز ستر بار
چارا اوّر پانی رکھے۔ آئی ح مین خوبی گھوڑے کی اُسکی فرمانبرداری اوّر
خوش خوئی میں ہی ○ اوّر ظالموں کے پاس نہ جاوے تاکہ اجتناب حاصل ہو استعمال
سے انکے گھر اوّر ڈیرے کے سائے کے اوّر بچھونے کے کیونکہ حرام سے خالی
نہیں رہتے ہیں اوّر اجتناب حاصل ہو انکی تواضع کرنے سے آئی ح جو کوئی کسی فاسق کی
بزرگی و تکریم کریگا گویا بناے اسلام کے گرانے پر کمک کیا ○ اوّر بھی اجتناب حاصل
ہو اُنکے پاس نظر رہتی ہیں سو نامشروعات پر چپکے رہنے سے اوّر انکی بقا کے لئے دعا دینے
سے۔ آئی ح جو کوئی کسی ظالم کو درازی عمر کی دعا دیگا تحقیق درست رکھا
اسبات کو کہ اللہ تعالیٰ کا گناہ اُسکی زمین پر کیا جاوے ○ اوّر اجتناب ہو اُنکی
تعریف کرنے سے اگرچہ راست رہے کیونکہ گناہ پر اعانت کرنا ہی منہ آئی ح

ق قوا انفسکم و اہلیکم نارا
ح مسلم
ح ابن ابی شیبہ
ح مسلم ان ربکم نہی عن ضرب الوجہ
ح برکت
ح مسلم بروایۃ کافر
ح من اکرم فاسقا فقد اعان علی ہدم الاسلام
ح ابن عدی عائشہ
ح من دعا لظالم بالبقاء فقد احب ان یعصی اللہ فی ارضہ
ح ان اللہ لیغضب اذا مدح الفاسق

تحقیق اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہی جبکہ فاسق مدح کیا جاوے ۝ اور اجتناب
حاصل ہو انکی محبت کرنے سے کہ اسمیں ظلم کا ارادہ ہوتا ہی - اور خدا تعالیٰ اپنے کو
دیا سو نعمتو نکو سبک جاننا لازم آتا ہی انکی فراخی کو دیکھنے سے - مگر اسوقت جاوے
کہ رعیت دین کے اطاعت کی رعایت رکھنا اور ان کے ایذا رسانی او ظلم کو اپنے
سے یا غیر سے دفع کرنا منظور ہو - پس داخل ہووے ایسا کہ خدا تعالیٰ کے حقوق
کتیں نگہ رکھے - اور اگر وے آویں اپنے نزدیک تو اکرام کرے انکی دین کی
عزت کرنے کے بدلے میں اور انکی حشمت رعایا میں ظاہر ہونے - اور تنہائی میں
انکی ہتک کرنا جائز ہی اور برملا بھی - بعد جاننے اسبات کے کہ اس اہانت سے
رعیت پریشان ہوگے - درصورتیکہ دین کا اعزاز اور ظلم کی تحقیر اور خدا تعالیٰ کے
غضب کا اظہار مقصود ہو - اور اصل فتوی لینا ہی دل سے - اور نیت انکو درست
کرنیکی رہے نہ اپنے کو مشہور کرنیکی - اور یہہ پہچانے جاتی ہی خوش ہونے سے
جبکہ نصیحت کا حصول غیر کے جانب سے ہو - اور بہتر یہہ ہی کہ پرہیز کریں انسے
اور انکے نزدیک والوں سے - اور تغافل کرے انکے احوال سے - اور امر معروف
و نہی منکر پر کمر باندھے کہ وہ فرض کفایہ ہی امور فرضیہ میں از روے فعل کے اور
از راہ ترک کے - اور مندوب ہی مندوبات میں - آیا ق اور چاہیئے کہ

ہوں تم میں سے ایک گروہ جو بلاویں خیر کے طرف اور حکم کریں نیکی کا اور باز رکھیں
بدی سے ۞ اگرچہ اُس حکم کرنیوالے میں عدالت نہ رہے - تاکہ بند ہوجاوے دروازہ
احتساب کا - کیونکہ پاک رہنا اُسکا سب گناہوں سے مشکل ہی - اور اس لئے
کہ محتسب پر خود باز رہنا اور دوسرے کو باز رکھنا واجب تھا پس ساقط نہیں کرتا
ہی چھوڑنا ایک بات کا دوسری کو - اور وہ جو وارد ہوا ہی مذمت میں الشیء
بات بولنے والے کے جو خود عمل نہیں کرتا ہی اُسپر سو بسبب نہیں عمل کرنے کے ہی
اور اگرچہ مفقود رہے اذن سلطانی بسبب عام ہونے اور مطلق رہنے دلائل کے
یہاں تلک کہ احتساب کرے سلطان پر بھی اگر اس سے کوئی بدی دیکھے -
اور حق اُسکا یہ ہی کہ محتسب کو علم رہے تاکہ حدود اور حقوق جانے - اور
پرہیزگار رہے کیونکہ کہا فاسق کا تاثیر نہیں رکھتا ہی - اور وہ ساقط الاعتبار
ہی - اور اُسکو حسن خلق چاہئے کہ وہی بنیاد ہی کیونکہ جوش غصے کی تسکین نہیں
پاتی ہی بغیر حسن خلق کے - اور آیا ق پس کہو تم فرعون کو نرم بات شاید
کہ وہ نصیحت لیوے یا ڈرے ۞ پس پہلے بدی کو معلوم کراوے بعد اُسکے
نصیحت کرے اور عذاب الٰہی سے ڈراوے - اور ان تینوں طور سے تجاوز
نکرے اگر والدین یا اپنا صاحب یا اپنا خاوند یا بادشاہ پر احتساب کرتا ہو -

بلکہ اُن کے لئے دعا و استغفار کے طرف مشغول ہووے۔ اور بعد از سخت گوئی کرنا ہی اور گالی دینا جسمیں فحش ہو جیسا ای جاہل اور ای احمق اور اس سے تجاوز نہیں کرنا درصورتیکہ احتساب مُسلم پر ذمی کے جانب سے ہو تا کافر کو مسلمان پر غلبہ دینے سے احتراز ہووے۔ پس تیسرے تغیر کرنا ہی جیسا کھیل بازی کے چیزوں کو توڑنا اور شراب کو بہت دینا بعد ڈرانا بعد اُسکے مارنا۔ اور یہ مراتب مذکورہ بقدر طاقت کے ہیں۔ اگر کسی طور کی قدرت ہو تو دل سے اُس کام کی کراہت رکھے آئی ح اگر طاقت نہو پس دل سے ۞ اور یہہ ضعیف ترین ایمان سے ہی اور اگر گناہ پر اڑ جانے کا گمان ہو تو اُس وقت میں احتساب واجب نہیں بلکہ مستحب ہی واسطے ظاہر کرنے امر دین کے۔ اور اگر ایسا گمان ہو کہ بسبب احتساب کے کسی مکروہ کو پہنچے یا کوئی دوسرے بد فعل کا مرتکب ہو جاوے تو اُسوقت حرام ہی۔ مگر جسوقت کہ اس اندیشے کے ساتھ باز رکھے جانیکا گمان بھی ہو تو اپنے دل سے فتوی لیوے اور صلاح امر میں خوب فکر کرے اور ظن غالب کا اعتبار کرے نظر کرتے اعتدال احوال اُسکے۔ کیونکہ بزدل قریب جانتا ہی ضرر بعید کو اور دھیٹ برعکس اسکے۔ اور محتسب جاسوسی نکرے مانند کان یا ناک لگا رکھنے کے جو واسطے دریافت آواز سازوں کے یا بوے شراب کو۔ یا توڑنے

حاشیہ:

[1] اگر سوائے والدین وغیرہ مذکورین کے ہو تو [illegible]

[2] یعنی ذمی کے احتساب پر [illegible] بعد احتساب ہو تو ۱۲

[3] فان لم یستطع فبقلبہ ۱۲ مسلم ابی سعید خدری

[4] یعنی اگر دست و زبان کی طاقت نہو تو دل سے ناراض رہے اور مکروہ

[5] [illegible] بسبب [illegible] ہو ۱۲

[6] [illegible] یا غیر کو بلاکت [illegible]

سے اُس چیز کے جو کپڑے کے نیچے چھپی ہو - پس ایسا کرنا منع ہی - اور گھر میں
گھس جاوے جبکہ آواز مزامیر کا بلند ہو - اور غیر مکلف جو کوئی بچہ یا دیوانہ ہو اُسپر
بھی احتساب کرے کیونکہ محتسب علیہ میں عقل و بلوغ رہنا شرط نہیں ہی - اور محلِ
خلاف میں احتساب نکرے جیسا کوئی شافعی مذہب رکھنے والا گھوڑا کھانے
سے - اور گناہ صادر ہونے کے آگے کیونکہ وقوع اُسکا مشکوک ہی - اور نہ بعد گناہ
کر چکنے کے کیونکہ وہ حق حاکم کا ہی - اور احتساب کئے جانے والے پر واجب ہی کہ
امرِ معروف و نہیِ منکر کو قبول کرے - اور جو کچھ کہ ہو چکا اُس پر عذر خواہی بجالاوے
کہ یہی طریقِ ماثور سلف کا ہی - اور گناہ پر اصرار کرنے یعنے اَڑ جانے والے کو خدا
تعالی کے واسطے دشمن رکھے - ایسا کہ اُس سے منہہ پھیر لیوے - اور اہانت کرے
اور اُسکی یاری و مددگاری کو چھوڑ دیوے - اور اُسکے مقاصد و مطالب کو جو
مُعینِ معصیت ہوں باطل کرے نہ کہ اغراضِ غیرِ معصیت کو - اور اگر اسکو نصیحت
قبول کرنے پر رغبت دلانے یا حق اسلام کے نظر کرتے اعانت کریں تو بھی مستحسن
ہی - کیونکہ سب حالات مختلف ہیں نیت کے ساتھ جیسا اعانت نکرنا بسبب فسق
کے یا اعانت کرنا تا نصیحت قبول کرے فسق سے باز آوے جب جانے کہ اور لوگ
اُس مبتدع کی اقتدا کرینگے یا وہ علانیہ لوگوں کے روبرو فسق کریگا پس اعانت

نہ کرے اسکی یہاں تک کہ سلام کرنا چھوڑ دیوے - کیونکہ سلام ساقط ہوتا ہی کسی ادنی[۵۱]
سبب سے بھی - آئی ح[۵۲] جو کوئی جھڑکا صاحب بدعت کو بھر دیتا ہی اللہ
تعالی اُسکے دلیں ایمان اور جو کوئی اسکی اہانت کرے امن دیتا ہی اللہ تعالی اسکو
بڑی گھبراہٹ کے دن میں اور جو کوئی نرم گوئی کرے اس سے یا اُسکی اکرام
کرے یا ملاقات اُسکی خوشی سے کرے پس تحقیق کہ وہ سبک جانا اُس چیز کو جو
نازل کیا حق سبحانہ تعالی نے محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۝ اور تنہائی میں اپنے دل
طلب فتوی لیوے کہ آیا ویسے شخص کے ساتھ اظہارِ عداوت بہتر ہی یا اُسکو معصیت
سے باز رہنے کے لئے نصیحت وخیرخواہی کے ساتھ نرمی کرنا بہتر - اور ویسے کے
ساتھ جو لوگوں پر ظلم کرے احسان نکیا چاہئے کہ اسمیں گویا مظلوم کے حق میں
بدی کرنا ہی کیونکہ رعایت بہتر ہی مظلوم کے حق میں - بخلاف اِسکے جو اپنے حق
میں ظلم کرتا ہو اسکے ساتھ احسان کرے - اور ذمی کو راہ کے کنارے گئے
سرکیا رو کے - اور آپ ہو کر اُسکو سلام نکرے - اور لفظِ علیک سے زیادہ نکرے
اُسکے جواب سلام میں اور وہ مسلمانوں کی جماعت میں ہو تو السلام علی من
اتبع الہدی[۵۳] اور اُسکے چھینک کے جواب میں ہداک اللہ کہے نہ یرحمک اللہ[۵۴] اور
اُسکے پرستش گاہ کے طرف اُسکو راہ نہ بتاوے اور مصافحہ نہ کرے اگر کرے تو

ہاتھ دھو لیوے اور اُسکے جنازے کے سامھنے نر ہے بلکہ جب دیکھے تب منھ پھیر لیوے

نواں باب خموشی کے فوائد اور زبان کے آفات کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ائی رح بہت سے گناہاں فرزند آدم کے اُسکی زبان میں ہیں کیس خاموشی میں بُردباری اور خاطرجمعی اور عبادت کے لئے فارغ دلی اور دین و دنیا کے آفتوں سے سلامتی ہی - کیونکہ بلا دھرے گئی ہی ساتھ گفتار کے - از انجملہ لایعنی یعنے بے فائدہ کلام کرنا ہی جسمیں نہ گناہ ہو نہ ثواب کیونکہ اُسمیں ضائع کرنا وقت کا اور سخت ہونا دل کا اور سست ہونا بدن کا اور دھیل میں پڑنا رزق کا اور تصدیع دینا نویسندگان اعمال کو اور بیہودگی سے بھرا ہوا نامہ خدایتعالی کے جانب بھیجنا - اور قیامت کے دن اُسکے حضور میں اُس نامے کا برملا پڑھا جانا اور تب تک دخول جنت سے باز رہنا اور اُس بیفائدہ گفتگو کا حساب دینا اور ملامت وسرزنش پانا اور حجت سے عاجز ہونا اور خدایتعالی سے شرمندگی اٹھانا ہی - ائی رح مرد مسلمان کے خوبیوں سے بیفائدے کو چھوڑ دینا ہی ○

اور از انجملہ فضول گوئی یعنے فائدے کی گفتگو میں حاجت سے زیادتی کرنا -

ائی رح مبارکبادی ہی اُس شخص کو جو کلام زوائد سے اپنی زبان کو بانـ

[Marginal notes, handwritten:] ... رواہ ... ابن ابی الدنیا ... ابن الشیخ ... یعنی ... تعالی کیسے دوزخ میں بھیجنا ... ہی تو پیدا دینی رزق کا ... سبب ... دلیل سے عاجز ہونا ... من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ ... ابن ماجہ ... بات کو طول بیان کرنا ... طوبی لمن امسک الفضل من قولہ وانفق الفضل من مالہ ... بغوی و بیہقی میں -

رکھا اور افزود مال کو راہِ خدا میں دیا ۞ اور از انجملہ باطل کاموں میں ڈوبے رہنا ہی جیسا عورتوں کی تعریف اور فاسقوں کے حکایات اور دولتمندوں کے حالات اور سلاطین کے تواریخ اور جنگہائے صحابہ اور مذاہبِ باطلہ کے بیان طرف لگے رہنا۔ آئی ح بڑے گناہگاروں سے قیامت کے دن اکثر وے لوگ ہیں جو فکرِ باطل میں ڈوبے رہتے ہیں ۞ اور یہہ حرام ہی اور پہلے دو قسم مکروہ ہیں اور اِن تمام کا سبب علمِ بے نفع میں حرص کرنا اور باتوں میں خوش طبعی کرنا تا یاراں اُسکو دوست رکھیں اور اوقات بہلانا ہی پس اُنکا علاج یہہ ہی کہ موت کے آنے کو اور خدا تعالیٰ کے سوال کو اور نقصان کو جو وقت کے ضائع کرنے میں ہی یاد کریں اور گوشہ نشینی اختیار کرے کہ بہت نافع ہی اور منہہ میں خُرمے کی بینج رکھے یوں ہی حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کرنے سے روایت ہی۔ اور بعض ضروری باتوں سے بھی سکوت اختیار کرے اور از انجملہ جھگڑنا لوگوں سے سو وہ دوسروں کے کلام پر طعن کرنا ہی۔ ایسا کہ اُسکا خلل یا سہو ظاہر ہو وے یہہ حرام ہی۔ اور ایسے حال میں سکوت کرنا واجب ہی۔ یا استفادے کی راہ سے پوچھنا یا نرمی سے آگاہ کرانا۔ آئی ح جو کوئی جھگڑا چھوڑ دیوے لوگوں سے درحالیکہ حقیّت رکھتا ہو بنائے جاتا ہی

[حاشیہ:]
؎ اور ان کے آپس میں ہوا ہی ۱۲ ؎ اعظم الناس خطایا یوم القیمۃ اکثرہم خوضا بالباطل ۱۲ ابن ابی الدنیا قتادہ سے اور طبرانی ابن مسعود سے ۱۲ ؎ بافایدہ کلام اور فضول ۱۲ ؎ یعنی تینوں اقسام مذکور ۱۲ ؎ قیامت کے دن جو بار ایک و وبال کا ہوگا ۱۲ ؎ یعنی کسی کے تقریر

سے عیب ہے پہنچنے ایسی بات ظاہر کرنا جو کسی کے کلام میں سے ہو ... متکلم ... معلوم ہو ... ہی یا ... ہی ... ؎ من ترک المراء وہو محق بنی لہ بیت فی اعلی الجنۃ ومن ترک المراء وہو مبطل بنی لہ بیت فی ربض الجنۃ ۱۲ ترمذی اور ابن ماجہ انس سے

اُسکے لئے گھر جنت اعلیٰ میں اور جو کوئی کہ خود باطل پر رہتے ہوے جھگڑا چھوڑے بنایا جاتا ہی اُسکے لئے گھر اسفلِ مقام میں جنت کے ⊙ اور از انجملہ جدال یعنے مُنہہ زوری ہی جو علاقہ رکھتی ہی اظہارِ مذاہب میں اور وہ یوں پہچانے جاتی ہی کہ مخالف راہِ راست پر آنے سے ناخوش ہووے اور اُسکے اظہارِ خطا کے دریے رہے اور اپنے فضل کو ظاہر کرے۔ آئی ح پہلی بات جس کے عہد لیا پروردگار میرا مجھ سے اور منع کیا مجھے اس سے بعد ممانعت بتوں کی پرستش اور شراب پینے کے لوگوں سے منازعت کرنا ہی ⊙ اور سبب اسکا جرائی اور غصہ ہی اور ہر ایک کا علاج اُسکی جاے پر مذکور ہوا اور از انجملہ خصومت ہی جو وہ برھہ زبانی ہی اپنا حق لینے کے دعوے میں یا اُسکے رد میں۔ آئی ح بدتر لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وے ہیں جو سختی سے خصومت کریں ⊙ یہہ حرام ہی سوائے مظلوم کے جو قوت پہنچاوے اپنے دلیل کو از روئے شرع کے جس حال میں کہ مقدارِ حاجت پر بس کرنیوالا ہو لاکن بہتر ترک خصومت ہی کیونکہ دشوار ہی زباں کو حدِ اعتدال پر ٹھہرانا۔ اور گناہ میں ڈالنے والے ابواب سے پرہیز کرنا۔ مانند کینہ اور غصہ اور گالی گلوج اور ایک مسلمان کے غم کی خوشی اور فوتِ خوش کلامی کے اور از انجملہ چرب زبانی ہی

ابغض الرجال الی اللہ تعالی الالد الخصم بخاری عائشہ سے

ان اول ما نہانی عنہ ربی ... عبادۃ الاوثان ... شرب الخمر ... ملاحاۃ الرجال

جو موزون مقفی بولنے اور باتوں کو سنوارنے میں بناوٹ کرے - آئی ح
میرے امت کے بد وے لوگ ہیں جو کلام میں چرب زبانی کرتے ہیں ○ اور
سبب اسکا ظاہر کرنا ہی فصاحت و بلاغت کو - مگر وعظ میں الفاظ کو آراستہ
کرنا تا دلوں میں تاثیر بخشے جائز ہی - اسمیں بھی حد سے نہ بڑھے - اور ازانجملہ
فحش یعنے پوچ باتوں کو صراحۃً بولنا ہی جیسا لفظ جماع کا اور پیشاب اور جذام
کا اور تیری جورو وغیرہ - آئی ح فحش گوئی اسلام کی خوبی سے نہیں ○
اور ازانجملہ کسیکو گالی دینا ہی - آئی ح مسلمان کو گالی دینا فسق ہی ○
اور اسقدر رخصت ہی جیسا کہ کہے کیا تو فلانے قبیلے سے نہیں ہی - اور ای
بدخو کیا تجھکو حیا نہیں - ای احمق - ای نادان کیونکہ نادانی اور حماقت سے
کوئی خالی نہیں ہی - اور ازانجملہ لعنت یعنے کسی کے لئے دوری چاہنا ہی خدا
تعالی کی رحمت سے - پس وہ گویا حکم کرنا ہی خدا تعالی پر - یہہ کسی کے حق میں بلکہ
کسی کافر کے مردے پر بھی جائز نہیں اس لئے کہ شاید اسلام لایا ہو مگر جسوقت کہ جان
لیا ہو کہ موت اسکی کفر پر ہوئی جیسا ابو جہل اور فرعون - اور کسی زندہ کافر
پر بھی لعنت درست نہیں احتمال رکھتا ہی شاید کہ وہ اسلام لاوے - بخلاف
مسلمان پر جو رحمت بھیجتے ہیں اسلئے ہی کہ اسلام اسکا قائم رہیگا اور یہہ

---

۵۱ بزار اسی الذین یتشدقون فی الکلام ۱۲ یعنی فاطروفر سے - ۵۲ یعنی وعظ وغیرہ میں ۱۲ - ۵۳ گالیاں بکنا بیہودہ کا نام یا فحش کلام ہی - ۱۲ - ۵۴ الفحش لیس من الاسلام ۱۲ جابر سے

۵۵ سباب المسلم فسق ۱۲ بن مسعود سے

۵۶ قرآن و حدیث سے ۱۲

مستحب ہی - اور کافر کو کفر پر ہی ثابت رہنے کا سوال کرنا کفر ہی - مگر جائز ہی کہ قول عام ہے جیسا کہے کہ لعنت کرے اللہ تعالی کافروں پر اور بہتر ہی کہ ایسا کہنے کو بھی ترک کرے - کیونکہ یہہ بھی لاحاصل کلام سے ہی - آئی ح مسلمان لعنت کرنیوالا نہیں ہوتا ہی ○ اور از انجملہ گناہ کی نسبت کرنا ہی طرف کسی مسلمان کے - مگر ایسا گناہ ○ کہ معلوم ہوا ہو بعد تحقیق کے - اور از انجملہ کسی پر بد دعا کرنا - آئی ح تحقیق مظلوم البتہ بد دعا کرتا ہی ظالم پر یہاں تک کہ بدلہ ہو جاتا ہی اسکے ظلم کا پھر باقی بھی رہجاتی ہی واسطے ظالم کے نزدیک مظلوم کے زیادتی روز قیامت میں ○ اور از انجملہ خوش طبعی یعنے دل لگی کرنا جس سے کسی کا دل خوش ہو - یہہ بھی بد ہی کہ اس سے بہت معاصی و عیوب پیدا ہوتے ہیں جیسا کینہ عقلمند کا - اور گستاخی نادان کی - اور زائل ہونا بردباری کا - اور دور ہونا شیرینی محبت کی - اور غافل ہونا خدا تعالی کے ذکر سے - اور سیاہی دل کی - آئی ح جھگڑا مت کر اپنے برادر کے ساتھ اور دل لگی مت کر اس سے ○ مگر کبھی کبھی مزاح کی رخصت ہی اگر خالی رہے کذب سے یہہ مردی ہی - اور از انجملہ استہزا یعنے ٹھٹھا کرنا ہی ایسا کہ حقارت کرے کسیکی اسکے عیبوں کو روبرو ذکر کرنے

سے از روے قول یا فعل کے جس سے دوسروں کو ہنسی ہو یہہ حرام ہی کیونکہ سبب ایذا کا ہوتا ہی۔ اور آیا ق تمسخر نکریں کوئی گروہ تم مین سے دوسرے گروہ کے ساتھہ شاید کہ وے بہتر ہوں تم سے۔ اور آئی ح جو کوئی عیب کرے مسلمان بھائی کا اس گناہ سے کہ جس سے وہ توبہ کیا ہو نہیں مریگا وہ عیب کرنیوالا جب تک کہ خود اُس گناہ میں مبتلا ہو۞ مگر ایسے کے ساتھہ کرسکے جو ٹھہرایا ہی اپنی ذات میں مسخرگی کو کہ خوش طبعی کیا جاتا ہی پس وہ داخل مزاح ہی۔ اور از انجملہ کسی کے بھید کو ظاہر کرنا کہ وہ دون ہمتی ہی اور اسمیں ایذا و حقارت غیر کی ہوتی ہی۔ آئی ح حلال نہیں ہی کسی مؤمن کو کہ کھولے اپنے مصاحب پر وہ چیز جو اُسکی ناپسند خاطر ہو۔ آئی ح جب کہا کسی نے ایک بات اور پھر اِدہر اُدہر دیکھا وہ امانت ہی ۞ اور از انجملہ وعدہ کرنا ہی قصد سے خلاف کرنیکے پس یہہ تین علامتوں سے نفاق کے ایک ہی۔ اور واجب ہی وفا کرنا ہر ایک وعدے میں جو سمجھا گیا ہو اُس وعدے سے جزم اور تاکید اگرچہ ساتھہ اُسکے لفظ انشاء اللہ تعالی کا بھی بولا ہو۔ آیا ق وفا کرو تم وعدوں کو۔ اور آئی ح وعدہ کرنا مانند دین کے ہی یا عطیہ کے ۞ اور معذور رکھا جاوے اگر وعدہ خلاف کرے بسبب کسی عذر کے پس ایسے کے حق میں آئی ح

خلاف وعدہ میں گناہ نہوگا اگر نیت وفا کرنیکی ہو۔ لاکن وہ بھی وعدہ خلافی کی صورت میں رہنے سے بہتر ہی کہ وعدہ کرنے سے احتراز کرے۔ اور ازانجملہ دروغ گوئی سو وہ حرام ہی۔ مگر جسوقت کہ اسکو چھوڑنے میں اُس سے بڑی قباحت واقع ہووے جیسا بھیدوں کے چھپانے میں اور انکار کرنے میں اُس مکان کے جاننے سے کہ جسمیں کوئی چھپا ہو ایسے ظالم کے خوف سے جو اُسکے قتل کا ارادہ رکھتا ہی۔ یا آنکہ بہ نسبت سچ بولنے کے اسمیں خوبی ہو جیسا صلح کرنا میانجی کا درمیان دو کے کیونکہ احادیث میں کذب کے حرمت سے استثنا آئی ہی جنگ میں اور صلح کروانے میں اور اپنی جورو کے ساتھ بات کرنے میں اور دروغ جایز نہیں ہی درصورت مساوی رہنے دونو جانب کے کیونکہ اصل اُسکا بد ہی اور بہتر ہی چھوڑنا اُسکا اپنے ذاتی حاجت میں نہ کہ غیر کی حاجت میں اگر ممکن ہو ترک اُسکا کیونکہ جھوٹھہ مباح ہونے کے اُمور کی پہچانت بہت دشوار ہی۔ اگرچہ دروغ کنائے سے بھی ہو کیونکہ اسمیں بھی کسیکو گمان دروغ پر ثابت رکھنا اور غلطی میں ڈالنا ہی۔ اور اگر ترک ممکن نہو پس کنائے سے ادا کرے جیسا کسی بات کے انکار میں یوں کہے کہ خدائے تعالی جانتا ہی اسکو جو میں کہا ہوں اور صحبت کی انکار میں یوں کہے کہ جب سے میں

ملہ یعنے درصورت کذب و صدق کا نفع و نقصان برابر رہے ۱۲

تجھ سے جدا ہوا نہیں اُٹھایا ہوں پہلو پیا چھوٹنے پر سے مگر وہ جو اٹھایا اللہ تعالے
بعد ازاں کذب تصریح سے کرے - اور دونوں صورت میں نیت معتبر ہی
اور دل سے فتوی طلب کرنا ہی - اور بعضے انواع کذب سے بے پروائی کرنا عدد
کی زیادتی میں ہی مبالغے کے ساتھ ایسا کہ کہے میں سو بار کہا ہوں پس گنہ
گار ہوتا ہی اگر ایک ہی بار کہا ہو یا مانند اس کے - اور گناہگار نہیں ہوتا
ہی درصورتیکہ حد معہود سے تجاوز کیا ہو - باین کلام میں مبالغے کی عادت
نہ رکھے کیونکہ اُس سے گناہ میں گرنیکا اندیشہ ہی - اور جھوٹ کے اقسام سے
کھانیکی خواہش کو چھپانا ہی - آئی ح بھوک کو اور جھوٹھ کو جمع مت کرو ۞
اور بری جھوٹھ قسم میں ہی کیونکہ وہ گناہ کبائر سے ہی اور اسمیں بھی تجاوز روے
مثال کے کہے کہ اللہ تعالی جانتا ہی یہ کہ تحقیق ایسا ہی ہی کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام
سے مروی ہی کہ ویسا کہنا بڑے گناہوں سے ہی - اور اخبار اور رویا میں
جھوٹھ کہنا بھی ویسا ہی ہی کیونکہ یے دونوں بڑے بہتانوں میں محسوب ہیں
اور از انجملہ غیبت کرنا اس باب میں آئی ح یاد کرنا تیرا بھائی کو اپنے ایسی
صفت سے کہ وہ مکروہ جانے اُسکو ۞ اور بطور اجمال کے کہنا جائز ہی -
آئی ح کیا حال ہی لوگوں کا جو ایسا کرتے ہیں ۞ مگر ایسا اجمال کہ جس سے

حاشیہ:
سلہ الکذب بالکلام ... کلام نہ نکلا ہو ۱۲
سلہ اعتبار نیت کی ہی ۱۲
سلہ عادت و محاورہ ... سے تجاوز کیا ہو ۱۲
سلہ لا یجتمع ... اسما بنت عمیس سے
سلہ احادیث ۱۲
سلہ غیبت کی ... مغنی میں ہے
سلہ ... مسلم ... ابوداؤد و عائشہ سے

شخص معین سمجھا جاوے جائز نہیں جیسا کہے کہ ایک جماعت آج کے دن مجھ پر سے گذری جسکا ایسا حال تھا اور غیبت کے اقسام ہیں صراحۃً زبان پر لانا اور تعریض یعنے کنایۃً بیان کرنا کہ فلانے کا توبہ خدا تعالیٰ قبول کرے۔ مگر ہی اللہ تعالیٰ کا جو نگاہ رکھا مجھکو صحبت سے بادشاہ کے۔ اور ہاتھ سے اشارہ کرنا۔ آئی ح نام دہر نا اشارے سے ساتھ عیب کے غیبت ہی اور آنکھ سے اشارہ کرنا اور کسی کے معیوب کام کو بطور نقل کے بتلانا اور ہر ایک حرکت جو خبر دیوے غیبت سے یے سب حرام ہیں۔ آیا ق غیبت کرے بعض تم میں سے بعض کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم میں یہہ کہ کھاوے گوشت اپنے برادر میت کا ○ اور آئی ح غیبت کرنا سخت تر ہی تیس بار زنا کرنے سے اسلام میں ○ اور سبب غیبت کا تشفی پانا غصے سے اور یاروں کی موافقت کرنا خوف سے اپنے کو گران سمجھنے کے اور ایک برے کام سے اپنے کو پاک بتلانیکے لئے اسکی نسبت غیر کے طرف کرنا۔ اور اپنے اوپر کو دوسرا شخص ذکر کرنے سے بچانے کے لئے آگے ہی اس شخص کی بدی بول بیٹھنا اور بڑائی اور حسد اور مسخری اور مانند اسکے اور علاج اسکا یاد کرنا ان مواعید کو جو اس باب میں وارد ہوئے ہیں اور دفع کرنا سبب غیبت کو ان اعمال سے جو بر موقع بیان کئے گئے ہیں اور غیبت کی رخصت ہی مظلوم کو

[حاشیہ:] تنبیہ ۱۲ غنیۃ ۱۲ و ۲ فتح الباری ۱۲ ترتیب ۱۲ تنبیہ ۱۲ ... بعضکم بعضا ... لا تغتب ... احیاء العلوم ... من شین ... فی الاسلام ... حق نصیبۃ من ۱۲

آیا ق دوست نہیں رکھتا ہی اللہ تعالی بد بات کا ظاہر کرنا مگر اُس شخص سے جو ظلم کیا گیا ہو۔ اور آئی ح تحقیق حقدار کو بات کرنیکی جاے ہی ۞ اور نامشروع کام کے بدلے کے لئے مدد چاہنے میں۔ اور کسی گنہگار کو درست کرنے کے لئے یہہ مروی ہی اور مفتی سے فتوی طلب کرنے میں کیونکہ منع نہیں کئے گئی ہند ابوسفیان کے بخل کو ذکر کرنے سے اسکا مال بے اطلاع لینے کو اور اسمیں بھی کنایۃً بیان کرنا بہتر ہی۔ اور ایسے کو ڈرانے میں جسکا فسق یا ضرر غیر کے طرف سرایت کرنیکا اندیشہ ہو۔ آئی ح بیان کرو تم فاجر کی بدی تاکہ لوگ اُس سے احتراز کریں۔ آئی ح لاکن معاویہ مرد درویش ہی کچھ مال اُس کے پاس نہیں اور ابو جہم نہیں الگ کرتا ہی عصا کو اپنے عیال سے نکاح کر تو اسامہ بن زید کتیں ۞ اور مشہور رہنے میں کسی کے معیوب نام سے جیسا شب کور اور لنگڑا ایس اُسکا بھی ترک اولی ہی اور برملا فسق کرنے والے کے حق میں۔ آئی ح جو کوئی حیا کا پردہ اپنے منہہ پر سے گرا دے پس کر اسکی غیبت نہیں ۞ اسی طرح اور کوئی غرض صحیح سے غیبت کی رخصت ہی۔ اور اصل اسمیں دل سے فتوی لینا ہی اور از انجملہ چارہی بولنا ہی یعنی غیر کے حق میں کہے گئی نالائق بات کو اُسکے پاس پہنچانا سو وہ حرام ہی۔ آیا

ن قولہ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم ۱۲
ان لصاحب الحق مقالا ۱۲ بخاری
منع نہیں فرمائے حضرت ہند زوجہ ابوسفیان کو بخیل کا مال لینے
فتوی پوچھنے میں
اذکروا الفاجر بما فیہ یحذرہ الناس ۱۲ طبرانی
فاطمہ بنت قیس کو فرمایا معاویہ صعلوک لا مال لہ واما ابو جہم فلا یضع العصا عن عاتقہ انکحی اسامۃ بن زید ۱۲ مسلم

حضرت فاطمہ بنت قیس نے فرمایا حضرت سے کہ جب زوج میرا طلاق دیا ہی تو معاویہ اور ابوجہم نے پیغام نکاح بھیجا ہی آپ نے ارشاد کیا ہی
من القی جلباب الحیاء عن وجہہ فلا غیبۃ لہ ۱۲ ابن عدی
یعنی شرعی کسی امانت کی خیانت

ق اطاعت مت کر غیبت کرنیوالے چغلی کے لئے جلنے والی کی ○ اور آئی
ح آگاہ رہو میں خبر دیتا ہوں تمکو تمھارے میں کے بدتروں کی کہ جانیوالے
ہیں سخن چینی کو ○ اور سبب چغلی کا ارادہ شرارت کا ہی قائل کے حق میں پانے
والے کے پاس اپنی دوستی ظاہر کرنیکا یا خوش حالی دلانیکا پس سامع پر لازم
ہی کہ اُسکو جھٹلاوے کیونکہ چاڑی خور فاسق ہی اور ویسے کا کلام قبول
کرنے کے قابل نہیں۔ اور از انجملہ باہم دشمنی رکھنے والوں کے ساتھ ہر ایک کی
مرضی خواہ بات کرنا سو یہہ نفاق ہی۔ آئی ح جسکو دنیا میں دو روئی
رہے سو اُسکو آخرت میں دو زبان ہوینگے ○ اور از انجملہ لوگوں کی مدح کرنا
کہ وہ ضرر دیتی ہی مدح کرنیوالیکو کیونکہ منع ہی فاسق کو خوش کرنا اور ریا سے
کہنا اور جھوٹ بولنا۔ آئی ح ضرورت ہو جاوے کسی ایک کو تمھارے
کہ ہو کسی کی مدح کرنیوالا تو یوں کہے کہ میں فلانے کے حق میں ایسا گمان کرتا ہوں
اور ضرر دیتی ہی ممدوح کو بھی بسبب پیدا ہونے برائی اور غرور کے۔ آئی ح
کاٹا تو گردن اپنے بھائی کی اگر وہ تیری مدح کو گوش قبول سے سنا ہو کہ تو فلاح
نپاویگا ○ اور اگر مدح سے ضرر نہو تو مدح کرنا مستحب ہی۔ آئی ح میں
فرزندان آدم کا سردار ہوں اور مجھکو فخر نہیں ○ یعنے میں ایسا جو کہتا ہوں

بطور امتثال امر حق کے ہی نہ از راہ بڑائی کے - آئی ح اگر وزن کیا جاوے
ایمان ابوبکر کا ساتھ ایمان تمام عالم کے البتہ غالب ہوگا ۞ اور از انجملہ ممنوع الفاظ
سے بات کرنا - جیسا ماباپ کے نام کی قسم کھانا - اور انگور کا نام کرم بولنا -
اور کسی سے یوں کہنا کہ وہ جو چاہا خدا تعالیٰ اور تو چاہا - اور بردے کو عبدی اور
باندی کو امتی اور صاحب کو ربی اور بی بی کو ربتی بولنا - لیکن ایسا کہنا بہتر
ہی - وہ جو کچھ کہ چاہا خدا تعالیٰ پھر تو جو چاہا اور غلامی و جاریتی اور سیدی
اور سیدتی اور مثال اسکے - اور از انجملہ عام لوگ سوال کرنا ایسے باتوں میں
جنکا سمجھنا انپر دشوار ہو جیسا روح کا بھید اور صفات الٰہی کے حقائق یا
مضر ہو جیسے قضا و قدر کے بھید - اور جیسا گمان سے کوئی بات بولنا جیسا
جس سے کہ دل آگے کے حال کو بدل دیوے - آیا ق پرہیز کرو تم اکثر
گمانوں سے ۞ مگر جسوقت کہ خبر دیا کوئی مرد عادل اور درمیان انکے دشمنی
نہ رہنا معلوم رہے - اور کوئی سبب دوسرا بھی ہو - پس معذور رکھا جائیگا
کیونکہ ایسے مخبر کو دروغ گو سمجھنا بھی بدگمانی ہی اور جیسا گمان سے جاسوسی
کرنا کہ اسمیں پردہ دری ہی - آیا ق جاسوسی مت کرو تم ۞ اور جیسا
گمانی بات کو سنا - آیا ق جبکہ بیہودہ بات سنتے ہیں منہہ پھیر لیتے ہیں

اُس سے ○ آئی ح کہ سننے والا شریک ہی بولنے والیکا ○ اور اُسکے سننے
میں وسوسوں کو اٹھا بٹھلاتا ہی - اور جگہہ دینا اُنکو اپنے نفس میں - اور نہیں ہی
قصاص غیبت اور گالی اور جاسوسی وغیرہ میں کیونکہ وہ منحصر ہی حکم شرع پر
اور آئی ح اگر کوئی تجھکو سرزنش کرے اس عیب سے جو تجھ میں ہو تو
اُسکی سرزنش مت کر اُس عیب سے جو اُسمیں ہو ○ اور بعض کہے ہیں کہ مقابلہ کرسکے
ایسی چیز سے کہ جسمیں دروغ نہو اور ترکِ مقابلہ کرنا اولیٰ ہی - اور تحقیق یہہ بات
ہی کہ اشعار کا پڑہنا اور سننا اِسلئے حرام نہیں کہ وہ سبب لذت ہی والا
ہر قسم کی لذت حرام ہوجاتی اور نہ بسبب موزونیت کے والا بلبل اور قمری
کا آواز سننا بھی حرام ہوجاتا کیونکہ مَطلع اور مقطع اُسکا موزون ہی اور نہ
بسبب مفہوم ہونے اُسکی معنی کے وگرنہ سب مفہومات حرام ہوجاتے یاد
رکھہ اسکو پس اصلِ شعر کلامِ مباح ہی اور اُسکا پڑہنا بھی مروی ہی اور ممانعت
اسی میں مشغول ہوجانے والے کے لئے جو آئی ہی اس سبب سے کہ وہ لایعنی
شغل ہی - اور آئی ح ہر آئینہ پیٹ بھرنا کوئی ایک تم میں پیپ سے یہاں
تک کہ فاسد ہوجاوے بہتر ہی اُس سے جو شعر سے بھرے ○ اور فحش گوئی
اور ہجو یا بہتان پر مشتمل ہونے کے سبب سے مثل اشعار کفار اور مبتدعہ کے -

بیان مدح

اور جائز ہی ہجو کفار کی جیسا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہجو کئے اور حکم کئے گئے
تھے اسبات پر۔ اور جائز ہی مدح میں مبالغہ کرنا اگر صفت مذکور ممدوح میں موجود
ہو کیونکہ وہ جھوٹ نہیں بسبب ہونے اعتقاد مادح کے اس پر۔ اور بسبب اسکے
کہ مبالغے کا سننا پی در پی سلف سے خلف تک بے انکار چلا آتا ہی۔ اور
تعریف رخسار اور قامت اور زلف وغیرہ کی فتوے کے رو سے جائز ہی
درصورتیکہ قاری وسامع کسی عورت معینہ کو نہ ٹھہرا لیوے۔ لاکن اپنی بی بی
یا باندی کا ارادہ رکھے تو مضائقہ نہیں۔ یا اگر کوئی عارف مراد لیوے سیاہی
سے زلف کے گناہوں کی تاریکی کو اور رخسار کی سفیدی سے طاعت کے
نور کو اور وصال سے لقائے الٰہی جل شانہ کو اور فراق سے بعد وحجاب اور
انواع عذاب کو۔ اور اشعار کے گانے میں سخن اقرب بہ ثواب یہہ ہی کہ نظر

تغنی

اسکی تاثیر پر ہے پس وہ مستحب ہی درصورتیکہ شوق دلاوے طرف حج یا جہاد
فرض کے۔ اور اگر فرض نہوں اور ماں باپ حکم نہ دیں یا راہ میں ہلاکی کا خوف غالب
رہے اور مانند اسکے تو راگ جائز نہیں۔ اور مستحب ہی اگر دینی امورات کے
تقصیرات کا غم لاوے جیسا داؤد علیہ السلام سے مروی ہی۔ اور جیسے وے
اشعار کہ پڑھتے ہیں واعظان منبروں پر۔ اور مستحب ہی اگر اللہ تعالیٰ کی محبت

بر ہا وے۔ اور مباح ہی زیادہ کرے خوشی کو جن اوقات میں کہ خوشی کرنا مباح
ہو جیسا عید اور نکاح اور ولادت اور ختان اور ختم حفظ قرآن کیونکہ ان میں
خوشوقتی ماثور ہی اور مباح ہی اگر شوق دلاوے طرف اپنے بھائیوں کے
یا زوجہ وجاریہ کے۔ اور حرام ہی درصورتیکہ شوق زنا کا دلاوے یا کسی ہوتی
یا گذشتہ بلا کا غم دلاوے۔ آیا قسم غم نہ کھاؤ تم اوپر اُس چیز کے جو تم
سے فوت ہو چکی اور ادنی مرتبہ راگ سننے کا خواہش نفسانی کے قصد سے
ہی سو وہ شیطان کے ورغلانے سے ہی۔ پھر لہو ولعب کے ارادے
سے جسمیں ہمیشہ مشغول رہنا گناہ ہی۔ تیسرے پیچھے نفس کو راحت پہنچانے اور اُسکے
ملال کو جو کثرت عبادت سے ہو دفع کرنے کے لئے اور معاملہ الٰہی میں
نفس کا حال قائم رہنے کے امتحان کے واسطے اور شرط ہی اس میں کہ رعایت
طریقۂ سلف کی کرے ایسا کہ معانی الفاظ کو حمل کرے اُسپر جو لائق شان
الٰہی کے ہو پھر راگ سنا فقط اللہ تعالی کی محبت کے لئے ایسے کے حق
میں ہی جو فانی ہوا ہو اپنے حظوظ نفسانی سے۔ اور ماسوائے حق تعالی
سے غائب ہوا ہو یہاں تلک کہ اپنے حضور سے بھی بے خبر رہے۔ اسی
راگ سے وجد پیدا ہوتا ہی۔ پس وجد وہ ہی کہ لاتا ہی دل پر شوق اور

خوف اور غم اور بیقراری کو۔ اور فائدہ بخشتا ہی صفائی دل اور حصول علم و مکاشفہ اور بہت سے چیزونکا جنکی تعبیر ممکن نہیں جیسا کہ صباحت و ملاحت کا بیان دشوار ہی۔ اور بناوت سے وجد کرنا بد ہی بسبب ریا کے۔ مگر حقیقت کو پہنچنے کے ارادے سے ہو تو مضائقہ نہیں کسواسطے کہ آئی ہی ای بار یتعالی نصیب کر مجھکو محبت تیری اور محبت اسکی جو دوست رکھے تجھے اور محبت اُس کی جو نزدیک کرے مجھے طرف تیری محبت کے ۞ اور اِس واسطے کہ گذرا حکم بناوت کے رونیکا تلاوت کے بیان میں کیونکہ یہہ بات ظاہر ہی کہ ہمیشہ ایک شی کا ذکر کرنا اور اُسپر نظر کرنا اور اسکے فضائل میں فکر کرنا اسکے عشق کے طرف پہنچنے کا سبب ہوتا ہی یہاں تک کہ نجات اس سے دشوار ہو اور حق راگ سنے کا یہہ ہی کہ گانے والا ایسا نہو کہ جسکے جانب نظر کرنا حرام رہے۔ مگر سنے والا ایسا بوڑہا کہ شہوت سے امن پایا ہو۔ مثال بوسہ لینے روزہ دار کے۔ اور ساز نرہے کیونکہ وہ شرابیوں کے شعار سے ہی پس ساز حرام ہی بسبب تبعیت شراب کے۔ جیسا اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کرنا اور اُسکے ران پر نظر کرنا ہی۔ اور اِس لئے کہ ساز یاد دلاتے ہیں اور شوق لاتے ہیں شراب خواری کا مانند یاد دلانے طرف مرکفت اور صنم کے اور بھی ساز ولہا

کے ساتھ راگ گانے میں اہل فسق کے ساتھ تشبیہ ہی - مانند جمع ہونے چند لوگ کے اور حاضر لانے آلات طرب کے اور کھڑے کرنے ساقی کے واسطے دور کرانے سکنجبین کے جو مشابہ فُسّاق ہی - برخلاف اُسکے دف اور طبل کا بجانا مضایقہ نہیں - اور راگ قرآن کا نہووے کیونکہ جائز نہیں اُسمیں آواز برابر کرنے کے لئے مدکی جگہہ قصر اور قصر کے مقام میں مد کرنا - اور اِس لئے کہ منع نہیں کر سکتے ہیں کسی آیت سے جو موافق مزاج سُننے والے کے نہو مانند احکام معاملات وحدود کے - اور اِس لئے کہ اُسکے ساتھ تھالی اور دف بجانا جائز نہیں - اور اُسکے خاطر کو پھیرنے والی چیز واقع نہو خواہ زمان جیسا وقت نماز کا اور کھانے کا - خواہ مکان جیسا رہگذر خلائق کا اور جہان کہ بد شکلیں یا بدبوئی ہو - خواہ یاران جیسا مغرور کہ جسکی رعایت ضرور ہووے - اور بہ تکلف ناچنے کودنے اور کپڑے پھاڑنے سے تشویش دینے اور ایسا زاہد جو باطن میں خالی رہے - اور راگ میں ذوق نہیں رکھنے والا - اور ایسا جاہل جو شان الٰہی کے ساتھ مناسبت نہیں رکھنے والی معنی پر حمل کرنیوالا ہو - اور ایسا شخص جو دل اُسکا دنیا کی محبت و شہوت آلودہ رہے - اور راگ کے ساتھ لہو ولعب کرنیوالا ہو

اور راگ سننے حضورِ دل سے۔ اور ہر اور ہر اور لوگوں کے صورت پر نہ دیکھے۔ اور متوجہ رہے اپنی ذات سے طرف مراعاتِ قلبی کے۔ اور طرف اُس چیز کے جو دل پر کھلتا ہی۔ اور فکر میں ڈوبے ہوئیکے سر کیا بیٹھے۔ اور پرہیز کرے ایسی چیز سے جو پریشانی میں ڈالے۔ جیسا کھانسنا اور جمائی دینا۔ اور نامناسب کاماں کرے مثال تھاں مارنا اور ہاتھ پانوں ہلانا اور ناچنا اور کپڑے پھاڑنا وغیرہ کے۔ مگر جبکہ ہو جاوے مغلوب العقل ایسا کہ اپنے فعل کی خبر نہ رکھے۔ یا اُس سے باز رہنے کی طاقت نہ رہے بسبب واقع ہونے ہیبت یا عظمت و حیا اور مانند اُسکے سو اِس حالت میں معذور رکھا جاتا ہی جیسا غالب آئی تھی حمیت دین کی اوپر عمر رضی اللہ عنہ کے سال صلح حدیبیہ میں اور جسدن کہ موے تھے عبد اللہ ابن اُبی یہاں تک کہ انکار کئے صلح کی اور نماز پڑھنے کی اوپر جنازے اسکے۔ اور دعا کرنے سے اور انکے قبر پہ کھڑے رہنے سے۔ اور بھی غالب آئی تھی محبت حضرت صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی اوپر ابی طیبہ رضی اللہ تعالی عنہ کے یہاں تک کہ پیئے خون آنحضرت کا جو نکالا گیا تھا سینگھی لگانے سے۔ لیکن وصفِ مغلوبیت نوعی قصور ہی کیونکہ برتر ہی قدر اہل کمال کی اُس سے خصوصاً منزلت پیغمبروں کی کیونکہ

وے لوگ اصحاب شرائع اور ارباب تکمیل ہیں۔ اور موافقت کرے بھائیوں
کی اٹھنے میں اور دستار اتارنے میں اگر عادت رہتی ہے[۵۱] کیونکہ انکی مخالفت موجب
پریشانی ہی۔ اور خوش کرنا انکو موافقت کرنے میں ان چیزوں کے جنکی نہی
نہیں آئی اور بعد زمانہ صحابہ کے اسکی عادت ہو چکی بہتری ہی اگرچہ وہ بدعت
ہو۔ اور اخفا سے کریں اسکو تا عوام اقتدا کریں اور اسکو ظاہراً منع کرے
کیونکہ اسمیں[۵۲] بہتونکو ضرر ہی۔ بسبب اسکے کہ اعانت کرنیوالی خواہش نفسانی کی
ہی۔ اور راگ سے پرہیز کرتے ہیں وے لوگ جو معرفت و محبت حق
میں کامل ہو چکے ہوں۔ کیونکہ وے تحریکات بیرونی سے بے پرواہیں۔
مگر اہل مجلس کو خوش کرنیکی نیت سے اور دوسرونکو ضبط اعضا کی تعلیم کرنے
شریک محفل ہوتے ہیں باوجود کمالیت حال کے۔ اور سلامت روی پرہیز
کرنے میں ہی بسبب اسکے کہ راگ کے حکم میں اختلاف ہی۔ اور جواز کے
شروط متحقق ہونا نادر۔ اور نفس و شیطان کے مکر و فریب کو پانا دقت ہی۔

دسواں باب ڈھیل کرنے اور بردباری رکھنے اور تقصیرات سے درگذر کرنے اور خیر خواہی کرنے کے بیان میں۔

[۵۱] جیسا حلقہ باندھ بیٹھنا اور بے محل اٹھنا دستار اتارنا اور بیٹھنا وغیرہ حالات سلف صالحین سے ۱۲

[۵۲] راگ کے شغل میں ۱۲

موافقت در بدعت حسنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِناءَت یعنے دھیماپن ایک باطنی خصلت ہی جو کاموں میں احتیاط کا سبب
ہوتی ہی - اور تَاَنّی یعنے کسی کام میں داخل ہوئے بعد اناءت کی پیروی کرنا
ہی - اور توقف ٹھہر رہنا قبل کسی کام میں دخل دینے کے - اور اناءت کا
خلاف عَجَلَت یعنے جلدی کرنا ہی سو وہ کوئی بات یا کام دل میں گذرتے
ہی کر بیٹھنے کا سبب ہوتا ہی - اور استعجال اسکی پیروی ہی - آئی ح
جلدی شیطان سے ہی ۞ مگر کنواری لڑکی کو نکاح کردینے اور قرض ادا کرنے
اور میت کی تجہیز وتکفین کرنے اور مہمان کی ضیافت کرنے اور گناہوں سے
توبہ کرنے میں جلدی کریں - پس آفات جلدی کرنے کے مطلوب سے
محروم رہنا ہی - کیونکہ جو کوئی کسی ایک مرتبے کو پہنچنے میں یا دعا کے مقبول
ہونے میں اسکا وقت آنے کے اگلے جلدی کریگا بسبب ملالت کے اُسکو
چھوڑ دیگا - اور جو کہ ظالم سے بدلہ لینے میں جلدی کریگا بددعا دینے سے
اپنے حق کو باطل کریگا - اور شبہ حرمت میں پڑتا ہی - کیونکہ اصل تقویکا
غور سے نظر کرنا ہی ہر چیز میں - اور غضب میں زیادتی کرنا ہی وہ بدی ہی
آئی ح غصہ بگاڑ دیتا ہی ایمان کو جیسا خراب کرتا ہی صبر شہد کو ۞

جلدی کے کام

آفات جلدی

اور غضب ایک جوش ہی خونِ دل کا بدلہ لینے کے لئے - اور اسمیں درجہ محمود
اعتدال ہی جو ضبط کریں اسکو نیچے حکم شرع اور عقل کے - پس غصے کو مطلق
گھٹا دینا بھی خراب ہی جیسا حد سے بڑھانا اسکا - آیا ق وے سختی
کرنے والے ہیں کفار پر ○ اور آیا ق مت کیجو اُن دونوں پر شفقت دین
میں اللہ تعالی کے ○ اور اکھاڑ دینا غصے کا ممکن ہی زائل ہونے میں اُن
چیزوں کے جنکی احتیاج رکھتا ہو - نہ کہ اُن چیزوں میں جنکی حاجت رکھتا
ہو جیسا کوئی غذا جس سے بجھاویں اپنی اشتہا - اور کپڑا جس سے ڈھانپیں
اپنا بدن - اور گھر جو دفع کرے گرمی اور سردی کو - اور کوئی کتاب جو مطالعہ کریں
اسکو - کیونکہ اِن چیزوں سے دل کو فارغ کرنا دشوار ہی - مگر وہ شخص
جسپر غالب ہوئی ہو توحید - کیونکہ وہ دیکھتا ہی خلائق کو مسخر الٰہی جیسا قلم
ہاتھ میں کاتب کے - یہہ کسر غضب ہی جسکا اثر چہرے پر بھی ظاہر ہووے

سبب غصہ

اور سبب غصے کا غرور اور بڑائی اور ٹھٹھول اور مسخری اور ستانا اور حرص
ہی - اور علاج ہر ایک کا بر مقام اُس اُس کے مذکور ہی - اور غصے کا

علاج غصہ

علاج اجمالی یہ ہیں - کہ وضو کرے اور اپنے بندے پنے کو یاد کرے
اور کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے بیٹھا ہو تو ٹیکا لگاوے اور ٹیکا لگایا ہو تو

لیٹ جاوے اور رخسار کو زمین سے لگاوے یہ سب مروی ہیں۔ اور یوں ہی کر یگا
حکم آیا ہی۔ کیونکہ غصہ ایک چنگاری ہی دل میں۔ آنکھ سرخ ہونا اور گردن کے رگیں پھولنا
اسکی دلیل ہی۔ اور حالت اصلی پر آنیکی دعا کرے۔ اور خدا تعالیٰ سے پناہ ڈھونڈے
اور اُسی سے مدد چاہے اور حلم و برداشت کرنے کے ثواب کو جانے۔ آیا ق
پی جانے والے غصے کے ۞ یعنے برداشت کرنیوالے۔ اور آئی ح جو کوئی
تھامے غصے کو اپنے ٹھہر اویگا اللہ تعالیٰ اُس سے عذاب اپنا ۞ اور آئی ح
تحقیق مسلمان بسبب حلم کے پاویگا درجہ روزہ دار نماز گزار کا ۞ اور جانے شدت غضب
کو خدا کے قادر کے اور اُسکی کمال قدرت کو اور اُسکے رسوا کرنیکو روز قیامت
میں اور تشبیہ دیئے جانیکو حلم والی کے ساتھ انبیا اور اولیا کے اور غصے والیکو ساتھ
درندے موذی کے۔ اور جانے اپنی صورت بدل جانیکو۔ اور ارادۃ اللہ پر غالب
ہونے میں عاجز رہنے کو۔ اور غضب کیا گیا شخص اپنے سے بدلہ لینے کو۔ اور غصے
سے گناہان پیدا ہونیکو۔ کہ زبان سے فحش و سب۔ جوارح سے مار دھاڑ اور
زخم و قتل اور دل سے کینہ کپٹ واقع ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ صفات بد اور نالائق
ہیں۔ آئی ح مومن کینہ ور نہیں ۞ اور علاج کینے کا غصے کو اکھاڑنا ہی۔
اور یاد کرنا اُن باتوں کو جو وارد ہوئے ہیں عفو کی فضیلت میں جیسا آیا ق اختیار

والکاظمین الغیظ
ح م ع ہ ت ہ بن کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ
طب ان انس
ہ ان المسلم لیدرک بالحلم درجۃ الصائم القائم
طب وبن حبان اور طبرانی اور ابو یعلیٰ
ع ابن سینا بتغیر
ہ خذ العفو ب ع ح

کر عفو کو ٥ اور آیا ق ورگذر نے والے لوگوں سے ٥ اور آیا ق عفو کرنا تمھارا
نزدیک پرہیزگاری کے ہی ٥ پس عفو وہ ہی کہ چھوڑ دیوے اپنا حق جو دوسرے
پر واجب ہی۔ مگر قول ابی ضمضم کا جو کہے کہ تصدق کیا میں اپنی آبرو کتیں اوپر
تیرے بندگوں کے سو یہہ وعدہ ہی اور ایفا اسکا واجب نہ عفو۔ اور یا ذکرنا
اُن امور کو جن میں کینہ ور لوگ مبتلا ہیں خواہ مکروہ ہوں جیسا چھوڑ دینا
اعانت کو مسلمان کے اسکی وقت حاجت میں۔ اور اُس کے لئے دعا کرنے کو
اور پند گوئی کو۔ اور نرمی کرنیکو۔ آئی ح بہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا
ہی رفق کو ٥ خواہ حرام ہوں جیسا اُسکی غمی پر خوش ہونا۔ اور منہ پھیرنا
اور حقارت سے دیکھنا۔ اور غیبت کرنا۔ اور چھوڑنا پیوند قرابت کو اور ادا
حقوق کو اور نصیحت کو۔ اور نصیحت سو وہ ایک ارادہ ہی بقائے نعمت
کا حق میں مسلمان کے اُن چیزوں سے جن میں اُسکے لئے صلاح ہی جو پہچانے
جاتی ہی ظن غالب سے۔ یا مقید کرے اس ارادے کو شرطِ صلاح کے ساتھ
اور خلاف نصیحت کا حسد ہی سو وہ ارادہ کرنا زوالِ نعمت کا مسلمان سے جس نعمت
میں اُسکے لئے صلاح ہی۔ اور غیرت یعنے رشک وہ ہی کہ ارادہ کرے زوالِ
نعمت کا جسمیں اُسکی صلاح نہیں ہی۔ اور غبطہ وہ ہی کہ ویسی ہی نعمت اپنے کو

ملنے کی آرزو کرے اور دوسرے سے زائل ہونا نہ چاہے اور اسکو منافسہ بھی کہتے ہیں
اور حسد کرنا حرام ہی۔ اور آفات اُس کے ناپسند کرنا ہی نعمت دینے کو خدا تعالیٰ کے
اور اُس کے ارادے کو اور مسلمان کی راحت کو۔ اور مرتکب ہونا ہی گناہوں میں۔
مثل چاپلوسی اور غیبت اور بدخواہی کے۔ آیا ق پناہ مانگتا ہوں شر سے حاسد
کے جبکہ وہ حسد کرے ۞ اور رنج کھینچتا ہی دنیا میں۔ اور عذاب پاتا ہی آخرت
میں بغیر کسی منفعت کے۔ بلکہ نفع دیتا ہی محسود کو دنیا میں بسبب ضرر
اُٹھانے حاسد کے۔ اور آخرت میں بدلہ لینے سے۔ اور کوردلی و زیانکاری
ہی حاسد کی اس باب میں آثار آئے ہیں۔ مگر حسد حرام نہیں نعمت میں کافر
اور فاسق کے۔ کہ وے کمک لیتے ہیں اُس نعمت سے اوپر فسق کے۔ کیونکہ
یہہ شخص کراہت کرتا ہی اُسکی نعمت کو اسلئے کہ وہ فسق و فساد کی ہتھیار ہی
نہ اس سبب سے کہ وہ نعمت ہی۔ اور غیرت حرام نہیں۔ آئی ح آیا تعجب
کرتے ہو تم غیرت سے حالانکہ میں بڑا غیرتمند ہوں اُس سے اور خدا تعالیٰ زیادہ
غیرتمند ہی ہم سے ۞ اور غبطہ بھی حرام نہیں۔ آیا ق بس آرزو کریں آرزو
کرنیوالے ۞ اور آئی ح وے دونوں برابر ہیں اجر میں ۞ (فرمائے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ بات حق میں اس شخص کے جو کہا کہ اگر ہوتا مجھکو مال

مانند مال فلانے کے البتہ عمل بیچ اسکے ہوتا میں اسمیں مانند عمل اُس شخص کے) پس جسکام میں کہ غبطہ کیا جاوے اسکا اور اُسکے غبطے کا ایک ہی حکم ہی از روے حرام کے ہو یا اباحت کے یا وجوب کے یا استحباب کے ۔ اور سبب حسد کا نفس کی پلیدی ہی کہ وہ ایک بیماری ہی قدیم ۔ کیونکہ وہ جبلّی ہی ۔ اور رغبت کرنا ہی نعمت میں غیر کے جیسا سرداری اور ڈرنا ہی فوت ہونے سے مقاصد کے جیسا عورتوں کو اپنے سوکنوں کے ساتھ اور عداوت کرنا ہی اور اپنے کو بناوٹ سے اچھا سمجھنا ہی پسند نہ آنے سے بزرگی غیر کے ۔ اور تکبر اور عجب کرنا غلبہ پانے سے ایسے کے جو برابری رکھے ساتھ اپنے ۔ اسی سبب سے حسد بہت واقع ہوتا ہی درمیان قرابت داروں کے بسبب زائد رہنے حقیقت مساوات کی درمیان اُن کے ۔ نہ علماے آخرت میں ۔ آیا ق نکال لئے ہم اُس کو جو اُنکے سینوں میں تھا حسد سے مانند بھائیوں کے تختوں پر مقابل بیٹھے رہینگے ۝ اور علاج ہر ایک سبب حسد کا ضد اُسکا ہی ۔ اور یاد کرنا آفاتِ مذکورہ کو ۔ اور وہ جو کچھ کہ وارد ہوا ہی اُسکی بُرائی میں ۔ اور وجوب کو موالات مومن کے اور رعایت کو حقوق اُسکے ۔ اور بلندی مرتبت کو اُسکے اور دوسرے فوائد کو مثل ایک دوسرے کی مددگاری اور برکت جماعتِ مسلمانوں کی ۔

باب گیارھواں گوشہ نشینی اور گمنامی اور مذمت کو دوست رکھنا اور مدح کو ناپسند کرنے کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوشہ نشینی میں کئی فوائد ہیں فراغتِ خاطر ہی عبادت کے لئے کیونکہ لوگ باز
رکھنے والے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ حرا میں گوشہ نشینی اختیار
فرمائے تھے۔ پس فارغ دلی اور لوگوں سے اختلاط یہ دونوں جمع ہونا متعذر
ہی۔ مگر اُس شخص کے لئے جو مستغرق رہے اُسکا باطن خدا تعالی کے طرف
کیونکہ وہ غائب رہتا ہی بدل خلائق سے اور حاضر رہتا ہی بزبان اُن کے
ساتھ۔ اور گناہوں سے خلاصی حاصل ہوتی ہی جیسے ریا اور غیبت اور
بدعت مثلاً کسی سے پوچھنا کہ کیف اصبحت عافاک اللہ یعنے کیونکہ صبح کیا تو خدا
تعالی تجھے عافیت دیوے۔ اور نجات ہی گناہوں کے دیکھنے سے۔ کیونکہ اُس
سے سبک جاننا گناہوں کا ہوتا ہی اور دوری ہی ہمنشینی سے بدوں کے
اور صحبت کو تاثیر ہی۔ آئی ح بد ہمنشیں کی مثال مانند چولے لوہار کے ہی
اور پناہ ہی فتنوں سے۔ آئی ح لازم پکڑ اپنے گھر کو اور مالک ہو
اپنے زبان کا اور کر وہ کام جو تو جانتا ہو اور چھوڑ دے وہ کام جو تو نہ جانتا

ہوا اور خاص کو حکم لازم کرلے اور عوام کے کاموں سے درگذر۞ (فرمائے یہہ حدیث جبکہ پوچھے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا حکم فرماتے ہو آپ مجھکو ایام فتنے میں) اور خصوصی ہی ایذا و شر سے لوگوں کے جیسا غیبت اور سخن چینی اور مخلصی ہی طمع کیا جانیکے سے کیونکہ رعایت حقوق کی مشکل ہی۔ جسمیں تضیع اوقات ہی اور فوت جماعت بھی۔ اور خلاصی ہی لوگوں کے ساتھ طمع کرنے سے۔ کیونکہ نظر کرنا زینت ہائے دنیا وی میں حرکت دیتا ہی حرص کو اور دوری ہی ملاقات سے ثقیل الطبع اور احمق لوگوں کے کہ وہ سخت ترین بلیات ہی۔ اور عزلت میں آفات بھی ہیں۔ محروم رہنا علم سیکھنے سے کہ وہ عزلت پر مقدم ہی۔ کیونکہ عبادت اور پرہیزگاری اسکی محتاج ہی۔ اور علم سکھلانے سے محرومی کہ وہ بھی عزلت سے بہتر ہی اگر ہووے وہ عالم آخرت ساتھہ رعایت حقوق الٰہی اور احتراز منہای کے جیسے ریا اور حب جاہ۔ پس آئی ان ۞ جب کوئی ایک فتنہ پیدا ہو اور خاموش ہے عالم پس اُسپر لعنت اللہ تعالیٰ کی ہی ۞ اور اگر دنیا عالم آخرت ہو تو گوشہ گیری بہتر ہی۔ جیسا کہ ہمارے وقت میں۔ کیونکہ جاتا رہا شغل علم آخرت کا اور اُسکا محل۔ اور متعذر ہو گئے رعایت حقوق۔ اور فتنے موج مارنے لگے اور فوت ہونا نفع لینا غیر سے از راہ کسب کے واسطے نفقہ کفایہ اپنے نفس کے یا

حاشیہ:

آفات عزلت

عو سعد ابی وقاص کے ... لوگوں اور ... انبیا ... ۱۲

جیسا ... اور افشاء ... ۱۲

عہ عبد اللہ بن عمر بن عاص ... ہی ۱۲

عہ اذا ظہرت الفتنة وسکت العالم فعلیہ لعنة اللہ ۱۲

عہ یعنی ... مسائل ... ۱۲

واسطے خیرات کے اور نفع غیر سے اور راہ کسب کے واسطے نفقہ کفایہ کے باوجودیکہ کسب بہتر ہی عمل ظاہر سے۔ اور محروم ہونا ادب سیکھنے سے ابتداے ریاضت میں اور دوسرے کو ریاضت کا ادب سکھلانے سے کہ وہ مانند علم سکھلانے کے ہی۔ اور محروم ہونا بھائیوں کی انست سے۔ کہ وہ مستحسن ہی واسطے دفع ملالت کے جو نفرت دلاتی ہی عبادت سے۔ اور محروم ہونا اقامت نماز جمعہ و جماعت سے اور مثل اسکے جیسا بیمار پرسی اور ہمراہی جنازہ۔ اور محروم ہونا تواضع سے کیونکہ عزلت کبھی باعث تکبر ہوتی ہی بہ سبب برکت جاننے خلق کے اس کی زیارت کو۔ اور محروم ہونا تجربات سے جو متعلق ہیں انسے وارث کے خوبیاں خصوصًا ریاضت۔ اور اصل فتوی طلبی ہی دل سے۔ اور حق عزلت کا یہ ہ کہ نیت رکھے خلائق کو اپنے نفس کے شر سے اور اپنے کو غیر کے شر سے باز رکھنے کی اور حقوق مسلمانان کی رعایت میں قاصر رہنے کے آفت سے بچنے کی۔ اور عبادت کے لئے دوسرے خیالات سے دور رہنے کی۔ اور اپنی چال چلن کو درست کرنیکی۔ اور خدا تعالی کی راہ میں چلنے کی۔ اور حق اسکا حاضر ہونا ہی جمعہ اور جماعت اور عید و حج اور علم کی مجلس میں اور جائز ہی ترک کرنا حاضر ہونے کو جبکہ آرزو آوے کوئی ایک حد لیکن جو نماز ادا ترزہے اسکے ترک کرنے سے پس اسے وقتیں بہتر ہی کہ ایسی جگہ میں سکونت

اختیار کرے کہ وسے ساقط ہو جاویں اور سالکان دین کے خانقاہوں میں سکونت کرنا
عزلت سالمہ اور جماعت کی برکت اور نیکی پر معاونت اور ادب لینے کا فائدہ دیتا
ہی۔ پس زبان حال فصیح تر ہی زبان مقال سے۔ اور آیا ق رہو تم ساتھہ راست
بازوں کے ⊙ اور طریق عزلت کی مستغرق رہنا ہی عبادت میں کیونکہ خلایق
انست لینا افلاس کے علامتوں سے ہی۔ اور ان سے قطع طمع کرنا ہی۔ اور
یاد کرنا آفات صحبت کو۔ اور اختیار کرنا گمنامی کا ہی جو بہت بڑی فضیلت رکھتی
ہی۔ آئی ح بہت سے بکھرے بال والے گرد و غبار کے بھرے دو میلے کچیلے کپڑے
پہنے ہوئے جنکا اعتبار نہیں کیا جاتا ہی اگر ویں سوگند کھاویں خدا تعالی کے
نام پاک کی تو البتہ راست کو کرتا ہی انکو اللہ تعالی ⊙ اگر بے خواست علو مرتبت کی
شہرت ہو تو وہ بد نہیں جیسا انبیا اور خلفا اور ائمہ ہدا کی ہوئی تھی۔ مگر اس میں
بھی فتنہ ہی واسطے کم قوت حالوں کے۔ آئی ح بس ہی مرد کو بدی سے
اسقدر کہ اشارہ کریں لوگ انگلیوں سے اسکے جانب دینداری میں اور دنیا
داری میں اسکے مگر جسکو کہ اللہ تعالی نگاہ رکھا ⊙ اور لاکن حب جاہ مذموم
ہی۔ آیا ق کہ یہہ سرائے آخرت بناینگے ہم اسکو واسطے ان لوگوں
کے جو نہیں چاہتے ہیں بزرگی کو اور نہ فساد کو زمین پر ⊙

اور اصل جاہ کا پھیلنا آوازہ نیکنامی کا ہی اور حقیقت جاہ کی مالک ہونا دلونکا ہی
کہ وہ باعث ہی حصولِ مقاصد کی - اور وہ جاہ محبوب تر ہی مال کیونکہ اس سے حاصل
کرنا غرض کا بہت آسان ہی اور محفوظ ہی چوری اور جھپٹ لینے سے کسیکے - اور
ترقی پذیر ہی بدون محنت کے - اور لوگ صاحب جاہ کی اطاعت برغبت
کرتے ہیں پس جاہ حرام ہی اگر کسی گناہ کے کرنے سے حاصل ہوتا ہو - مانند جھوٹ
کہنے اور فریب دینے کے یوں ظاہر کرنے سے کہ خود عالم ہی یا عابد یا شریف
ہی - حالانکہ ویسا نہو اور بھی حرام ہی اگر وہ جاہ حاصل ہووے بیچنے سے
عبادت کے کیونکہ ٹھہرانا اسکو وسیلہ واسطے حصول دنیا کے بڑی تقصیر ہی ایسا
نہو تو مباح ہی - آیا ق کہا کہ کر دے مجھکو خزانوں پر زمین کے کہ میں حفاظت
کرنیوالا ہوں جاننے والا ۞ اور اس سے بھی احتراز کرنا خوب ہی کیونکہ اسمیں
آفات ہیں جیسا نفاق اور اضطراب دل کا بسبب مشغول ہونے واسطے رعایت
قلوب کے اور محافظت جاہ کے اور واسطے دور کرنے حاسدوں کے - مگر تھوڑا ایسا
کہ مدد کرے طاعت پر سو مضائقہ نہیں جیسا پھیرنا دل کو خادم کے جو امور ضروریہ
میں خدمت کرتا ہو یا دل کو رفیق کے جو اپنا معاون ہو یا دل کو سلطان کے کہ
جس سے شر ظالمونکا دور ہو - اور سبب طلب جاہ کا امید بہت جینے اور دوا فت

قال اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم

سبب جاہ

کا اور خواہش کرنا طبیعت کا کمال کو بسبب رہنے خصلتِ ربوبیت یعنے جبلی تعالٰی
کی انسان میں جیسا صفات درندوں اور شیطانوں اور جانوروں کے اسمیں
موجود ہیں اس لیئے انسان دوست رکھتا ہی غلبہ پانے کو حتی الامکان ملک
ٹھہرا لینے میں اجساد ارضیہ کے اور اپنے طرف پھیر لینے کو دلوں کے اور اطلاع
پانے کو اسرار سماوی اور عالم ملکوت کے اور اسکا علاج یہہ ہی جانے کہ جاہ
ایک کمال وہمی ہی کیونکہ موت سے زائل ہونے والا ہی اور قدرت حقیقی خاص
اللہ تعالٰی کو سزاوار ہی اور اس کمال وہمی میں مشابہت ہی ساتھ درندے
اور شیطانان اور چارپایوں کے - لیکن کمالِ حقیقی اللہ تعالٰی کی معرفت و محبت
اور اسکے معین و مددگار کی الفت ہی اس چیز کی جو اعانت کرے کیونکہ یہہ باقی
رہیگا بعد موت کے بھی اور اسمیں مشابہت ہی ساتھ انبیا اور ملائکہ کے - اور جانے
دنیا کے آفات اور اسکے ناچیزپن کو اور ان آیات و احادیث کو جو وارد ہوئے
ہیں مذمت میں جاہ کے اور گمنامی کی تعریف کو گذشتوں کے احوال کو جو اختیار
کیئے آخرت کو جاہ پر اور کرے اس کام کو جو ساقط کرنیوالا جاہ کا ہو - جیسا پانی
پینا ایسے پیالے میں جو رنگ شراب سے مشابہ رہے - مگر مقتدا ہو تو اختیار
کرے ایسی چیز کو جو مباح ہے مثل اظہار حرص کے اور مضبوط رکھنا علاج جاہ کا

قناعت کرنا - اور مسافرت اختیار کرنا - لاکن وطن میں گوشہ گیری کرنا جاہ سے
خالی نہیں کیونکہ لوگ اسکی پہچانت رکھتے ہیں - بعد اُسکے بہتر راہ علاج جاہ
کی مکروہ جاننا اپنی تعریف کو اور دوست رکھنا مذمت کو - آئی ہی
افسوس ہی روزہ دار پر اور افسوس ہی نمازگذار پر اور افسوس ہی صوف
پوش پر مگر وہ جو پاک رہے اُسکا نفس دنیا سے اور ناخوش رکھے مدح کو
اور دوست رکھے مذمت کو ⊙ پس ازاں برابری رکھنا ہی مدح و ذم
میں اور یہہ پہچانے جاتی ہی مدح کرنے والے اور مذمت کرنے والے کو برابر
جاننے سے جیسا مذمت کرنیوالا اپنے پاس بیٹھنا ناپسند آوے ویساہی مدح کرنے
والیکا بھی بیٹھنا ناپسند آوے اور اُن دونوں کے خوشوقتی سے خوش ہووے اور ہر دو
کے مصیبت سے غمگیں ہووے اور مانند اُس کے - اور بعد اُس کے مکروہ جاننا
مذمت کو اور دوست رکھنا مدح کو سوائے ظاہر کرنے قول یا فعل کے بعد اسکے
ساتھہ ظاہر کرنے اُن دونوں کے اور محبت مدح کی مانند محبت جاہ کے ہی حرمت و اباحت و نفع و ضرر
میں اور سبب حب مدح کا اپنی ذاتیں کمال کو پانا ہی اور غلبہ پانا مدح کرنے والے پر اور
راغب کرنا سنے والوں کے دلوں کو پس قوت لیتی ہی حب مدح جبکہ کسی مرد معتبر
اور بلند مرتبے والے سے برملا صادر ہوتی ہی اور علاج اسکا مانند علاج جاہ کے ہی اور

علاج حب مدح

جاننا کہ صفت ممدوحہ اگر گم ہو جاوے مسخری ہی اور اگر پائے جاوے
اپنے میں وہ صفت پس دنیوی صفت ہو تو وہ ایک کمال وہمی ہی اور اگر دینی صفت
ہو تو موقوف ہی اوپر حسن خاتمے کے اور بہتر علاج یہہ کہ ظاہر کرنا ہی اپنی ناخوشی
کو حق میں مدح کرنے والے کے واسطے قطع کرنے راہ فتنے کی اور مذمت کو مکروہ
جاننے کا سبب نقائص اُسکے ہیں اور علاج اُسکا یہہ بات جاننا کہ وہ صفت
مذموم اگر پایا جاوے اپنے میں تو معلوم کرنا عیوب کا حاصل ہوا اور اُس سے
خوش ہوا چاہیئے اور اُسکے دفع کے طرف مشغول ہووے اور اگر وہ صفت
بد پایا نہ جاوے تو گویا وہ گناہوں کا کفارہ ہوا اور اُس میں جاے شکر ہی
خدائے عزوجل کی اور رحم کرنا اوپر مذمت کرنے والے کے جو ہلاک کیا اپنے
کو۔ پس آئی ح اے باریتعالی ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وے نہیں پہچانتے
ہیں مجھکو یہہ دعا کئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان قوم کے اوپر جو توڑ دئے
دندان مبارک کو۔

اللهم اهد قومي فانهم لا يعلمون ١٢

بارھواں باب تواضع اور منت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئی ح نہیں تواضع کیا کوئی شخص مگر یہہ کہ بلند کیا اُسکو اللہ تعالیٰ اور

آئی ح بزرگی تواضع سے ہی اور ضد اسکا تکبر ○ پس تکبر یہی بڑائی
کی جو وہ دیکھنا ہی اپنے نفس کو بڑھکر دوسرے سے صفت کمال میں - پس حاصل
ہوتا ہی سبب اسکے ایک بادِ کبر اور آئی ح پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بادِ کبر سے ○
اور علامات تکبر کے برتری ڈھونڈھنا مجلسوں میں اور پیش قدمی کرنا چلنے
میں - اور کسی کے جانب گوشۂ چشم سے نظر کرنا - اور چشم حقارت سے دیکھنا
اور گردن کج کرنا - اور سر کو لٹکانا - اور تکیا لگا کر بیٹھنا - اور لوگ سامھنے کھڑے
کئے جانا - آئی ح تحقیق جو شخص کہ بیٹھے اور لوگ اسکے روبرو کھڑے رہیں
پس وہ اہلِ دوزخ سے ہی ○ اور خود سوار رہنا اور دوسرے پیادہ پا - اور
پیچھے کوئی آئے بغیر باہر نکلنا - (پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف
لیجاتے تھے جماعت میں لوگوں کے ایسا کہ آگے نہ رہتے) اور اپنے گھر کے کارو
بار کو اور سودا سلف اٹھا کر اپنے گھر لانیکو ننگ کرنا - آئی ح جو کوئی
سودا اپنے گھر کو اٹھا لایا سو وہ پاک ہی تکبر سے ○ اور لوگوں کی اذیت
اٹھانے سے بیزار ہونا پس یہ اصل ہی جوانمردی ہی - اور ہلکا لباس چھوڑ
دینا - آئی ح جو کوئی خدا تعالی کے لئے ترکِ زینت کیا اور از روے
تواضع اور طلبِ رضائے حق کے بھاری کپڑے پہننا چھوڑا تو خدا تعالی اسکو

اُسکے جمع کر رکھیگا اچھے اچھے لباس جنّت کے ○ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے نکالے اور پُرانے پہنے واسطے تعلیم امت کے اور واسطے دور ہونے وسواس کے مگر نظافت و پاکیزگی کے لئے ہو تو مضائقہ نہیں آئی ح برائی نہیں ہی اچھے کپڑوں میں ○ (فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کرنے سے حال سائل کے) اور تمیز نظافت و تکبر کی پہچانے جاتی ہی برابر ہونے میں لباس خلوت اور جلوت کے۔ اور غصہ کرنا اسیر جو ابتدا اسلام کی نکیا ہو۔ اور مناظرہ کرنیوالا حق بات کو پہنچنے سے اندوہگیں ہونا۔ اور اسیر انکار کرنا۔ اور آفات تکبر کے خصومت کرنا ہی بار یتعالی ساتھ آئی ح تکبر مری چادر ہی اور عظمت میری ازار میں جو کوئی کہ نزاع کرے میرے ساتھ ان دو خصلتوں میں ہلاک کرونگا میں اسکو ○ اور ناخوشی میں اللہ تعالی کے آناہی آیا ق تحقیق دوست نہیں رکھتاہی خدا تعالی گردنکشاں کو ○ اور کورولی ہی آیا ق جلد ہی کہ پھیرونگا میں نشانیوں سے میرے اُن لوگوں کو جو تکبر کرتے ہیں ○ اور آیا ق مہر کرتاہی اللہ تعالی دل پر ہر متکبر سرکش کے ○ اور ذلت اٹھاناہی۔ اور صفات مذمومہ میں مبتلا ہوناجیسا بدل دینا اپنی ہیئت کو۔ اور انکار کرنا حق بات کو۔ اور محروم رہناہی فضائل سے جیسے تواضع اور حلم اور نصیحت۔ اور امر بالمعروف میں تکبر لازم نہیں ہوتا کیونکہ ایک غلام جو نگہبان اپنے صاحبزادیکاہو ماررہاہی اسکو کسی فعل ناشایستہ کے کرنے پر حالانکہ وہ

بیان تواضع

غلام حق بندگی بجالاتا ہی اُسکے حق میں۔ پس ازاں تواضع میں حد سے بڑھنا جیسا
چلنا عالم کا ایک موزہ دوز کے پیچھے یہہ بھی مذموم ہی۔ کیونکہ تواضع عالم کی موزہ
دوز کے ساتھہ یوں چاہیے کہ اسکو حقیر نہ سمجھے اور اسکے ساتھہ اظہار بشاشت و نرمی کرے
اور اسکی دعوت قبولے اور اسکی حاجت برآنے کے لئے سعی کرے لیکن تکبر اس تواضع

بیان تکبر

مذموم سے بھی بدتر ہی اور سبب تکبر کا فقط عجب ہی۔ اور کبھی سواے عجب کے اطلاق
تکبر کا مجازاً اُسکے علامات رکھنے والے پر بھی ہوتا ہی جیسا کینہ اور رشک اور ریا۔ پس
اس قسم کا تکبر مخصوص بریا ہوا کرتا ہی۔ اور اسکا علاج یاد کرنا اُن آیات و احادیث

علاج

کو جو وارد ہوئے ہیں اُسکی مذمت میں۔ اور یاد کرنا گذشتگوں کے احوال کو
اور عادت کرنا ساتھہ اخلاق اہل تواضع کے۔ اور بناوٹ کرنا اُن اخلاق میں

بیان عجب

اور کاٹنا عجب کی جڑ کو اور عجب کا معنی بزرگ جاننا ہی اپنے نفس کو۔ اور اُس
خصلتوں کو جو نعماے الٰہی سے ہیں۔ ساتھہ میلان خاطر کے انکے طرف۔ اور بھول
جانا ان نعمات کے نسبت کو طرف منعم حقیقی عم نوالہ کے۔ اور بےفکر ہو جانا اُن سے
زوال سے۔ پس جو کوئی کہ دیکھا کسی نعمت کو خدا تعالیٰ سے اور خوش ہوا کہ وہ
اسی کے فیضان سے ہی اور ڈرا اُس کے زوال سے تو نہیں ہی ایسا شخص عجب والا

بیان ادلال

اور عجب سواے ادلال کے ہی کیونکہ ادلال بھی عجب ہی مگر اسمیں یہہ زیادتی ہی

کر اپنے نفس کا حق نزدیک اللہ تعالیٰ کے ثابت جانے - وارد ہوئی ح تحقیق کہ
نماز صاحب ادلال کی نہیں بلند ہوتی ہی اسکے سر پر سے ○ اور پہچانے جاتا ہی
ادلال بسبب تعجب کرنے کے اپنی دعا رد ہونے اور اپنے کو ایذا دینے والے کا حال
نہ بدلنے سے - اور بھی عجب سوائے کبر کے ہی کیونکہ کبر عجب کا اثر ہی اور وہ چاہتا
ہی متکبر علیہ کو پس عجب مذموم ہی اور اسمیں آفات ہیں ہلاک ہونا کیونکہ وہ مہلکات
میں گنا گیا ہی - اور گناہوں کو بھولنا - اور انکو حقیر جاننا - اور گناہوں کے تدارک کو
چھوڑنا - اور آفات عمل کی دریافت کو چھوڑنا اس گمان پر کہ خود مغفور ہو چکا ہی
اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بے فکر ہونا - اور علم سیکھنے اور نصیحت قبولنے
سے ننگ رکھنا اور خود ستائی کرنا - آیا ق اپنی تعریف مت کرو تم ○ اور خلاف
عجب کا کہ وہ یاد کرنا ہی توفیق کو خدائے کریم کے سو فرض ہی اگر پیدا ہووے
دل میں خواہش عجب کی اور اگر نہو تو نفل ہی اور سبب عجب کا پلیدی ہی طبیعت
کی جو وہ ایک بیماری ہی پرانی - اور اپنی حقیقتوں کو نہیں پہچاننا - اور اپنے نفس
کے کمال پر اعتقاد رکھنا پس علاج اسکا اکھاڑ دینا ہی عجب کے اسباب کو کہ غور کرے
اپنی نفس کی حقارت میں کیونکہ ابتدا اسکا ایک نطفہ ہی اور آخر اسکا مردار اور اسواسطے
اگر اجازت چاہے کسی امیر شہر کے پاس داخل ہونیکی تو اکثر ایسا اتفاق ہو کہ اسکو

آفات عجب

خلاف عجب

علاج عجب

رخصت اندر آنے کی نہ دے - اور غور کرے نفس کے احوال میں جو اسپر واقع ہونے
والے ہیں جیسے محنتاں اور شدائد و مصیبتاں اور غور کرے اسکے اعمال ناقصہ و خسیسہ میں
کہ ایک سارے دن کے کام کی اور تمام رات کے پاسبانی کی مزدوری دو درہم
پاتا ہی عمر بھر کی خدمت کئے اور بہت سے دشواریوں میں پڑے بعد کچھہ ادنی
مال حاصل کرتا ہی - اور غور کرے کرم و عنایت پر اُس سبحانہ تعالی کے جو نیک
کام کی توفیق دیتا ہی اور ایک ساعت کے معیوب عمل کا بدلہ ہمیشہ کا ثواب عنایت
کریگا اور باوجود اس رفعت جلال و عظمت کمال کے اپنی دیدار کا وعدہ کیا ہی جس کے ادراک
میں انبیا و اولیا عاجز آئے ہیں - اور جانے اسباب کو کہ کمال دنیوی فقط وہمی ہی
جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا - اور کمال دینی نفی کرنے والا عجب کا ہی - پس علم نافع وہ
ہی کہ زیادہ کرے خوف خدا کو اور نہیں ہی عبرت بغیر اس علم کے اور نہیں ہی
کوئی عمل سوائے اسکے کیونکہ وہ شرط ہی یاد رکھہ اسباب کو - اور عجب کے لئے فقط
نسب قابل اعتماد نہیں کیونکہ اسمیں غیر سے عزت لینا ہی - آیا ق پس نہیں
ہی نسب درمیان انکے ۞ اور آئی ح ای فاطمہ محمد کی بیٹی اور ای صفیہ عبد
المطلب کی دختر عمل کرو تم اپنے اپنے ذات کے لئے پس میں تحقیق میں دفع
نہیں کر سکتا ہوں تم سے کوئی چیز ۞ اور یہہ حدیث فرمائی گئی جبکہ نازل ہوا

ق ڈراتا اپنے نزدیک کے قرابت والوں کو ۞ اور نہ جمال ظاہری کیونکہ اعتبار
واسطے باطن کے اور دل کے ہی اور یے دونوں بھرے ہوے ہیں پلیدی اور
اوصاف ردیہ سے - اور نہ مال اور نہ قوت اور نہ ثروان - پس آیا ق جس وقت
خوش ہوویں اس چیز سے جو دیے گئے پکڑینگے ہم انکو یکایک ۞ اور آیا ق
پس کہا اپنے یار کو درحالیکہ وہ دیکھتا رہیگا ۞ اور آیا ق وہ وہ روز ہی کہ بھاگیگا
آدمی اپنے بھائی سے ۞ اور نہ کوئی عمل - آیا ق وے لوگ سمجھتے ہیں کہ بہ
تحقیق اچھا کرتے ہیں عمل ۞ اور نہ علم کیونکہ پوشیدہ گناہوں پر اطلاع پانا مشکل
ہی اور خاتمے کا حال مخفی و مستور ہی - اور ایسی معصیت کہ جسکے عقب میں
ندامت آوے بہتر ہی ایسی طاعت سے جو پیچھے اسکے عجب لاوے بسبب
معدوم ہو جانے اسکے - اور آئی ح نہیں ہی تم میں سے کوئی ایسا کہ نجات
دیوے اسکو عمل اسکا اور نہیں ہوں میں بھی مگر یہ ہی کہ ڈھانپے مجھکو اللہ تعالی اپنے
فضل و کرم سے -

تیرھواں باب اخلاص اور نیت اور سچائی کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاص نیت کو خالی کرنا ہی ریا کی ملاوٹ سے - اعلی مرتبہ اخلاص کا یہ ہی کہ اعمال

ارادہ محض حق تعالیٰ کی خوشنودی کا رہے - اور یہہ پہچانے جاتا ہی اُس عزوجل کے
صفات و افعال میں فکر کرنے اور اُسی سے مناجات مانگنے میں - بعد اُس کے یہہ کہ
ارادہ نفع آخرت کا رکھے کیونکہ اسمیں حظِ نفس ہی - اور اخلاص کی حقیقت میں
وارد ہوئی ح کہ کہے تو پروردگار میرا حق تعالیٰ ہی بعد از استقامت کرے
تو عبادت میں اسکے جیسا کہ امر کیا گیا ہی تو ○ اور آئی ح خالص عمل وہ ہی
کہ کرے تو اُسکو واسطے خدا تعالیٰ کے اور ایسا کہ دوست نرکھے تو کہ کوئی تعریف کریں
اسپر ○ اور فضیلت میں اخلاص کے آیا ق کہ حکم نہیں کئے گئے ہیں مگر یہہ کہ عبادت
کریں اللہ تعالیٰ کی درحالیکہ اخلاص رکھنے والے ہیں ○ اور آئی ح کہ اخلاص
میرا سر ہی جو امانت رکھا ہیں اُسکو ایسے کے دلمیں کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو
بندگوں سے میرے ○ اور اصل اخلاص کی نیت ہی - اور نیت ارادے کو کہتے ہیں
جو باعث ہوتی ہی اعمال کی - اور اعمال پیدا ہوتے ہیں پہچانت سے ضرر و نفع کے
جیسا کھانیکی خواہش حاصل ہوتی ہی پہچانت سے اسبات کے کہ یہہ طعام ہی کہ
جس سے بھوکھ دفع ہوتی ہی - اور وہ پہچانت سبب ہوتی ہی طعام کے طرف
ہاتھ لنبا کرنیکو - اور نیت داخل نہیں ہوتی ہی نیچے اختیار کے - پس جو شخص وطی
کیا بسبب غلبۂ شہوت کے کہ بعد نفع و بچا اُسکو منہہ سے بولنا یا دلمیں سمجھنا کہ نیت

کیا میں اس جماع سے ادا ے سنت کی - اور کثرت امت کی - اور نیت ایک جز
ہی عبادت کے دو جز سے کیونکہ عبادت موقوف ہی نیت پر اور عمل پر - آئی
ح[۵۲] کہ اعتبار اعمال کا نیتوں سے ہی ○ اور ح[۵۳] ہر شخص کے لئے وہی ہی
جو نیت کیا ہو ○ اور نیت اُن دونوں میں کا بڑا جز ہی - آئی ح[۵۴] نیت
مومن کی بہتر ہی اُسکے عمل سے ○ اور اس لئے کہ نفع عمل کا موقوف ہی نیت پر
نہ کہ نیت عمل پر - پس قاتل و مقتول کے حق میں آئی ح[۵۵] بہ تحقیق قتل کرنیوالا اور
قتل کیا گیا دونوں دوزخی ہیں ○ اور مقتول داخل دوزخ ہونیکا سبب فرمائے
کہ تحقیق وہ قصد ریا کا کیا تھا - اور حق میں اُسکے جو آرزو کیا کاشکے حاصل ہوتا
مال تو صرف کرتا میں معصیت میں - وارد ہوئی ح[۵۶] ایسی آرزو کرنیوالا گناہ میں
شریک ہی اُس مالدار کا جو معصیت میں صرف کرتا ہی ○ اور اس لئے کہ بنیاد دوا
کا واسطے علاج معدے کے نافع تر ہی اوپر ضماد کرنے سے - بلکہ اصل عبادت
کی نیت ہی - کیونکہ مقصود عمل سے اللہ تعالیٰ کے طرف دل کو پھیرنا ہی اُسکے غیر سے
آیا ق[۵۷] ہرگز نہیں پہنچتا ہی جناب باری میں گوشت قربانی اور نہ اُسکا خون
ولیکن پہنچتی ہی پرہیزگاری تمہاری ○ اور اجماع امت واقع ہی گناہ گار ہونے
پر اس شخص کے جو جماع کیا اپنی بی بی سے اس تصور پر کہ وہ غیر عورت ہی - برخلاف

اُس کے کہ وطی کیا غیر زوجہ کو ایسے تصور سے کہ وہ بی بی اپنی ہی - اور بھی اتفاق
کئے ہیں گناہگار ہونے پر اس نمازی کے جو باوضو ہوتے نماز گذارا اس گمان کے
ساتھ کہ میں بے وضو ہوں بخلاف اُس کے جو وضو نہیں رکھتے پر بھی باوضو ہونے
کے گمان سے نماز پڑھا - اور نیت سے ایک ہی غرض مطلوب ہوگا جیسا کھڑے
رہنا واسطے تعظیم کے یہہ خالص ہی - یا اور کئی غرض مقصود ہونگے جیسا خیرات
کرنا اپنے قرابتی فقیر کو - پس یے اغراض یا آپس میں غیر مستقل ہونگے یعنے جدا
نہونگے اور پہچانت اُسکی یہہ کہ جدا ہونے کی صورت میں وہ کام نہ کریگا -
یا مستقل یعنے آپس میں جدا ہونگے پس سب متساوی رہینگے یا متفاوت
جیسا کسی نماز پڑھتے ہوئے کو لوگ جمع ہونے سے خوشی زیادہ ہو - کیونکہ
اگر وہ امید ثواب کی نہ رکھتا بیشک نماز ہی نہ پڑھا ہوتا - اور متعدد ہوتی
ہی جزا بسبب متعدد رہنے نیات کے بشرطیکہ خیر رہیوں - جیسا مسجد میں
داخل ہونا خانۂ خدا کی زیارت اور انتظار نماز باجماعت اور اعتکاف اور گوشہ
گیری اور تنہائی میں ذکر کرنا اور گناہوں سے بچ رہنے کی نیت سے - اگر وے
نیتیں شر رہیں تو متعدد ہوتے ہیں سزائیں - جیسا مسجد میں بیٹھنا باطل باتاں
کرنے اور عورات کو دیکھنے اور لوگوں سے مناظرۂ فخریہ کرنے اور اپنے علم کی

برائی بتلانے اور نموداری کی نیت سے ۔ اور نیت خیر فعل مباح کو عبادت محضہ کر دیتی ہی ۔ جیسا جمعہ کے دن خوشبوئی ملنا ادائے سنت اور تعظیم مسجد اور تکریم یوم جمعہ اور بدبوئی کی ایذا دور ہونے اور اسکے خوش سے دوسرونکو خوش کرنے اور لوگوں پر دروازہ غیبت کا بند کرنیکی نیت سے ۔ اور کبھو نیت مباح کام کو عبادت محضہ سے افضل کر دیتی ہی جیسا راحت لینا اوری سے نیند یا خوش طبعی مباح سے ۔ نماز میں جمعیت خاطر لانے کے لئے ۔ افضل ہی اس نماز سے جو دل اُچاٹ ہوئے پر ادا کئے جاتی ہی ۔ اور بدنیت فعل مباح کو معصیت کر دیتی ہی جیسا خوشبوئی ملنا تکبر یا مالداری کو ظاہر کرنیکی نیت سے اور آرایش بتلانے کے لئے اور نیت اثر نہیں کرتی ہی حرام میں ۔ اسیواسطے جائز نہوگا شراب کا پینا ساتھیوں کو خوش کرنے کے ارادے سے ۔ اور کمال اخلاص کا صدق ہی ۔ آیا ق یاد کر قرآن میں احوال ابراہیم کا بہ تحقیق وہ تھا راست گفتار خبر دینے والا ۔ اور آئی ح بہ تحقیق مرد البتہ راست کہتا ہی اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہی یہاں تک کہ لکھا جاتا ہی وہ شخص نزدیک اللہ تعالی کے راست گفتار ۞ اور ادنی رتبہ صدق کا صدق قول ہی ہر حال میں ۔ اور کمال اس صدق کا ترک کرنا کذب بات کا ہی اس بات سے احتراز کرنے کے کہ دوسرا شخص خلاف واقع نہ سمجھے یا و

اور صورت کاذبہ کو دل کسب نہ کرے - اور رعایت صدق قول کی اللہ تعالی کے
ساتھ رکھے - پس جو کوئی پڑھا اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلّٰهِ یعنے پھیرا میں نے منھ کو میرے اللہ تعالی
کے لئے اور اسوقت دل میں خیال غیر کا ہو یا پڑھے نماز میں اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنے تجھکو ہی
پرستش کرتا ہوں حالانکہ وہ پرستش کرتا ہی دنیا کی پس وہ جھوٹا ہی - اور اعلی مرتبہ
صدق نیت ہی سو وہ خالص کرنا ہی واسطے اللہ تعالی کے - پس مخلوط کرنا
اسمیں لوث کرنا ہی صدق کو جیسا کہا جاتا ہی کہ یہ صادق الحلاوت ہی یعنے
خالص شیریں ہی - اور بعد اسکے صدق عزم ہی - سو وہ ایک قصد ہی مضبوط
اوپر نیک فعل کے - جیسا ارادہ کرنا خیرات کا اگر مال پاوے اور عدل کرنیکا
اگر حکومت پاوے بعد اس کے صدق وفا ہی کیونکہ نفس انسان کا کبھی جوانمردی
کرتا ہی عزم پر نیکی کے اور سستی کرتا ہی اسکو وفا کرنے میں - اور آیا ق بعض مردان
خدا ایسے ہیں کہ راست کئے اسکو جو عہد کئے اللہ تعالی سے جسپر ۝ بعد اسکے صدق
عمل ہی سو وہ برابر رکھنا ظاہر و باطن کا ہی - کیونکہ بردباری سے چلنے والا باطن اسکا
اگر وقار سے خالی ہو تو وہ صادق نہیں - آئی ح باطن اسکا ظاہر سے بہتر ہے
بعد ازاں صدق ہی مقامات دینی میں پس علامت صدق خوف کی چہرے کی
کی زردی اور دل کی بیقراری اور ترک معاصی اور لذات نفسانی کو چھوڑنا اور

حاشیہ:
قائل یعنے کہنے والا بات کی ... [illegible]
... اسوقت ... [illegible]
دولت ... پرستش ... [illegible]
خلقت ... [illegible]
... صادق الحلاوت ... [illegible]
... اللہ علیہ ... [illegible]
حدیث صادق العمل ... خوف و رجا صبر رضا ... [illegible]

طاعات الٰہی میں مضبوط رہنا ہی۔ اور ایسا ہی دوسرے مقامات دینی میں۔
اور صدیق مطلق وہ ہوگا جو متصف رہے تمامی صفات سے صدق کے اور
ضد صدق و اخلاص کا ریا ہی اسکو کہتے ہیں کہ بسبب عبادت کے سوائے
حقتعالیٰ کے دوسروں سے مرتبہ ڈھونڈے۔ پس خاص کئے گئی ہی ریا ساتھ
ظاہری عمل کے لیکن غذا لئے مُضر سے پرہیز کرنیکا ارادہ روزے میں اور تبرید
کی نیت وضو میں اور قصد سیر کرنیکا اور اہل و عیال سے بیزار ہونیکا اور تجارت
کا حج میں اور ارادہ نفقے کے بارے اور بدخلقی سے بچنے کا آزاد کرنے میں
رکھنا داخل ریا نہیں۔ مگر بسبب ان نیتوں کے اخلاص فوت ہوجاتا ہی۔ اور
ریا نمود ہوتی ہی ساتھ بدن اور صورت اور لباس اور قول اور عمل وغیرہ کے
جیسا ظاہر کرنا لاغری کا اور باقی رکھنا نشان سجدے کا اور پہننا صوف کا اور
وعظ کہنا اور نماز کو طول کرنا اور بہت سے شاگرداں اور مریدوں کو جمع کرنا۔ اور
وہ مرتبہ جو غیر اللہ سے بغیر وساطت عبادت کے خواہش کیا جاوے جیسا کثرت
مال سے اور یاد رکھنے سے اشعار کے یے سب خارج ہیں ریا سے اور حرام نہیں
جب تک کہ بدخصلتوں کے ساتھ نہ ملیں۔ جیسا تکبر جسکا ذکر مقدمۂ جاہ میں اوپر
گذر چکا۔ اور ویسا ہی ریا سے خارج ہی اپنے کو سنوارنا دلوں کو مومنوں کے

اپنے طرف پھیرنے اور انکی ملامت سے بچ رہنے - اور وہ جو کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ترغیب سے روایت کئے گیا ہی سو وہ داخل عبادت ہی - کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوت خلق کے لئے امر کئے گئے تھے - پس اگر گرا دیتے اپنے نفس کو انکے دلوں سے تو مقصود خود دعوت سے تھا حاصل ہوتا - اور آفات ریا کے مکر کرنا ہی دکھلانے سے ایسی چیز کے جو اپنے میں نہو - پس وہ ریا امر دنیوی میں حرام ہی پھر دینی امور میں بطریق اولی حرام ہوگی - اور ٹھٹا کرنا ہی خدا تعالی کے ساتھ - اختیار کرنے سے خوشنودی غیر حق تعالی کی اوپر رضامندی اُس کے اور لوگوں کے دلوں میں اپنے نفس کو بزرگی دلانا اوپر تعظیم حق تعالی کے - اور احتراز کرنا ہی غصے سے غیر خدا کے اپنے پر اور خدا تعالی کے غصے سے بے پروا ہونا - اور مردود ہونا عمل کا ہی - آئی ح بہ تحقیق میں قبول نہیں کرتا ہوں مگر اس عمل کو جو خالص ہو میرے لئے ۞ اور بھی ملامت اٹھانا ہی درمیان فرشتگان کے - آئی ح کہا جاتا ہی فرشتگوں کو وقت لے چڑھنے اُن کے عمل ریائی کو کہ پھیر دو تم اسکو طرف سجین کے کیونکہ عامل اُسکا نہیں ارادہ کیا ہی میرا اور ملامت اٹھانا ہی روز قیامت میں - آئی ح ریا والے کو پکاریںگے ای کافر ای فاجر ای فریب دینے والے ای نقصان اٹھانیوالے ۞ اور بے یقینی ہی

اجر سے - آئی ہے کہینگے کہ طلب کرو مزدوری اپنی اُس سے جس کے لئے عمل کیا تھا
اور آئی ہے آیا کشادگی نہیں دیتے تجھکو مجلسوں میں کیا نہ تھا تو سردار دنیا میں آیا ارزان
نہیں کیئے گئے واسطے تیرے خرید کیا تعظیم نہیں کیئے گیا تو لوگوں میں ۞ اور عذاب
آخرت پاتا ہی - آئی ہے اہل ریا عذاب دیا جائینگے انکا سے ۞ اور بدترین
ریا باعتبار نفس ریا کے یہہ ہی کہ عمل سے ہرگز ارادہ ثواب کا نہ ہے - اور یہہ
خدا تعالی کے کمال غضب میں آنیکا سبب ہی - بعد ازاں وہ ریا ہی کہ دو ارادہ
اسمیں ہیں مگر ریا غالب رہے - یہہ بھی اُسی قسم اول کے قریب ہی - پھر وہ ریا ہی
کہ جسمیں دونوں ارادے برابر ہیں - اس میں یہہ امید ہی کہ نہ ثواب ہو نہ عذاب لاکن ریا
کار کے مواخذے میں وارد ہوئے سواد عام ہونے سے یہہ بھی اُسمیں شامل ہی -
بعد اسکے وہ ریا ہی کہ جس عمل میں قصد ثواب کا غالب رہے پس گمان غالب ہی
کہ اسمیں نقصان ثواب کا ہی نہ کہ بطلان - یا ثواب و عقاب پاویگا بقدر ہر دو
نیت کے - اور اخلاص و ریا کو پہچاننے میں اصل یہہ ہی کہ بتحقیق قربت حق تعالی
کی حاصل ہوگی موافق میلان خاطر کے اُسکے طرف - اور دوری اس سے واقع
ہوگی بقدار غفلت کے اس سے - اور جو آئی ہے کہ میں سب بے نیازوں میں
تر بے نیاز ہوں شرک سے ۞ اور بھی ایسے احادیث حمل کیئے جاتے ہیں اوپر قسم

اول کے۔ اور بدترین ریا باعتبار عمل کے اصل ایمان میں ہی اس میں خلود نار کی وعید آئی ہی بعد اسکے ریا سوائے ایمان کے اصل فرائض میں ہی اس میں غضب الٰہی کی وعید آئی ہی۔ بعد ازاں ریا اصل سُنن و نوافل میں۔ اور اسمیں اسکا نصف عذاب ہی غیر کی خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کی رضامندی پر اختیار کرنے کے سبب سے نہ یہہ کہ ترجیح دیا ہی غضب کو غیر کے غضب الٰہی پر۔ بعد ازاں بدتر ریا اوصاف عبادتیں ہوگی۔ پس واجبات میں جیسے تعدیل ارکان۔ پھر ریا مکملات عمل میں جیسا تطویل ارکان اور تحسین ہیئت ارکان۔ بعد ازاں ریا امور زوائد میں جیسا علی الصباح مسجد کو جانے اور صف اول کا قصد کرنے میں۔ اور بدتر ریا باعتبار اس چیز کے ہی جو واسطے اسکے قصد معصیت ہو جیسا اظہار تقوی کرنا تا متولی وقف پر بنے واسطے خیانت کے۔ بعد ازاں ریا قصد مباح سے جیسا زن شریفہ کو نکاح کرنے متقی ہونا بعد ازاں واسطے ممتاز ہونے عوام الناس سے۔ اور کبھی ریا عمل میں اسکے پوشیدہ رہتی ہی جیسا خوش ہونا کسی عمل سے بسبب اطلاع پانے غیر کے۔ اور کنایہ کرنا واسطے اظہار عبادت کے۔ اور کسی عمل کو خلوت میں بخوبی ادا کرنا تا روبرو لوگوں کے خلاف اسکا ہونے نپاوے۔ اور تاکہ نظروں میں لوگوں کے آراستہ معلوم ہووے بسبب ظاہر ہونے خشوع کے اعضا میں۔ اور تاثیر

ف جسمیں اصلاً ارادہ ثواب کا نہو ۱۲ ہ لوگوں کو دکھلانے ایمان لاویگا ۱۲ ہ لوگوں کو دکھلانے ہ اور گیا ہ اور نقص ہ اور اس بات میں اخلاص کو ہی تا لوگ کی ۱۲

اور واسطے ...

مراتب ریا

علامات خفیہ

ریا کی جب غلبہ کرے بعد از تمام ہونے عمل کے بسبب مسرور ہونے کے ظہور پر یا اظہار پر عمل کے تو باطل نہیں کرتی ہی اُس عمل کو۔ بسبب باطل نہونے ثواب کے جو قبل وقوع ریا حاصل ہوچکا۔ اور اسمیں ثواب ہی اور عذاب بھی۔ اور اسمیں جو آئی ح کہ نہ روزہ رکھا تو اور نہ افطار کیا ۝ (فرمائے ایسے کے حقمیں جو کہا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا ہوں) مراد کراہت صوم دہر ہی بسبب داخل ہونے ایام عیدین و تشریق کے اسمیں۔ اور اسمیں جو آئی ح ہی تیرا حصہ ہی قرات سے ۝ (فرمائے ایسے کے حق میں جو کہا کہ کل کی شب پڑھا میں سورۂ بقر کو) مراد یہہ ہی کہ خالی نہ تھا دل اسکا ریا سے وقت قرات کے کیونکہ ظاہر کرنا اُسپر دلیل ہی اور جب واقع ہووے ریا وقتِ عمل میں درحالیکہ خالی ہووے اخلاص سے۔ اور باعث ہووے اوپر عمل کے اور ختم کرے عمل کو اُسی حال پر (جیسا کہ اثنائے عمل میں یاد کیا کسی گم گئی ہوئی چیز کو یا حادث ہوا کوئی تماشا پس تمام کیا عمل کو بسبب حاضر رہنے غیر شخص کے ایسا کہ اگر نہوتا وہ وہاں البتہ توڑ دیا ہوتا اسکو) تو باطل کرتی ہی ایسی ریا اس عمل کو جو ذو ارکان رہے اور جائز ہونا بعض کا ساتھ بعض کے متعلق رہے جیسا نماز روزہ اور حج۔ آئی ح عمل مانند ایک برتن کے ہی اگر اچھا رہے اسفل اسکا تو اچھا رہے اعلیٰ اسکا ۝ اور آئی ح جو شخص کہ ریا

کرے اپنے عمل میں ایک ساعت ناچیز ہوتا ہی عمل اسکا جو آگے گذر چکا ○ لاکن
نہیں باطل ہوگا وہ عمل جو ونیسا ذو ارکان رہے جیسا صدقہ اور تلاوت کیونکہ
ہر ایک اجزا اسکے جدا ہیں اور ریائے حادث عمل ماضیہ کو باطل نکرینگی - اور اگر
خالی ہو عمل اخلاص سے بلکہ ریائے حادث غالب آئی مانند غالب ہونے خوشنودی
کے اطلاع پانے سے غیر کے - پس ظن غالب یہہ ہی کہ اسمیں فساد عمل کا ہی - اگر
ادا کیا جاوے کوئی ایک رکن ریا کے ساتھ اور نہیں پھیر لاوے باعث اصلی کو جو اخلاص
ہی - کیونکہ ہم باقی رکھتے ہیں نیت خالصہ کو ابتدا کے بشرطیکہ آخر تک نہ عارض
ہو وہ چیز جو شروع میں آتی تو مفسد عمل کی ہوتی - اگرچہ احتمال جواز کا رکھتا ہی بسبب
باقی رہنے قصد ثواب کے جو موجود تھا وقت آغاز عمل کے - اور اگر متصل ہووے
ریا ساتھ عقد یعنے نیت کے درحالیکہ خالی رہے قصد ثواب سے اور تمام بھی کر
عمل کو اسی پر پس بالاتفاق اس عمل کو اعادہ کرے - اور اگر قبل تمام ہونے عمل کے
رجوع کرے طرف اخلاص کے تو وہ بھی ویسا ہی قابل اعادہ ہی بسبب مفقود ہونے
اخلاص کے بوقت نیت - اور ضعیف ہی وہ قول جو کہتے ہیں کہ واجب ہی اعادہ
فقط افعال کا جو بسبب ریا کے فاسد ہوئے - اور واجب نہیں اعادہ تحریمہ کا کیونکہ تحریمہ
ایک عقد ہی اور ریا ایک خطرہ ہی کہ خارج نہیں کرتا تحریمہ کو عقد ہونے سے - یہہ قول

له یعنے ابتدا میں اخلاص عمل تھا اور انتہا میں ریا غالب ہوئی یعنی اگر ریا غالب ہو اور اسکے ساتھ اخلاص بھی ہو [illegible] یہہ ہی کہ وہ عمل جواز کا احتمال [illegible] بھی ہی قصد ثواب عمل میں تھا سو تھا بھی ہی ۱۲

اسواسطے ضعیف ہو کہ جو افعال فاسد ہوئے ریا سے زائدہ ہیں نماز میں ہووے باطل کرینگے نماز کو۔ اور بھی ضعیف ہی وہ قول جو کہتے ہیں کہ واجب ہی استغفار کرنا دل سے اور تمام کرنا عبادت کو ساتھہ اخلاص کے۔ کیونکہ اعتبار اعمال میں خاتمے کو ہی جیسا اگر ختم کیا جاتا عمل ساتھہ ریا کے تو باطل ہوتا۔ اور بسبب ہونے عمل کے خاص خدائے عز و جل کے لئے وگرنہ ریاکار کافر ہو جاتا۔ اور بسبب زائل ہونے ریائے عارضی کے توبہ و استغفار سے۔ یہہ قول بھی اس لئے ضعیف ہو کر ریا ضرر پہنچانیوالی ہی نیت میں۔ اور حالت ابتدا میں رعایت اخلاص کی اولی ہی۔ اور اگر متصل ہووے ریا ساتھہ عقد کے اور نہ خالی ہو قصد ثواب سے پس ویسے عمل میں جو قبول کرے فساد کو جیسا صدقہ دینا تو ثواب دیا جاتا ہی اوپر اخلاص کے اور عقاب ہوگا اوپر ریا کے۔ آیا ق جو کوئی عمل کرے مقدار ایک ذرے کے نیکی تو دیکھیگا اسکو اور اگر عمل کرے مقدار ایک ذرے کے بدی تو دیکھیگا اسکو ○ اور ویسے عمل میں جو ذی ارکان رہے مانند نماز کے پس اگر وہ نفل ہو تو باطل نہیں کرتی ہی ریا اس نماز کو یہاں تک کہ صحیح ہی اقتدا کرنا غیر کو اسمیں اور اگر فرض نماز ہو تو ساقط نہیں کرتی ہی ذمے سے اگرنہ مستقل ہو قصد ثواب کا۔ اور اگر ارادہ ثواب کا مستقل رہے تو اسکے دو احتمال ہیں ایسے ساقط ہوتا

ہی وقت سے فرض کیونکہ ادا کیا اُسکو نیت مُستقلہ سے - اور نہیں ساقط ہوتا ہی فرض وقت سے اِس لئے کہ نیت خالص سے ادا کرنا اسپر واجب تھا - اور اگر ہووے ریا جلدی کرنے میں پس اِس میں فوت فضیلت ہی اور قصد ریا کے سبب سے معصیت - لاکن ریا مغلوب غیر مؤثر ہے (جیسا کہ غیر کے اطلاع پانے سے فقط خوش ہونا) ظن غالب یہہ ہی کہ عمل جائز ہی بسبب نہ معتبر ہونے ریا غیر مؤثر کے اور احتمال فساد کا بھی ہی کیونکہ عمل کو خالص کرنا واجب تھا اور عمل مخلوط بہ ریا نہیں ادا ہوتا ہی - اسی سبب سے توقف کئے حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ حالانکہ میلان رکھے طرف فساد کے - اور بعض کہے ہیں کہ عمل فاسد ہوتا ہی ادنی خطرہ سے ریا کے مطلقاً - بسبب حرص کرنے ان لوگوں کے تصفیہ قلب میں - اور مسئلہ ریا کا مشکل ہی اور اُسکا علم خدا تعالی کو ہی اور علاج ریا کا اکھیڑنا ہی محبت کو جاہ اور مدح کے اور کراہت کو مذمت و طمع کے اُن باتوں سے جو لگے عذکور ہوے - اور چھپانا عمل کو بتکلف - اور یاد کرنا فوائد کو اخلاص کے - اور آفات کو ریا کے - پس کیا خراب حال ہی ایسے شخص کا جو کفایت نہیں کرتا ہی اُسکو نظر کرنا اللہ تعالی کا ایک ساعت کے معیوب عمل پر اور وہ تعالی شانہ باوجود جلالت شان کے کفایت کرتا ہی ایک نظر کو بندے کے

علاج

[حاشیہ:] عہ احتیاطاً اعادہ کرنا [illegible] ہی ۱۲ ؎ یعنی اول وقت یا دوم [illegible] کرنا ۱۲ ؎ یعنی یقیناً علم فساد عمل کا نہیں ہی ۱۲ ؎ ۔۔۔ ریا مقصد عبادت ہی ۱۲ ؎ یعنی عمل کرنا خدا تعالی کے [illegible] ۱۲

اپنے صفات و مصنوعات میں۔ آیا ق جانو تم کہ خدا تعالی ہر چیز پر قادر ہی ○ آخر آیت تک۔ اور کیا بد حال ہی اُسکا جو فروخت کیا اپنے عمل کو ایک خسیس اور فانی چیز سے۔ اور منہہ پھیرا اس کو بیچنے سے ثواب دارین کے ساتھہ۔ آیا ق کون ہی وہ کہ ارادہ کرے ثواب دنیا کو کیونکہ نزدیک اللہ تعالی کے ثواب دنیا و آخرت کا ہی ○ اور یاد کرنا اُن کو جو وارد ہوے ہیں اخلاص کے باب میں لیکن ظاہر ہونے میں نیک عمل کے خوش ہونا محمود ہی نظر کرتے حسن لطف اُس خداوند تعالی کے بسبب ڈھانپنے اُسکے گناہوں کو بندے کے اور ظاہر کرنے طاعتوں کو۔ آیا ق کہہ کہ ایمان و طاعت خدا کے فضل و رحمت سے ہی پس اس سے خوش ہو جو ○ اور اوپر اس بات کے کہ خدا تعالی ایسا ہی کریگا آخرت میں۔ آئی ح نہیں ڈھانپتا ہی خدا تعالی اپنے بندے کی بدی کو دنیا میں مگر کہ ڈھانپتا ہی اُسپر اُس بدی کو آخرت میں ○ اور بسبب اس نیت کے کہ کوئی اقتدا کرے ساتھہ اپنے اُس عمل میں پس دو چند کیا جاتا ہی واسطے اُسکے اجر اُس عمل خیر کا۔ اور اس سبب سے کہ تحقیق اطلاع پانے والے ثواب پاویں اُس عامل خیر کے ساتھہ محبت رکھنے سے اور ستایش کرنے سے اُسپر۔ اور یہہ بات پہچانے جاتی ہی برابر جاننے سے اپنی تعریف کو اور کسی مرد صالح کی تعریف کو اور کسی

قسم محمود سے ہی جو آئی ح کہ تیرے لئے دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدہ کرنیکا اور دوسرا اجر ظاہر کرنیکا ⊙ (اس شخص کے حق میں جو کہا کہ چھپاتا ہوں عمل کو اور جب وہ ظاہر ہووے خوش ہوتا ہوں) اور محمود ہی عمل نیک ظاہر میں کرنا دوسرے کو ترغیب دینے کے لئے۔ آئی ح جو شخص نکالیگا چال اچھی پس اسکے لئے اجر ہی اُس عمل کا اور اجر اُس شخص کا جو عمل کریگا اُسپر روز قیامت تک ⊙ اور اظہار عمل پر حکم کئے گئے ہیں انبیا علیہم السلام لیکن یہہ اظہار اس شرط سے ہی کہ ظاہر کرنیوالا اُن لوگوں سے ہو کہ دوسرے اُسکی پیروی کریں۔ اور مبالغہ کرے ریا سے احتراز کرنے میں۔ اور علامت اِسکی یہہ ہی کہ اگر ٹھہرایا جاوے پیروی کو لوگوں کے کسی غیر کے ساتھہ اور کسی ایک طور سے ستر و علانیہ کے اجر کی برابری معلوم ہوجاوے تو اظہار عمل کی رغبت نہ کریگا۔ اور محمود ہی ذکر کرنا عمل کئے بعد ترغیب کے ارادے سے سو یہہ بات اسکو سزاوار ہی کہ قوت باطن رکھتا ہو اور مراتب اخلاص میں کامل ہوا ہو۔ مگر بیان کرنیکا خطر سخت تر ہی کیونکہ آسان ہی زبان سے بولنا اور مبالغہ کرنا۔ اور اس سے نفس لذت پانا۔ اور آسان بھی ہی کیونکہ ذکر کرنا بعد عمل کے باطل نہیں کرتا ہی اسکو۔ اور محمود ہی اپنے گناہوں کو چھپانا منہ ریا کے ہراہ تا لوگ اپنے حق میں اعتقاد پرہیزگاری کا رکھیں بلکہ

له کلمہ اجران اجر السر و اجر العلانیہ رواہ الترمذی ابن مسعود سے ۱۲ من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا الی یوم القیمۃ رواہ مسلم جریر سے ۱۲ یعنی اظہار و اسطے ترغیب کے ہونے کی علامت ۱۲

اسباب چھپانے معصیت

ان کو چھپاوے تا محفوظ رہے پردہ دری سے کیونکہ ظاہر کرنے میں ان کے خوف ہی
قیامت کی رسوائی کا ۔ یا اس لئے کہ انکے ڈھانپنے پر حکم کیا گیا ہی ۔ آئی ح
جو شخص مرتکب ہووے کسی شئی کا ان نجاستوں سے چاہیئے کہ پوشیدہ رکھے تو
ڈھانپتا ہی اسکو اللہ تعالی ۞ اور یہ بات یوں پہچانے جاتی ہی کہ غیر کے
گناہاں ظاہر ہونیکو مکروہ جانے ۔ یا اس لئے کہ لوگوں کی ملامت سے رنج نہ
پاوے کیونکہ دفع رنج مباح ہی اور رنج پانا انسان کی جبلی ہی اور اسکو
سہنا موجب کمال ۔ یا اس لئے کہ لوگ گواہاں ہیں خدا عزوجل کے ۔ آئی
ح جس شخص کی تعریف کروگے تم نیکی سے واجب ہوگی اسکے واسطے جنت
اور وہ جو یاد کریں تم اسکو شر سے واجب ہوگی اس کے لئے دوزخ تم لوگ گواہاں
ہیں خدا تعالی کے زمین پر فرمائے تین بار ۞ یا اس لئے کہ اسپر مذمت کرنیوالا
گناہگار ہوتا ہی ۔ اور یہ پہچانے جاتا ہی کہ مساوی رہے اسکے پاس مذمت
اپنی اور غیر کی ۔ یا اس لئے کہ خوف ہو اس بات کا کہ کوئی اپنے کو رنج دینے کا
قصد کرے ۔ یا اس لئے کہ حیا نہ اٹھے کہ وہ طبیعت کی بزرگی سے ہی ۔ آئی ح
حیا سب قسم کی بہتر ہی ۞ اور آئی ح حیا شاخ ہی ایمان کی ۞ یا
اس لئے کہ دوسرا کوئی اسکی پیروی کرنے نہ پاوے ۔ اور محمود ہی کہ پسند کرے

محبت کو خلایق کے اپنے حق میں ناجاننے دوست رکھنے کو خدا تعالی کے اس محبت
سے - پس جس کسی کو خدا تعالی دوست رکھیگا محبوب کریگا اسکو خلائق کے
دلوں میں - پس ازاں ایسی طاعت کہ جس سے عوام الناس لذت نہیں لیتے ہیں
مثل نماز و روزے کے لوگوں کے سامھنے اگر ابتدا کرنے کے وقت ریا ہجوم کرے اور
اخلاص سے خالی رہے چھوڑ دیوے اسکو ریا دور ہونے تک اور اگر اخلاص و ریا
دونوں جمع ہوں تو عمل شروع کرے اور ریا کو دفع کرنے میں کوشش کرے
اور تمام کرے اسکو - اور اگر بعد شروع کرنے کے دخل ریا کا ہوا ہو تو ویسا ہی تمام کرے
اور ترک نکرے عمل کو کیونکہ اسمیں موافقت ہی شیطان کی - اور اس لیے کہ اخفا
طاعت کے ساتھہ مشہور ہونے سے لوگ جانینگے کہ یہہ صاحب اخلاص ہی -
اور اس لیے کہ پہچانا جاوے کہ یہہ شخص ریا سے پرہیز کرنیوالا ہی تو یے دونوں
بھی ریا ہیں - اور نخعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ چھوڑ دیتے تلاوت کو قرآن کے کسی
شخص کے آنے سے سو اس سبب سے بھاگہ جانے کہ وہ اپنے طرف احتیاج لایا
ہی اور اسکے ساتھہ مشغول ہونے میں جلدی کئے کیونکہ وہ بزرگ ریا سے
دور تھے - اور اگر ریا سے زائد کیا عبادت کو عادت سے بسبب پیدا ہونے
فرحت کے دوسرے کسی ایک عابد کو دیکھنے سے پس اگر ہی وہ زیادتی بطور شوق

سکے اور اُس عابد کو دیکھکر غفلت و سُستی اپنی دور ہونے سے پس زیادہ کرے اُسکو
درحالیکہ وسوسہ ریائی کو دفع کرتا ہو۔ بخلاف اُسکے اگر وہ شوق واسطے پھیرنے دل اُس
عابد کے اپنے طرف ہو تو وہ زیادتی ریا ہی۔ اور یہہ فرق یوں پہچانے
جاتا ہی کہ صاحب زوائد اگر دیکھے اس عابد کو کہ وہ اپنے کو نہیں دیکھتا ہی تو بھی
رغبت کرے اس عمل زوائد کی۔ اور ایسی طاعت کہ جس سے عوام الناس لذت
لیتے ہیں سو خلافت و امارت ہی۔ آئی ح ایکدن امام عادل کا بہتر ہی
عبادت سے اس شخص کے جو تنہا ستر سال کیا ہو۔ اور آفت اسکی بہت بڑی
ہی کیونکہ وہ حرکت دیتی ہی آدمی کے باطن کو محبت جاہ کے طرف۔ اور پہنچاتی
ہی ارتکاب معاصی پر بسبب زیادہ ہونے محبت جاہ کی۔ اور اسیواسطے احتراز
کئے ہیں پرہیزگاراں اُس سے۔ پس خلافت سے احتراز کیا چاہئے وہ شخص جو
ضعیف ہو۔ نہ کہ صاحب قوت کہ محبت جاہ کی انمیں مؤثر نہو گی۔ گر یہہ
قوی بھی جسوقت جانے کہ بعد قبول کرنے خلافت کے حالت اپنی بدلیگی تو قول صحیح
یہہ ہی کہ احتراز کرے قبول کرنے سے کیونکہ نفس آدمی کا فریب دیتا ہی۔
اور ثابت قدمی یقین ہوتے پر بھی اُس سے ڈرا چاہئے پس ثابت قدمی نہ رہنے
کی حالت میں بطریق اولی خوف کرنا ہی۔ اور خلافت سے باز رہنا آسان ہی

منصوب ہونے سے معزول ہونے سے ۔ پھر خدمت قضا بعد اُس کے وعظ بولنا ۔
بعد ازاں درس کہنا تس پیچھے فتویٰ دینا ہی ۔ یہ سب فضیلت اور خطر اور شرط
قوت میں علی الترتیب ہیں ۔ اور کنارہ لینا سلف کا اِن امورات سے مشہور
و معروف ہی ۔ اور پہچانے جاتا ہی قوت دین اسطور پر کہ گروہ نہ جانے
قبول کرنے کو دوسرے کے اس منصب کتیں پس اگر معدوم ہو جاوے
کوئی قوی کامل تو متعین ہو جاوے وہ جو موجود لوگوں میں قوی ہی بشرطیکہ
سعی کرنے ہارا رہے پرہیز کرنے میں اُس کے آفات سے ۔

چودھواں باب سب امور کو خدا تعالیٰ کے جانب تفویض کرنے اور امید کو تاہ کرنے اور موت کو یاد کرنے اور خواب غفلت و غرور سے بیدار ہونیکے بیان میں ۔

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	الہام نمبر

خطرہ دو قسم پر ہی ۔ پہلا خطرۂ فساد ہی جو محتاج ہوتا ہی بندہ اُس میں تفویض
کرنیکو عمل کتیں طرف حق تعالیٰ کے ۔ اور معنی تفویض کی درخواست کرنا ہی حفظ کو خدا کے
تعالیٰ سے تاکہ خوبی کو نگاہ رکھے ایسے عمل میں جسمیں فساد سے امن نہو ۔ اور بعضوں کے

عزل و عظ یعنی عزلت ہے پر خطرناک ۔ یعنی عزل ہے منصب سے بعد خلافت ۔ اور فضیلت اور خطرہ اور قوت دین ہی اور فضاوت اس کے ۱۲

فتویٰ دینا ۔ درس ۔ وعظ ۔ قضا

حسب سے ۔ ازواج پر ۔ تفویض ۔ محفوظ ۔ تعاقب ۔ حبیب ۔ واجبات ۱۲

نزدیک تفویض وہ ہی کہ ہووے اسکو بغیر کئے کے نجات اور ممکن ہو کہ جمع ہووے
ساتھ اسکے گناہ۔ یہہ معنی مخصوص ہی ساتھ نوافل اور مباحات کے۔ اور بعضوں
کے نزدیک تفویض وہ عمل ہی جو ممکن ہو کہ درپیش آوے اسپر وہ عمل کہ اشتغال
اُسطرف اولی ہو۔ یہہ بات شامل ہی فرض کو بھی۔ کیونکہ جو کوئی قصد کرے
نماز کو ادا کرنیکا تنگ وقت میں اور اسکے نزدیک کوئی ایک ڈوبنے والا یا
جل جانے ہارا ہے اور اسکا نکالنا ممکن ہو تو اسکو نکالنا بہتر ہی نماز پڑھنے سے۔
اور جاننے کہ تفویض ناگزیر ہی دل کو خطرے سے تسکین دینے کے لئے فی الحال اور
اسمیں خوبی حاصل ہونے کے واسطے آئندہ۔ پس خدا عزوجل تفویض کئے
گئے کام میں فساد کو جگہہ نہیں دیتا ہی۔ آیا ق حوالہ کرتا ہوں میں اپنے کام
کو طرف اللہ تعالی کے ۞ آخر آیت تک اور بعض وقت کار نیک کو بھی نہیں کرتا
ہی یہاں تک کہ سو رہے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ساتھ اپنے اصحاب
رضی اللہ تعالی عنہم کے نماز صبح کے وقت میں۔ اور بندے کو یہہ لائق ہی کہ افضل
کو اختیار کرے اگر اختیار دیا جاوے۔ مانند قول اُس بیمار کے جو کہتا ہی طبیب
سے کہ بغیر علاج آپکے ہے کرنا آپ جو ہے درصورتیکہ رہے خوبی دونوں میں
ساتھ راضی رہنے کے بغیر افضل ہے۔ بخلاف اصلح کے کہ وہ نامعلوم ہی۔ اور

ضد تفویض کی طمع ہی اور طمع کرنا بھی محمود ہی بشرطیکہ قید صلاح کے ساتھ رہے یا
آگہ خطر سے دور رہے آیا ق اللہ تعالیٰ وہ ذات ہی طمع کرتا ہوں میں
کہ بخشے وہ گناہونکو میرے قیامت کے دن ○ اور آیا ق تحقیق ہم طمع کرتے
ہیں اسباب کی کہ بخش دیوے پروردگار ہمارا گناہوں کو ہمارے ○ یوں نہو تو
وہ طمع بد ہی۔ سو وہ طمع مذموم آرام لینا دلکا ہی نفع مشکوک سے۔ اور دوسرا
خطرہ ہونیکا ہی۔ کہ محتاج ہوتا ہی بندہ اسمیں طرف قصر امل کے۔ اور قصر امل وہ
ہی کہ ارادہ نکیا جاوے ایسے کام کا کہ جسکے ہونے میں شک رہے مگر مستثنیٰ کر
اسکو ساتھ مشیت الٰہی کے۔ آئی ح جب صبح کیا تو بات مت کر اپنے نفس کے ساتھ
شام کی اور جب شام کیا تو بات مت بول اپنے نفس سے صبح کی ○ اور امل اسکو
کہتے ہیں کہ کسی چیز کا بالجزم ارادہ کرے۔ اور اسمیں تفاوت ہی۔ جو کوئی
امید ہمیشہ کی رکھتا ہی اور کسی نے بڑھاپے تک اور کوئی ایک سال تک اور کوئی
ایک موسم تک اور کوئی مہینا بھر اور کوئی ایک روز اور کوئی ایک ساعت تلک
کی۔ اور یہہ فرق ظاہر ہوتا ہی ذخیرہ کرنے میں اور تہیۂ اسباب کر رکھنے میں۔ اور آفات
طول امل کے عبادت کو چھوڑ دینا اور اسمیں کاہلی اور تاخیر کرنا اور دنیا کی حرص رکھنا
اور آخرت کو بھولنا اور دل کو سخت بنانا ہی۔ آیا ق دراز ہوا اُنپر زمانہ پس سخت

حاشیہ:
۱ والذی اطمع ان یغفرلی خطیئتی یوم الدین ۱۲
۲ انا نطمع ان یغفر لنا ربنا خطایانا ۱۲
۳ یعنی امید رکھنا
آفات طول امل
فطال علیہم الامد فقست

وغیرہ ہوسے اُن کے دلوں ○ اور آیا ق لہو لعب میں ڈالتا ہی انکو طول امل قریب ہی
کہ وے جان لیوینگے ○ اور سبب طول امل کا محبت دنیا کی اور تعائق امور کو نا جاننا
ہی - اور علاج ہر ایک کا اُسکے مقام میں مذکور ہو چکا اور علاج اسکا یاد کرنا ناگہاں موت
آجانیکو - پس موت کا یاد واجب کر دیتا اُسکے لئے تیار رہنے کو اور دنیاے مکار
سے دوری لینے کو - آئی ح ہاں وہ شخص جو یاد کرے موت کو دن رات
میں بیس بار ○ (فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ پوچھے گئے کہ کیا کوئی
شہیدوں کے ساتھ اٹھایا جائیگا) اور یاد موت کا حق یہہ ہی کہ یاد کرے اُسکو
بسبب رغبت رکھنے طرف لقائے حق تعالی کے یا پیدا ہونے سے ایسے خوف کے
جو سبب ہو جلدی کرنے کو تدارک تقصیرات میں - نہ کہ دنیا کے فوت ہونے کے
تاسف کی راہ سے - پس اسطور کا یاد دور کرنیوالا ہی حقتعالی سے - آئی ح
جو کوئی دوست رکھے خدایتعالی کی دیدار کو دوست رکھیگا اللہ تعالی اُسکے
دیکھنے کو اور جو کہ ناپسند جانے دیدار الہی کو ناپسند رکھیگا حقتعالی اسکے دیدار
کو ○ اور مراد محب سے وہ عارف ہی کہ مشتاق رہے وصال حقتعالی کا پس موت
وعدہ گاہ و محل وصول اُسکا ہی اور مراد دیدار حق کو مکروہ رکھنے والے سے راغب
دنیا ہی - برخلاف اُس شخص کے جو توبہ اور زاد آخرت مہیا کرنے کے آگے اچانک

فوائد یاد موت

من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ

موت آ جانے سے ڈرتا ہی پس یہ شخص لقائے حقانی کے فوت ہونیکو مکروہ جانتا ہی نہ لقائے حقانی کو۔ اور اعلیٰ درجہ ذکر موت کا ترکِ اختیار ہی موت و حیات میں اور سپرد کردینا سب کاموں کو طرف مدبر مختار کے۔ اور حق ذکرِ موت کا فارغ کرنا ہی اپنے دل کو غیرِ خدا سے۔ اور فکر کرنا مانند فکر سفر جانے والے کے۔ اور اصلِ مقصود موت کو یاد کرنے سے خبردار رکھنا ہی دلکو۔ اور خلاف اسکا[۱] غرور ہی اور غرور آرام پانا نفس کا ہی اُن چیزوں کے ساتھہ جو موافقت رکھیں خواہش نفسانی اور شہوں سے۔ آیا ق[۲] چاہیئے فریفتہ نکرے تمکو دنیا کی زندگی ۝ اور غرور کے اقسام بہت ہیں مانند اختیار کرنے دنیا کے کہ وہ نقد ہی بہ نسبت آخرت کے کہ وہ وعدہ ہی۔ سو یہ تصور نادانی ہی کیونکہ وعدہ منافع کثیر کا نقدِ قلیل[۳] پر راجح ہی۔ اگرچہ شک کیا جاوے اس شئے کثیرہ کے حصول میں۔ کیونکہ بیمار ترک کرتا ہی طبیب کے حکم پر لذت ہائے دنیاوی کو جو نقد و موجود ہیں۔ تا آیندہ تندرستی جو نسیہ ہی پاوے۔ اور سوداگر خطرے میں ڈالتا ہی مال کو جو نقد ہی تاکہ اٹھاوے اس سے حاصل جو نسیہ ہی۔ پس آخرت دنیا کو اختیار کرنے سے اولیٰ ہی بسبب یقین ہونے اُسکے۔ اور بسبب نسبت نرکھنے نعمت ہائے دنیا ساتھہ نعمتہائے اخروی کے جو استواری اور ہمیشگی کے ساتھہ ہیں اور بھی سبب غرور کا اعتقاد

غرور

[۱] یعنی خلاف موت کا خاص ... ۱۲ [۲] ... ۱۲

[۳] یعنی منافع غیر ... بہ نسبت ... نفیس ...

رکھنا ہی فقط ایمان پر۔ آیا ق ؏ بتحقیق میں البتہ بخشنے والا ہوں ایسے کو جو توبہ کیا شرک سے اور ایمان لایا وحدانیت پر اور نیک عمل کیا پس راہ پایا ۝ اور آیا ق قسم ہی تیرے زمانے کی کہ البتہ انسان زیاں کاری میں ہی سوائے اُنکے کہ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ اور بھی سبب غرور یہ ہی کہ اعتماد کریں اسباب پر کہ وہ خدائے عزوجل کریم ہی۔ آیا ق نہیں ہی انسان کو کچھ حاصل آخرت میں مگر ثواب اس چیز کا جو سعی کیا ۝ اور اس اعتماد کے بابیں برعکس عمل کرتا ہی امور دنیوی میں۔ باوجودیکہ آیا ق جو کوئی توکل کرے حق تعالیٰ پر پس وہ بس ہی اُسکو ۝ اور علاج غرور کا علم ہی اور تامل کرنا گذشتگوں کے احوال میں کہ کیوں تھے اور کیا ہوے

پندرھواں باب خطرہاے ردیہ کو دور کرنے اور ریاضت کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصود اصلی صفائی دل کی ہی کیونکہ نظر کرتا ہی اللہ تعالیٰ دل کے طرف۔ آئی ح تحقیق اللہ تعالیٰ نظر نہیں کرتا ہی تمھارے صورتوں کے طرف اور نہ عملوں کے طرف لیکن نظر کرتا ہی طرف تمھارے دلاں اور نیتوں کے ۝ اور بسبب وابستہ رہنے خوبی تمام بدن کی ساتھ خوبی دل کی۔ آئی ح تحقیق بدن میں البتہ ایک ٹکڑا گوشت

ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم
اور جسد فاسد ہو
بر دل تو فاسد ہو تمام
بدن ۱۲ ان فی الجسد لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ الا وہی القلب
بخاری نعمان بن بشیر

گاہی وہ محجوب رہے تو خوب رہتے ہے بدن تمام خبردار وہی دل ہی ہے ○ اور سعادت ابدی
دل کی سلامتی کے ساتھ ہی ۔ آیا ق مگر وہی جو آوے نزدیک خدا تعالیٰ کے
خالص دل کے ساتھ ○ اور بسبب ہونے قلب کے کھان جواہر نفیسہ کا جو علم و معرفت
اور دوسرے فضائل ہیں ۔ اور بسبب قصد کرنے دشمن کے اوسکی طرف جیسا
اسپر حدیث بھی آئی ۔ اور بسبب زیادہ مشغول رہنے دل کے کیونکہ وہ جاے جنگ
عقل اور ہوا کی ہی ۔ اور بسبب بہت ہونے اسباب ورود خطرات کے لئے جنگ دفع
کرنے میں وہ عاجز ہی ۔ اور بسبب منقلب ہونے قلب کے ۔ آئی ح کہ بتحقیق
دل مانند چڑیا کے ہی منقلب ہوتا ہی ہر وقت ○ اور اس لئے کہ دل میں انشراح
اور انفساح ہی درصورتیکہ اسمیں نقصان اور حجاب اور مہلکات ہنوویں اور اس
لئے کہ وہ علم کے طرف مصروف رہتا ہی یہی بات ارادہ کئے گئی ہی اوس امانت
سے جو اٹھایا ہی اوسکو انسان ۔ اور اس لئے کہ اسمیں زائد ہوتے ہیں یقین اور ایمان
اور درجات علم کے اور نور ایسے کہ سوال کئے جاتے ہیں دعائے ماثورہ میں ۔ اور
اس لئے کہ اوسپر مہر آلہی ہی اور زنگ و سیاہی جبکہ وہ متصف ہو اوصاف رذائل
سے ۔ اور ظلم و گناہ کی تاریکی بھر جانے سے ۔ اور بسبب محجوب رہنے کے خدا سے
عزوجل سے ۔ اور جاننا چاہئے تحقیق یہ ہی کہ ذات انسان کو جو صاحب معرفت و علم

ہو اور اوامر و نواہی سے خطاب کیا گیا ہو قلب[۵۱] کہتے ہیں کیونکہ قلب انسان سے بلا واسطہ
متعلق ہی اور دوسرے حواس بواسطہ قلب کے انسان سے علاقہ رکھتے ہیں اور مجازاً
پارۂ گوشت پر بھی اطلاق کرتے ہیں جو کیفیات مخصوصہ سے مکیف ہی۔ اور کبھی اس
انسان کا نام نفس رکھا جاتا ہی چنانچہ تقسیم کیا ہی اُسکو قرآن مجید میں مطمئنہ[۵۲] اور لوامہ
اور امارہ اور مُلہمہ سے جیسا کہ اطلاق کیا جاتا ہی اسم نفس کا اوپر اُس چیز کے جو جمع
کرے صفات مذمومہ کو کیونکہ کہا ہی شارع نے کہ نفس دشمن ترین دشمنان ہی۔
اور کبھی اُسکا نام روح[۵۴] رکھا جاتا ہی۔ آیا ق[۵۵] بول روح امر سے میرے پروردگار
کے ہی ○ چنانچہ حکما اطلاق روح کا ایسے جسم پر کرتے ہیں جو ایک کیفیت[۵۶] خاص
رکھے اور کبھی اسکا نام عقل[۵۷] رکھا جاتا ہی۔ آئی ح[۵۸] کہ اول چیز جسکو خدا یتعالیٰ
پیدا کیا عقل ہی اور اسکو فرمایا کہ متوجہ ہو میرے جانب ○ آخر حدیث تک۔ چنانچہ
اطلاق کئے جاتی ہی عقل اوپر صفت خاص[۵۹] مکیف کے۔ پس خطروں سے مراد وہ
نشانیاں ہیں جو حادث ہوتے ہیں دل میں اور باعث ہوتے ہیں فعل کے کرنے
اور چھوڑنے پر۔ اور وے خطورات آخرت میں نفع دینے والے ہوں تو خیر ہیں
اور انپر مدد کرنا توفیق ہی۔ اور اگر ضرر دینے والے ہوں تو شر ہیں اور انپر کمک کرنا
خذلان[۶۰] ہی۔ اور خطرۂ خیر و شر میں فرق بتلانے والی شرع ہی اور اعمال صلحا کے

پس جو موافق اُنسے رہیں خطرۂ خیر ہیں اور مخالف اُنکے خطرۂ شر ہیں اگرچہ بطور حقیقت
یا شبہ کے رہیں - پس فرق بتلانے والا نفس ہی اگر وہ کسی چیز سے نفرت کرے نفرت
طبعی نہ کہ خوفِ عقاب سے تو وہ چیز خیر ہی - اور اگر خواہش کرے میلِ طبعی نہ کہ ازراہ
رجا تو وہ چیز شر ہی - بعد ازاں فرشتوں سے الہام ہی جو وہ نہیں ہوتا ہی
بجز خیر کے - اور شیطان کے طرف سے وسواس ہی جو وہ شر ہی اور کبھی وہ خطرۂ
شیطانی بھی خیر ہوتا ہی کہ افضل کام سے باز رکھکر طرف غیر فاضل کے متوجہ
کرتا ہی اور جیسا کہ کھینچتا ہی ایسے گناہ کے طرف کہ برابر ہو اس خیر کا نفع اُس گناہ
کے شر کو جیسا غرور وپندار - آئی ح بتحقیق دل نزدیک ہی فرشتے اور شیطان
سے جو بلاتے ہیں اسکو وے دونوں ۞ اور جو خطرہ کہ ابتدا میں جناب باریتعالی
سے آوے وہ خاطرِ مطلق ہی سمجھو وہ یا خیر ہوگا مہربانی کے راہ سے یا شر ہوگا امتحان
کے رو سے - اور جو خطرہ کہ نفس کے جانب سے ہو وہ ہوا ہی کہ نہیں ہی اسمیں سوا
شر کے - اور کہا گیا ہی کہ وہ ہواے نفسانی مانند وسوسۂ شیطانی کے
ہی - اور بھی کہا گیا ہی کہ در صورت مطمئنہ رہنے نفس کے نہیں ہی وہ سواے
خیر کے اور یہہ پانچواں قسم ہی جسکا نام خاطر القلب ہی - آئی ح کہ فتوی چاہ
اپنے دل سے ۞ لیکن خطرۂ خیر پہچانے جاتا ہی اسطور سے کہ وہ مضبوط ایکہی حالت

پر رہے اور پیدا ہوا ہو بعد کسی ایک عبادت کے اور دے جزا اسکے۔ آیا ق
وے لوگ جو کوشش کریں ہمارے طاعت میں البتہ دکھاویں ہم انکو راہیں
ہمارے طرف آنے کے ۞ اور بھی وہ باعث ہو اصول اور اعمال باطنہ میں پس
نہیں ہی راہ خدا تعالی کے سوائے دوسرے کسی کو ان خطروں کے طرف۔ اور
تنبیہ کرنے ہارا ہو غفلت سے۔ آئی ح ای بار تعالی خبردار کر ہمکو خواب
غفلت سے غافلوں کے ۞ اور الہام پہچانے جاتا ہی اسطور سے کہ رہے وہ
خطرہ متردد اور شروع ہونے والا بدون سابقے کسی عبادت کے اور واقع
ہونے ہارا فروع میں عبادات کے اور اعمال ظاہرہ میں اور رغبت دلانے والا
طاعت پر۔ آیا ق کہ فرشتگاں کرتے ہیں وہ جو کچھہ کہ حکم کئے جاتے ہیں ۞ اور
وسوسہ پہچانے جاتا ہی اسطور پر کہ اس خطرے کے ساتھ جلدی اور نشاط رہے
اور خوف عمل تمام ہونیکا اور اسکے طریق برباد ہونیکا اور درگاہ قبولیت میں آنیکا
نرہے۔ اور نرہے چشمداشت اس بات کی کہ وہ خیر ہی اور امید رکھا جاوے
اسپر ثواب کی۔ اور خاطر شر پہچانے جاتا ہی اسطور سے کہ وہ ثابت رہے
ایک حالت پر اور پیدا ہوا ہو بعد کسی گناہ کے اور دے شومیت اسکے۔ آیا
ق تحہ منہ ایسا ہی جو کہتے ہیں بلکہ پردہ ڈھانپ دیئے انکے لوگوں پر دے

چیزیں جو کسب کیئے تھے گناہوں سے ○ اور پہچانے جاتی ہی ہو بسبب ہونے اُس کے طالب شہوت - آیات تمھارے لئے ہی آخرت میں وہ چیز جو خواہش کرتے ہیں نفوس تمھارے ○ اور بسبب ہونے اس کے اُٹھنے والا خواہش معین پر کیونکہ نفس تسکین نہیں پاتا ہی بدون ادا ہونے شہوت کے - اور پہچانے جاتا ہی وسوسہ بسبب رہنے اُس کے - ابتدا کیا گیا اکثر احوال میں متردد ایک گناہ سے دوسرے گناہ کے طرف - کیونکہ شیطان ایک کتا ہی جبکہ نکالا جاوے ایک جانب سے داخل ہوتا ہی دوسرے جانب سے - اور بسبب اسکے کہ وہ باعث ہووے اوپر گناہ غیر معین کے کیونکہ غرض شیطان کا محض اغوا دینا ہی - اور بسبب رہنے اُسکے آراستہ کرنے پر معصیت کو - آیات کہ شیطان آراستہ کیا انکے لئے اور مہلت دیا انھوں کو ○ اور بسبب اُسکے کہ وہ دفع ہوتا ہی ذکر سے خدا تعالی کے - آئی حج جب ذکر کرتا ہی بندہ خدا تعالی کی دور ہوتا ہی اس سے شیطان اور جبکہ یاد الٰہی سے غافل ہوتا ہی تو وسواس میں ڈالتا ہی اسکو ○ اور بعضے کہے ہیں کہ انمیں تمیز کرنا متعذر ہی مگر نور سے تقوی و معرفت کے - اور اختلاف ہی اُن خطروں کے سبب سے پکڑا جانے میں لیکن تحقیق یہ ہی کہ مواخذہ ہوگا جسمیں کہ اختیار ہو مانند حدیث النفس اور میلان طبع کے کیونکہ اُن میں تکلیف

شرعی نہیں ہے۔ اور آئی ہے ح عفو کئے گئے وے چیزیں کہ گذرے نفوس میں ہمارے ○ مگر عزم اور قرار داد نفس پر مواخذہ ہوگا۔ آیا ق اور اگر ظاہر کروگے اُسکو جو تمہارے نفوس میں ہے یا پوشیدہ کروگے اُسکو محاسبہ کریگا اُسکا تم سے اللہ تعالیٰ ○ اور آیا ق تحقیق کان اور آنکھ اور دل یہ سب سوال کیا جائینگے ○ اور آئی ہے ح اٹھایا جائینگے لوگ قیامت کے دن اپنے اپنے نیتوں پر ○ اور اسبات پر اجماع امت ہے کہ تکبر و پندار اور ریا پر مواخذہ کیا جائیگا۔ مگر عزم کے بعد بھی خوفِ خدا سے باز آجاوے تو مٹا دیتا ہے اسکو خدا تعالیٰ۔ اِس لئے کہ باز آنے کی تاثیر باطن کو روشن کرنے میں غالب ہوگئی کیونکہ وہ ممانعت طبع انسانی کے مخالف ہے۔ اور وہ تاثیر قصد معصیت کی بسبب موافق رہنے طبع انسانی کے جو دل کو تاریک کی تھی مغلوب ہوگئی۔ اور آئی ہے ح ترک کرے معصیت کو تو لکھو تم اُسکو حسنات میں ○ اور واجب ہے بندے پر شیطان سے پرہیز کرنا کیونکہ وہ دشمن ہے چنانچہ قرآن شریف اسپر ناطق ہے ق بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بھی ٹھہرا رکھو اسکو دشمن ○ اور اس لئے کہ عبادت کرنیوالا غصے میں لاتا ہے شیطان کو پس سخت تر ہوتی دشمنی اُسکی ساتھ عابد کے۔ اور طور احتراز کا پناہ ڈھونڈھنا

ہی اُس سے کیونکہ پناہ مانگنے کے لئے ہم حکم کئے گئے ہیں۔ اور بھی اس لئے کہ اگر جنگ کرے تو کتے سے رنج کھینچیگا اور کبھی مغلوب بھی ہوجائیگا پس التجا لانا درگاہ الٰہی میں اولیٰ ہی۔ اور بھی ایک طریق احتراز کا کوشش کرنا ہی اسکو رد کرنے میں اور کھانے میں اُن چیزوں کے جو مہلکات ہیں کیونکہ شیطان مسلط کیا گیا ہی واسطے آزمایش کے اور مداومت کرنا ہی خدا تعالیٰ کے ذکر کی زبان و دل سے جسکا بیان اوپر گذرا اور سبک سمجھنا اسکے طلب کو کیونکہ کتے سے اگر منہہ پھیر لیوے تو خاموش ہوتا ہی اور پہچانے اسکے مکروں کو کیونکہ چور اگر جان لیوے کہ صاحب خانہ اپنی اطلاع پا چکا ہی تو گریز کرتا ہی۔ اور شیطانی مکر یہ ہیں جیسے منع کرنا عمل سے اور ڈھیل میں ڈالنا۔ اور جلدی کرانا اور ریا و عجب میں ڈالنا۔ اور امیدوار کرنا عمل کے اظہار میں خدا تعالیٰ سے پھیر کے۔ اور حاجت عمل کی نہ رہنے پر لانا نظر کرتے قسمتِ ازلی کے جو سعادت و شقاوت کے لئے مقرر ہو چکی۔ اور اُن مکروں کو رد کرنیکا طریق یہہ ہی کہ جانے کہ دنیا سے آخرت کے طرف جانے توشے کی حاجت ہی اور ہر کا یکا اجل پہنچتی ہی۔ اور تھوڑا عمل کامل اوپر بڑے عملِ ناقص کے غالب ہی۔ اور دیکھنا حقتعالیٰ کا عمل کو بس ہی۔ اور ریا دکرے اُسکی منت کو اور منسوب دیوے عمل کو خدا تعالیٰ کے طرف اظہار و اخفا میں

لکہ فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم ۱۲

شیطان

منع عمل ۱۲

ڈھیل ۱۲

جلدی ۱۲

ریا عجب ۱۲

امیدوار کرنا ۱۲

حاجت عمل نہ رہنا ۱۲

جلد پہنچ کرنا ۱۲

توشہ ۱۲

اجل ۱۲

عمل کامل ۱۲

بس ہونا ۱۲

ریا کی ہٹانے ۱۲

اور سمجھے کہ امتثال امر الٰہی فرض ہی اور وعدہ اسکا سچا۔ سو یہہ اولیٰ طریقہ ہی۔
پس ازاں شیطان کو جھوٹا جاننے پر کفایت کرے اور اس جدال چھوڑ دیوے
بعد از ثابت رہے اُس عبادت پر جو کرتا تھا پس ازاں زیادہ کرے اسکو شیطان
کے ضد میں پس خلاف اُسکا یوں کرنے غصے میں لاناہی اُسکو اور اختلاف
ہی قوی لوگ شیطان سے مامون رہتے ہیں اور قول حق یہہ ہی کہ وے بھی
امن نہیں پاتے ہیں دلیل سے قصہ آدم علیہ السّلام کے۔ اور آئی ح کہ تحقیق
البتہ چھایا جاتا ہی میرے دل پر ⊙ اور اختلاف ہی شیطان سے احتراز کرنیکی سعی
توکل کی منافی رہنے میں سو حق بات یہہ ہی کہ ایک دوسرے کی منافی نہیں
کیونکہ اٹھانا ہتھیار کا اور جمع کرنا لشکر کا اور کھودنا خندق کا ضرر نہیں کیا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توکل میں۔ اور بھی اختلاف ہی شیطان سے حذر
کرنے کی کیفیت میں۔ پس بہتر یہہ ہی کہ اُسکی دشمنی کو دل پر مضبوط کرے اور اللہ
تعالیٰ کے یاد میں مستغرق رہے جمع ہمت کے ساتھ۔ اور خطورات شیطانی
کو دفع کرنے کے طرف مشغول رہے جبکہ اس کے وسوسے داخل ہونے سے آگاہ
ہووے۔ مگر اُسی تدبیر میں ڈوب جانا ذکر الٰہی کا مانع ہوگا۔ اور ویسا مستغرق
ہو جانا گویا شیطان کو خوش کرنا ہی اور دونوں کو جمع کرنا ناقص کرنا ہی حضور

اور فرض ہے ۱۲
سو شیطان ان کے
سو قوتا منہاج عمل جابجا۔
سو اولیا صلحا شہدا
انبیا ۱۲
سو ان لیفان علیٰ قلبی ۱۲
مسلم عن مزنی

قلب کو۔ آیا **ق** کہیہ یاد کر اللہ تعالی کو پس چھوڑ دے انکو جو خوض باطل میں بازی کرتے ہیں ۝ اور احتراز کرنا نفس سے واجب ہی پس علاج اسکا دشوار ہی۔ کیونکہ وہ محبوب ہی اور محبت اندھا کر دیتی ہی دوست کا عیب دیکھنے سے۔ اور بورا بناتی ہی ملامت سننے سے۔ اور اس لئے کہ وہ دشمن داخلی ہی پس گھر کے چور سے دشوار ہی حیلہ نجات کا۔ اور اس لئے کہ وہ کبھی جدا نہیں ہو سکتا ہی۔ اور ذکر سے بھی دفع نہیں ہوتا۔ اور اس لئے کہ وہ شکایت کریگا قیامت میں اسکی جو موافقت کیا تھا اپنی دنیا میں۔ اور اسی سے پیدا ہوا گناہ ابلیس کا سبب تکبر اور حسد کے۔ اور گناہ قابیل کا سبب بخل کے۔ اور گناہ ہاروت کا سبب شہوت کے۔ اور اسکو فرمانبردار کرنیکا طریق۔ منع کرنا ہی اسکے خواہشوں کو پس سرکش گھوڑا نرم ہوتا ہی چارا کم کرنے سے۔ اور عبادت کے بوجھے کو اسپر لادھنا ہی۔ پس گدھا فرمانبردار ہوتا ہی زیادہ بوجھ چڑھانے سے اور اللہ تعالی سے کمک چاہنا۔ آیا **ق** بہ تحقیق نفس امر کرنے والا ہی بدی کی طرف مگر اسکو جو رحم کرے رب میرا ۝ اور اصل طریق ریاضت کرنا کہ وہ آراستہ کرنا ہی اپنے اخلاق کو۔ آیا **ح** بہ تحقیق دیکھا میں کل کی رات ایک عجب بات یعنے دیکھا میں ایک شخص کو میری امت سے جو بیٹھا ہی اپنے زانوؤں پر اور

اسکے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ایک پردہ ہی پس وہاں آیا حسنِ خُلق اور دور
کردیا اُسکو خدا تعالیٰ کے پاس ○ اور آئی ہی بھاری چیز جو رکھا جاتی ہی ترازو
اعمال میں سو حسنِ خُلق ہی ○ کہ وہ ضبط کرنا ہی نفس کو نیچے شرع اور عقل
کے۔ اور یہہ بات ہو سکنے کی ہی بسبب اُسکے کہ حیوانِ وحشی اہلی ہوتا ہی اور
سرکش حیوان فرمانبردار اور کتا تعلیم پایا گیا ہو سکتا ہی۔ اور آئی ہی درست
بناؤ تم اپنے اخلاق کو ○ پس علاج اُس شخص میں جلد اثر کرتا ہی جو غافل ہی
ہر ایک اعتقاد و تمیز سے۔ اور بعد اسکے وہ شخص جو پہچانا بدی کو بدکام کے
اور بعد اُسکے وہ شخص ہی جو بدکام کو نیک اعتقاد کیا۔ اسکا علاج دشوار ہی
اور طریق تہذیب کی در صورتیکہ کمال ذاتی (جیسا انبیا علیہم السلام کو میسر تھی
اور جذبۂ الٰہی جو ساحران فرعون کو اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی)
نہو تو بہ تکلف سعی کرنا ہی بہ تدریج عادت لینے میں بر ضدِ اخلاقِ بد کے۔ اور
علی الدوام کوشش کرنا راہِ خدا میں یہاں تک کہ طاعت کی عادت پاوے
اور اس سے لذت یاب ہووے مانند لذت پانے بیمار کے غذا سے بعد
علاج کے۔ اور مانند ہمیشہ لذت پانے شاگرد کے علم سے۔ نہ کہ گاہے ملے
کیونکہ مقصود ریاضت سے خدا تعالیٰ کی محبت کو دل میں مضبوط کرنا اور دنیا کی دوستی

کو اکھیڑتا ہی - اور یہہ بات حاصل ہوگی ایسے شیخ کامل سے کہ بینا ہو عیوب پر مرید کے - اور دانا ہو پوشیدہ صفات سے اسکے - سو وہ نادر الوجود ہی یا کوئی دوست ہمانی سے جو آگاہ کرے عیوب نفس پر جیسا سلف سے روایت آئی - یا کوئی دشمن سے اپنے کہ اسکے نارضامندی کی آنکھہ ظاہر کریگی اسکے عیوب کو یا صحبت سے لوگوں کے ایسا کہ ترک کرے وہ چیز جو انہیں بد پایا ہو - یا کتاب و سنت سے بہی بہت نفع دینے والے ہیں - اور اصل اسکا چھوڑ دینا قدر ضرورت سے زائد بہرہ مندی کو ایسے چیزوں سے جو نہ پایا جاوے نفع اسکا قبر میں - تا اسکو دنیا کے ساتھہ انست حاصل ہووے کہ وہ باعث اسکے محبت کی ہوگی کہ یہہ سر ہی تمام گناہوں کا -

سولھواں باب توبہ کرنے اور حق تعالیٰ کے ساتھہ دل کو ربط دینے اور تقوی حاصل کرنے کے بیان میں -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توبہ دل کو گناہ سے پاک کرنے کو کہتے ہیں - اور بعض کہے کہ دوری سے قربت الٰہی کے طرف آنا ہی - پس وہ فرض ہی - آیا ق توبہ کرو تم طرف پروردگار

(حاشیہ) یعنی نفس کی بغض ہی اور دنیا کی محبت کی دوری کا اصل ہ
(حاشیہ) یعنی اول دنیا سے محبت کرے پھر دلکو گناہوں سے غفلت ہوگی اور بعد وہ دل میں بیٹھ جاتی ہے در محبت سکو اسکے بنیادی تعالیٰ سے ۱۲ ق اللہ تعالیٰ ق توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا ج ۱۲ ع ۲ و ۳

کے توبہ خالص ۞ اور بدلیل اجماع امت کے اور عقل کے کیونکہ واجب ہی نا
چیز کہ جسکے کرنے سے سعادت حاصل ہو اور اسکے چھوڑ دینے میں شقاوت
اور یہہ بات توبہ میں متحقق ہی۔ اور توبہ کے فوائد خدا تعالی کی دوستی میں
آنا ہی۔ آیا ق بہ تحقیق خدا تعالی دوست رکھتا ہی توبہ کرنے والوں کو ۞
اور آنی ح توبہ کرنے والا دوست ہی خدا تعالی کا ۞ اور توفیق عبادت
کی پاتا ہی کیونکہ گناہوں کی پابندی باز رکھتی ہی عبادت سے اور اس لئے کہ
مداومت گناہوں کی دل کو سیاہ کرتی اور بدبختی کے طرف کھینچتی ہی۔ اور اس لئے
کہ جو کوئی آلودہ نجاست ہو سو وہ رب کے نزدیک نہیں جا سکیگا۔ آنی ح
جب بندہ جھوٹھہ بولتا ہی دور ہوتے ہیں دونوں فرشتے بدبوئی سے جو نکلتی
ہے اسکے ۞ اور عبادت کی حلاوت کو حاصل کرتا ہی کیونکہ گناہوں پہ اصرار
کرنے ہارا نہ پاویگا اسکو اور تائب کی عبادت قبول ہوتا ہی کیونکہ صاحب دین
نہیں قبول کرتا ہی ہدیئے کو اس قرضدار کے جو ادا کرنے میں حیلہ ساز ہو۔ اور اس
لئے کہ غصہ مانع قبولیت ہی اور توبہ واجب ہی سبھوں پر ہر حال میں بسبب عام
رہنے دلائل اسکے اور توبہ فی الفور کرنا ہی کیونکہ معاصی سے باز رہنا ہر حال میں
واجب ہی اور اسمیں تاخیر کرنا حرام ہی۔ آیا ق اور نہیں ہی توبہ انکو جو گناہ

قبول توبہ

کئے یہاں تک کہ پہنچے اُن میں سے کسی کو موت تو کہے کہ تحقیق میں اب توبہ کیا ہوں

ح اکثر فریاد اہلِ دوزخ کی بسبب تاخیر توبہ کے ہے ۞ اور توبہ البتہ مقبول ہے

آیا ق قبول کرتا ہے توبہ کو خدا تعالیٰ بندگان سے ۞ ق خدا تعالیٰ

قبول کرنیوالا ہے بندوں کا توبہ ۞ ح تحقیق اللہ تعالیٰ توبہ کے لئے

کھلا رکھا ہے دست رحمت کو یہاں تلک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے ۞

اور بھی دور ہوتی ہے گناہ ہونے کی تاریکی توبہ کا نور روشن ہونے کے وقت مانند

تراشی ہونے میل کے صابون سے اور زنگ صیقل سے - اور تائب شک نکرے

توبہ قبول ہونے میں مگر اسکے شروط و ارکان میں شک پایا جاوے - کیونکہ وہ

بہت باریک ہیں مانند شک مسہل لینے والے کے برخلاف دھوبی کے کہ شروط اسکے

روشن ہیں - اور گناہ اسکو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے امر کا مخالف رہے کسی کام کے

کرنے میں یا نہ کرنے میں اور گناہ منقسم ہوتا ہے طرف حق اللہ اور حق العبد کے لیکن

یہ بہت شدید ہے - آئی ح تحقیق کہ حق العبد نہیں چھوٹتا ہے ۞ اور

ہر ایک گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور صغیرہ کیونکہ بعض گناہوں کے شان میں آئی ح

کہ وے کبائر سے ہیں ۞ اور اختلاف ہوا ہے کبائر کے حصر میں چنانچہ بعض کہتے

کبیرہ وہ گناہ ہے کہ جسکی نہی تخصیص آئی ہو کیونکہ تخصیص گناہ بڑا رہنے کی دلیل ہے

اور بعضوں کے نزدیک کبیرہ وہ ہی کہ جسپر آتش دوزخ کی وعید آئی ہو کیونکہ آگ سے
عذاب دینا گناہ کے بڑے رہنے کی دلیل ہی - اور بعض یوں کہے کبیرہ وہ ہی کہ
جسپر حد شرعی واجب ہو کیونکہ حد سزا ہونا گناہ بڑا رہنے کی دلیل ہی - اور بعض
کہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہی کہ جسکو صغیرہ سمجھے انسان چنانچہ صغیرہ وہ گناہ ہی کہ بڑا
سمجھا اچھے اسکو - اور کہا گیا ہی کہ صحیح یہہ بات ہی کہ کبیرہ مبہم ہی مانند
شب قدر اور ساعت جمعہ کے کیونکہ کبیرہ ایسا گناہ ہی کہ نماز پنجگانہ اسکو محو
نکرے - آئی ح پنجوقت کی نماز محو کرتی انکے درمیان واقع ہونے والے گناہوں
کو اگر پرہیز کرے کبائر سے ○ اور حکم کبیرہ کا متعلق ہی آخرت سے پس مبہم رکھنا
انکا بہتر ہی تا سب گناہوں سے پرہیز کیا جاوے - اور انکو پہچان رکھنے کے لئے تکلیف
شرعی بھی نہیں کیونکہ جن گناہوں پر کہ حدود لازم ہوں سو وے معلوم ہیں - اور
مردود الشہادت ہونا مخصوص نہیں ہی کبیرہ پر کیونکہ راہ میں کچھ کھانا بھی سبب
رد شہادت کا ہوتا ہی باوجودیکہ وہ فعل مباح ہی - اور کہے ہیں مذہب صحیح یہہ ہی
کہ گناہ کبیرہ اسم اضافی ہی اور مطلق کبیرہ سو وہ کفر ہی اور جمع کا صیغہ کہ ان
آیات میں وارد ہی ق اگر پرہیز کروگے ان کبائر سے کہ تم ان سے منع کئے
گئے ہوں ○ اور ق وے لوگ جو پرہیز کرتے ہیں کبائر مد کا ہی ○ تو سبب

ہی قسم ہے کفر کے ہی یا بسبب تعدد رہنے مخاطب کے ہی۔ اور مغفرت متعلق
ہی ساتھ مشیت الہی کے نہ بغیر مشیت سے۔ آیا ق اور مغفرت کرتا ہی ما سواے
سواے شرک کے جسکو کہ چاہے ⊙ پس گناہ صغیرہ کبیرہ ہوتا ہی بسبب اصرار
کے کیونکہ ہمیشگی اسپر تاریکیوں کے ہجوم کا سبب ہوتی ہی۔ اور آئی ح کوئی
گناہ صغیرہ نہیں رہتا مداومت کے ساتھ اور گناہ کبیرہ نہیں رہتا استغفار کے ساتھ ⊙
اور بسبب بات و استغفار کے کیونکہ یہ دونوں گناہ کے ساتھ دل الوف ہونے
کے سبب ہیں۔ آئی ح منافق گناہ کو ایسا سمجھتا ہی جیسا اسکی ناک پر بیٹھے
گند ہونے والی مکھی کو اڑا دیا ہو ⊙ اور خدا تعالی کے علم کو اور اسکے عذاب رکھنے
کو بھول جانے سے کیونکہ یہ خدا تعالی کے مکر سے بیفکر ہو جانیکا سبب ہی آیا ق
نہیں ڈھیل دیتے ہیں ہم انھوں کو مگر یہ کہ زیادہ کریں گناہ کو ⊙ اور گناہ کو ظاہر
کرنے سے کیونکہ یہ باعث ہوتا ہی دوسرے گناہوں کا مانند اپنا پردہ آپ پھاڑ
دینے اور دوسرونکو ترغیب دینے کے۔ آئی ح سب امت کے گناہ عفو کیے
جاوینگے سواے برملا گناہ کرنے والوں کے ⊙ اور حق توبہ کا یہ ہی کہ پشیمان
ہو دوسرے گناہ سے۔ آئی ح گناہ سے پشیمان ہونا توبہ ہی ⊙ اور بعض کہتے
ہیں کہ پشیمان ہونا مقدور بشر سے نہیں اور نہیں داخل ہوتا ہی نیچے تکلیف کے

پس نہیں ہوگی پشیمانی توبہ بلکہ ندامت سبب توبہ ہی پس ندامت کو بطریق مجاز
کے توبہ کہتے ہیں۔ اور گذشتہ گناہوں کا تدارک کرے لیکن حق اللہ کا تدارک قضا
اور کفارہ ہی احتیاط کے ساتھ۔ اور حق العباد کا تدارک واپس دینا مال کا ہی
احتیاط کے ساتھ مالک کتیں یا اسکے وارث کو اور مبالغہ کرے پہنچانے میں
مالکاں پھرنے میں اگر ممکن ہو یا نہیں تو تصدق کرے اُس مال کو فقرا پر یا صرف
کرے مصالح امور میں مسلمانوں کے یا کسی امانت دار قاضی کے سپرد کرے۔ اور
اور اگر ہو دیت کا۔ اور قبول قصاص کا تلف نفس میں۔ یا معافی چاہنا نفس کی
ہو یا مال کی۔ اور ان سب سے عاجز ہو تو زیادہ کرنا حسنات کو موافق مظالم کے
اور غیبت کرنے اور گالی دینے اور ستانے کے مانند میں عفو چاہے اور بیان کرے
اسکے سامنے تفصیل وار در صورتیکہ ویسا ظاہر کرنے میں اسکے ایذا کے زیادتی
کا سبب ہووے۔ اگر ویسا ہو تو مبہم ذکر کرے تا دوسرے گناہ سے بچے
اور جبر اُس نقصان کا حسنات سے کرے اگر ہے صاحب حق مردہ یا غائب
اور معافی چاہتے وقت مبالغہ کرے نرمی کرنے اور دوستی بتلانے اور احسان
کرنے سے۔ اگر وہ عفو کر دیوے تو ظاہر ادا والا یہ تلطف و مدارا محسوب ہوتا ہی تعالیٰ
نیز اُس تقصیر کے لیے تمام مردی ہیں۔ اور بعد صدور گناہ کے اُسکا پیچھا نیک عمل

سے کرے اس عمل بد کے مطابق پس بدل کرے راگ سننے کا سماعت قرآن شریف سے۔ اور معصیت میں بیٹھنے کا اعتکاف سے۔ اور شراب پینے کا لذیذ و حلال شربت خیرات کرنے سے۔ اور قتل کا بردہ آزاد کرنے سے۔ اور غیبت کا تعریف کرنے سے اور غصب کا خیرات کرنے سے۔ اور اسی طور پر آیا ق پس نیکیاں مٹانے والی ہیں بدیوں کو ○ ح بدی کے پیچھے اگر نیکی لاویگا تو یہ مٹا دیتی ہیں اسکو ○ اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ آئی ح اصرار نہیں کیا وہ شخص جو استغفار کیا اگرچہ پلیٹتا رہا معصیت کی طرف ایکدن میں ستر بار ○ اور گناہ کو چھپانا بہتر ہی اور اگر واسطے جاری کرنے حد کے اقرار کیا تو اسکا مضایقہ نہیں پس حق میں ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آئی ح بہ تحقیق وہ ایسا توبہ کیا کہ اگر وہ تقسیم کیا جاوے امت میں سبکو کافی ہونگا ○ اور اپنے ارادے کو مضبوط کرے اسبات کہ پھر نہیں پلٹیگا اور خالص کرے اپنی نیت کو محض خوف الٰہی کے ساتھ کیونکہ جو شخص معصیت کو چھوڑا خوف سے نقصان مال یا جاہ کے یا بسبب نہ ہونے اسباب اُس کے وہ نہیں ہی توبہ کرنے والوں سے۔ پس دھووے کپڑوں کو اور غسل کرے اور پڑھے چار رکعت صلوٰۃ توبہ تنہائی میں اور پیشانی کو زمین اور مٹی پر دھرکے اور اشک جاری اور دل محزون اور آواز بلند کے ساتھ یاد کرے اپنے گناہوں

کو ایک ایک اور ملامت کرے نفس امارہ پر اور اسکو سرزنش کرے اور اٹھاوے
اپنے دونو ہاتھ اور خدائے عزوجل کی حمد کرے اور درود بھیجے اور دعا مانگے اپنے
حق میں اور ماں باپ اور مسلمانوں کے واسطے ۔ آگے رخ جب بندہ بعد گناہ
کے توبہ کا عزم کرے اور عذاب الٰہی سے ڈرے اور امید عفو کی رکھے اور
مسجد میں دو رکعت نماز گزارے اور ستر بار استغفار پڑھے اور تسبیح و تحمید ایکسو
بار کرے اور خیرات مخفی و علانیہ دیوے اور ایک روزہ رکھے تو امید عفو کی ہے
اور طریق توبہ پانے کی یاد کرنا فضیلت کو جو توبے کے حق میں وارد ہوئی ہے
اور گناہوں کی قباحت کو ۔ اور عذاب کی سختی کو ۔ اور اسکے برداشت میں اپنی ناتوانی
کو ۔ اور آخرت کی شرف کو ۔ اور دنیا کی خساست کو ۔ اور موت کی نزدیکی کو
اور معرفت الٰہی و مناجات کی لذت کو ۔ اور خوف کرنا حقتعالی کے مہلت دینے
کو اور تب کا تب گرفت نہ کرنیکو ۔ اور باوجود گناہاں کرنے کے اپنے احسان سے درجہ
بڑھانے کو ۔ اور اکھیڑنا اسباب معصیت کی جڑ کو جو غرور اور محبت دنیا کی اور درازی
امید کی ہے ۔ ان علاجوں سے ہر ایک کا بیان بر مقام اُس کے گذر چکا ۔ اور تحقیق
یہ ہے کہ پے در پے صادر ہونا گناہوں کا ایک پر ایک تاریکیاں دل پر جمنے کا سبب
ہے اور اس سے حاصل ہوتا ہے زنگ اور مہر دل پر جو وہ سخت درد بے درمان ہے

اختلافات توبہ

اور بعض گناہوں سے توبہ کرنا صحیح ہونے میں اختلاف کئے ہیں اور حق بات یہ
ہی کہ بسبب توبے کے عقوبت گھٹنے کا فائدہ ہوگا کیونکہ عقوبت بمقدار گناہ
ہی مگر اس میں نجات نہیں کیونکہ سب گناہوں سے توبہ کرنے میں نجات حاصل
ہوتی ہی۔ **سوال** اگر کہے تو کہ چھوڑنا گناہ کو اس سبب سے تھا کہ وہ گناہ ہی
نہ باعتبار اس فعل معین کے حالانکہ سب قسم گناہ گناہ کہلانے میں ایکسان تھے
پس کیونکر تصور کیا جاوے توبہ بعض گناہوں سے۔ **جواب** کہونگا میں کہ
جائز ہی چھوڑ دینا اس گناہ معین کو اس لئے کہ وہ بدتر ہی یا عذاب اسپر سخت تر ہی
یا اسکا علاج بہت دشوار ہی یا یہ کہ میل خاطر اُسکے طرف کمتر ہی یاد رکھ
اسکو۔ **جواب دوسرا** سب گناہوں کو چھوڑنا توبے کے لئے شرط نہیں
کیا گیا ہی ان آیات واحادیث میں جو وارد ہوے ہیں۔ اور بھی اختلاف کئے
ہیں عاجز کا توبہ صحیح ہونے میں جیسا عنین کا توبہ کرنا زنا سے جو قبل عنین ہونے
کے کیا تھا۔ قول اقرب بصواب تو صحیح نہیں کیونکہ جس کام کی کرنے کی طاقت نہیں رکھتا
ہو وہاں چھوڑنا بھی صادق نہیں آتا لیکن ایسا شخص اگر پشیمان ہووے اور غمگین
ہووے دل سے یہاں تک کہ اگر فرض کیا جاوے اسمیں شہوت ہووے
تو البتہ غالب آتا اسپر پس اس حالت میں امید توبہ قبول ہونیکی ہی کیونکہ اللہ تعالی

عہ بعضے کہتے ہیں صحیح نہیں اور بعضے کہتے ہیں صحیح ہی ۱۲ عہ یعنی وہ آدمی بڑا گناہگار ہی جو بہت گناہ کرتا ہی جیسے ... باقی بہت گناہ ... پس بعض گناہ سے توبہ کرنا میں کیا فائدہ ۱۲ عہ جیسے زنا بدتر ہی ... ۱۲ عہ کہ مقام ... ہی ۱۲

عہ بعضے کہتے ہیں ... اور بعضے کہتے ہیں صحیح ہی ... عہ اور ... ۱۲

مطلع ہی دلوں پر۔ جیسا کہ اگر توبہ کرے قبل حادث ہونے عنین ہونے کے اور جہاد و قبل غلبہ کرنے شہوت کے اور ہمارست ہونے اسباب بجھانے شہوت کے۔ اور اختلاف کئے ہیں کہ اپنی شہوت کو معصیت سے باز رکھنے میں کوشش کرنے والا افضل ہی یا وہ شخص کہ جسکی شہوت منقطع ہو چکی ہو۔ پس حق بات یہہ ہی کہ یہہ دوسرا شخص سلامتی پا چکا ہی مطلقاً اور افضل ہی اول سے درصورتیکہ قوت یقین اور سبقت مجاہدے سے اسکی شہوت کٹ گئی ہو کیونکہ دشمن[۱] پر فتح پایا ہوا بہتر ہی جہاد کرنے والے سے۔ اور درحالیکہ اسکی شہوت بسبب ناتوانی کے کٹ گئی ہو تو پہلا شخص افضل ہی کیونکہ چھوڑنا معصیت کا باوجود قدرت کے قوت یقین اور غلبہ دین سے ہی اور اختلاف ہی نفع دینے میں استغفار کے باوجود گناہوں پر اصرار کرنے کے اور حق بات نفع دینا ہی جیسا کہ اوپر گذرا اور اس لئے کہ استغفار اپنی ذات سے فعل حسنہ ہی کیونکہ گناہوں کو مٹانے کی صلاحیت رکھتا ہی اور اس سبب سے کم نہیں ضایع ہوتا ہی کسیکا اجر خدا تعالی کے پاس آیا **ق**[۲] تحقیق کہ اللہ تعالی ضائع نہیں کرتا ہی مزدوری کو نیک کاروں کے ۞ اور آیا **ق**[۳] کہ اگر ذرہ بھی نیکی ہو تو دوچند کرتا ہی اسکو ۞ اور وہ جو آئی **ح**[۴] جو شخص کہ زبان سے استغفار کرنیوالا اور گناہوں پر اصرار کرنے ہارا ہو گویا ٹھٹھہ کرنے والا ہی اپنے

در نفس و شیطان ست

[۲] ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ۱۲ ارج ارع م

[۳] وان تک حسنۃ یضاعفھا ۱۲ ارج ۵ ع ۴

[۴] المستغفر بلسانہ المصر علی ذنبہ کالمستھزئ ۱۲ مشکوۃ بیہقی فی شعب

پروردگار سے ۞ پس یہہ حدیث حمل کیے گئی ہی حکم سے عادت کے ایسے استغفار پر کہ صادر ہو غفلت سے نہ کہ تضرع اور صدق سوال سے - اور بھی اختلاف کئے ہیں گناہ کو بھول جانے کے باب میں بعد توبے کے پس مبتدی کے حق میں بھولنا ہی اولی ہی - تا حرکت دینے سے میلان خاطر کے محفوظ رہے اور وہ جو روایت کئے گیا ہی بہت گریہ وزاری کرنے سے منتہیوں کے - پس قیاس نہیں کیا جاتا ہی فرشتونکو ساتھہ لوہاروں کے - اور بہترین توبہ کرنیوالوں سے وہ ہی جو ثابت رہے توبے پر موت تک ایسا کہ مبالغہ کرنے والا رہے معاصی سے اجتناب کرنے میں سوائے لغزشات کے - پس ایسا تائب سابق الخیرات ہی طرف نیکیوں کے اور وہ نفس مطمئنہ رکھتا ہی اور زیادہ ہوتی ہی اسکی بزرگی ساتھہ درازی عمر کے اور ساتھہ مجاہدۂ نفس کے عبادت میں - آئی ح سب سعادتوں سے افضل درازی عمر کی ہی جو طاعت میں اللہ تعالی کے ہو ۞ اور زیادہ ہوتی ہی سلامتی ایسے شخص کی موت کے وقت میں - بعد ازاں درجہ پلٹنے والے کا ہی بعض گناہوں کے طرف اور تازہ کرنیوالا ہی توبے کو درحالیکہ مبالغہ کرنیوالا رہے تجدید توبہ کے لئے پس وہ مفتتن التواب ہی اور وہ نفس لوامہ رکھتا ہی پس ازاں درجہ بعض گناہوں سے توبہ کرنے والے کا ہی جو تاخیر کرنیوالا ہی دوسرے گناہوں کے توبے

نفس مطمئنہ

نفس لوامہ

مفتتن التواب

پس سو وہ ندامت کھینچتا ہی بعد از کرنے گناہوں کے اور قصد توبہ کرنیکا رکھتا ہی
پس وہ مخالط ہی اور وہ نفس مسولہ رکھتا ہی اور وہ خطر میں ہی۔ اگر مُوا توبے
کے ساتھ تو بھلا ہوا وگرنہ خدا تعالی کی مشیت میں ہی۔ برخلاف اُن دونوں کے
جو آگے ذکر کئے گئے پس وے مراد پانے والے ہیں۔ اور وہ جو گناہاں کرتا ہی اور
اُنپر اصرار رکھتا ہی اور توبے کو فراموش کرتا ہی اور اُسکا عزم بھی نہیں رکھتا ہی
پس ایسا شخص غافل ہی اور نفس اُسکا امارہ بالسوء ہی اور سوء خاتمہ کا اسیر
خوف ہی ممکن ہی شامل ہونا عفو الٰہی کا اس شخص کے حق میں بھی۔ جیسا خزانہ
ملجانا بدون سعی کے لیکن ویسی امید رکھنا حماقت ہی۔ آیا ق نہیں ہی آدمی
کو مگر جزا اُسکی جو سعی کیا ہو ۞ اور نہ چھوڑے توبے کو خوف سے پلٹنے کے کیونکہ
قبل پلٹنے کے موت کا آنا اور گذرے گناہاں بخشیا جانا ممکن ہی۔ آئی ح بہتر
تمھارے میں کا وہ شخص ہی جو مبتلا کئے گیا ہی گناہوں پر اور بہت توبہ کرنیوالا ہی ۞
اور توبے پر قائم رہنے کا سبب نفس کو ریاضت اور مرابطت میں لگانا ہی۔ آیا
ق ای مومنوں کے گروہ صبر کرو تم اور آپس ثابت رہو تم اور مرابطے میں رکھو ۞
یعنی نفوس کو تمھارے ربط و یو مشارطت سے سو وہ وصیت دینا ہی نفس کو صبح
ہر روز ایسا کہ ای نفس نہیں ہی کوئی پونجی تیرے لئے سوائے عمر کے اور وہ چند دم

میں گنتی کے اور گذرے دن پھر نہ پلٹیں گے اور وقت تنگ ہی اور ارز و نفع دینے والی نہیں اور وظیفہ بتاوے نفس کو کسی عمل کا اور دوسرے مناسب شرطاں بھی کرے بعد ازاں ربط دیوے مراقبے سے حرکات و سکنات میں۔ پس اعلیٰ درجہ مراقبہ کا یہ کہ مغلوب ہو جاوے استغراق میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور اسکے ماسوا طرف التفات نکرے۔ بعد ازاں زیر حکم شرع کے رہے ایسا کہ تامل کرے قبل عمل کے پہلے خطرے پر جو دل پر گذرے پس پیدا کرے اس خطرے کو جو واسطے اللہ تعالیٰ کے ہو اور چھوڑ دیوے اس خطرہ کو جو خدا یتعالیٰ کے واسطے نہو اور تامل کرے بروقت عمل کے۔ پس وقت طاعت کے خالص کرے نیت کو اور حاضر کرے دل کو اور رعایت ادب کی رکھے اور وقت معصیت کے خدا یتعالیٰ سے شرماوے اور توبہ کرے اور کفارہ دیوے۔ اور مباح کاموں میں رعایت نیتوں کی اور ادب کی رکھے اور ربط دیوے نفوس کو آخر نہار میں محاسبے سے جو وہ نظر کرنا ہی بعد عمل کے۔ آئی ح حساب کرو تم اپنا قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے تم ۝ اور آئی ح عقلمند کیتیں چار ساعت ہیں اس سے ایک ساعت ہی کہ حساب کرتا ہی اس میں اپنے نفس کی ۝ بعد ازاں ربط دیوے ساتھ معاقبہ یعنی خوف عذاب کے پس جو کار کھے اگر حرام کیا یا ہوا ور جگاوے اگر نظر حرام کیا ہوا اور ایسی

طور پر پس اگر آسانی کرے نفس پر تو آسان ہو جائیگا اسپر رجوع کرنا طرف گناہوں کے - پس ازاں ربط دیوے نفس کو ورد و ظائف کے بجا لانے میں کھنے جب ثقیل جانے اسکو بلکہ زیادہ کرے اُس وظیفے کو جیسا تمام شب بیدار رکھے جبکہ کاہلی کرے حفظ جماعت سے - یا نوافل گذارنے سے - پھر ربط دیوے مواخذے یعنے عتاب کرنے سے ایساکہ ای نفس کیا تو شرم نہیں رکھتا ہی خدا تعالی سے کیا تجھکو طاقت ہی اُسکے سخت عذاب کو سہنے کی یہ سب مروی ہیں - اور اصل تو بیکا خدا تعالی سے مدد طلب کرنا ہی ایساکہ زاری کرنیوالا رہے اُسکے روبرو اور ایسا دخل نہ دیوے اپنی طاقت و قوت کو اور کہا گیا ہی کہ جو کوئی مجاہدہ کرے اپنے نفس سے سات بار مبتلا نہیں کیا جاتا ہی اسی معصیت میں آٹھویں بار - اور بھی کہا گیا ہی کہ جو کوئی قائم رہے توبے پر سات سال تو نہیں ملتفت ہوگا طرف اس معصیت کے - اور مؤمنین کا گناہ سے باز آنا توبہ ہی - آیا ق توبہ کرو تم طرف خدا تعالی کے ای مؤمنین ۞ اور مقربوں کا غفلت سے دور ہونا انابت ہی - آیا ق اور آیا بندہ ساتھ قلب منیب کے ۞ اور انبیا اپنی ذلت سے آگاہ ہونا اوبہ ہی - آیا ق نیک بندہ ہی بدرستی کہ وہ رجوع لانے والا ہی ۞ بعد ازاں تقوی عام ہی توبے سے کیونکہ باز رہنے والا گناہ سے بغیر گناہ کرنے

کے سوا اسکو متقی کہینگے نہ کہ تائب۔

سترھواں باب صبر اور رضا اور شکر کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبر ثابت رہنا ہی باعث دینی پر جو مقابلے میں باعث ہوائے نفسانی کے ہی پس صبر جسم کا عبادات کے مشقتوں سے ہوگا یا مصیبتوں سے۔ اور صبر نفس کا فرج و شکم کے خواہشوں سے۔ پس صبر ان دونوں شہوتوں سے عفت ہی اور مکروہات سے برداشت کرنا صبر مطلق ہی۔ اور ضد صبر مطلق کا جزع اور ہلع ہی اور صبر تونگری میں ضبط نفس ہی۔ اور خلاف اسکا بطر ہی اور صبر جنگ میں شجاعت اور خلاف اسکا جبن ہی۔ اور دبانے میں غصے کے حلم اور خلاف اسکا تہور اور تذمر ہی۔ اور زمانے کے آفات سہنے میں سعۃ الصدر اور ضد اسکا ضیق الصدر اور ضجر اور تبرم ہی۔ اور کسی چیز کے چھپا رکھنے میں کتمان ہی اور ضد اسکا اظہار ہی۔ اور زندگانی کے فضولی میں زہد اور ضد اسکا حرص ہی۔ اور دنیا سے میسر ہوئے مقدار پر قناعت اور ضد اسکا شرہ ہی۔ اور آیا ق سوائے اسکے نہیں کہ پورا دیا جاتے ہیں صبر کرنیوالے اپنی مزدوری ایسا کہ شمار میں نہ آوے ۞ اور آئی ح ایمان صبر ہی ۞ یہہ بسبب داخل رہنے

اکثر اخلاق ایمان کے صبر ہیں۔ اور آئی ح صبر آدھا ایمان ہی ○ کیونکہ
اطلاق ایمان کا معارف اور اعمال پر ہی اور تمام نہیں ہوتے ہیں اعمال مگر ثابت
رہنے سے باعث دینی پر اس راہ سے صبر آدھا ایمان ہوا۔ اور بھی اس سبب
سے کہ ایمان اطلاق کیا جاتا ہی اُن احوال پر جو نتائج اعمال کے ہیں۔ اور جو حالت
کہ پہنچے سو وہ نفع دینے والی ہوگی یا ضرر پہنچانے والی سو اُن دونوں حال پر
شکر اور صبر چاہئے پس یہ دونوں دو نصف ہوئے ایمان کے۔ اور بندے
کو ضرور ہی صبر کرنا کیونکہ عبادت اُسپر موقوف ہی۔ پس عبادت میں داخل
ہونا نفس پر غالب ہونے سے حاصل ہوگا اور تمام کرنا اس عبادت کو اسمیں
داخل ہونے سے بھی سخت تر ہی۔ اور بھی اس لئے کہ دنیا محنت کا گھر ہی اور
بے صبری عبادت سے باز رکھتی ہی۔ اور اس لئے کہ طالب آخرت بہ سختی آزمایش
کیا جاتا ہی۔ آئی ح اور لوگوں سے سخت تر آزمایش میں انبیا ہیں بعد اُنکے
اولیا بعد اُنکے وے لوگ جو مشابہت اُنسے رکھتے ہیں پھر اُن سے اُترتے درجہ
بدرجہ ○ اور صبر حرام چیزوں سے فرض ہی۔ اور مکروہ چیزوں سے مستحب
پس اگر صبر نعمتہائے دنیاوی میں کرے ایسا کہ اُنکے طرف راغب نہو اور حقوق
الٰہی کی رعایت رکھے سو وہ شکر ہی۔ اور صبر طاعت میں نگہہ رکھنا ہی نیت

اور ادا اور ثواب کو ریا اور سستی اور اظہار وغیرہ سے ۔ اور صبر معصیت میں ریاضت کرنے سے ۔ اور صبر مصیبت میں کہ جسکا بدل کرنا ممکن ہو برداشت کرنے اور بدلا لینا چھوڑ دینے سے از راہ قول کے ہو یا فعل کے ۔ اور ایسی مصیبت میں کہ جسکا بدل ممکن نہو شکوہ و شکایت چھوڑ دینے اور طعام و لباس کو عادت پر بحال رکھنے سے ۔ مگر دردمندی اور آنسو بہانا مخالف صبر نہیں کیونکہ یہ اختیار میں انسان کے نہیں اور کمال صبر چھوڑنا ایسی چیز کا ہی جو خدا تعالی سے باز رکھے ۔ اور آیا ہی کہ ادا فرائض میں صبر کرنے سے تین سو اور حرام چیزوں سے صبر کرنے سے چھ سو اور مصیبت میں پہلے صدمے کے وقت صبر کرنے سے نو سو درجے کا اجر ہی ۔ اور صبر حاصل کرنیکا طریق ضعیف کرنا ہوائے نفسانی کے اسباب کو ریاضت سے ۔ اور یاد کرنا دنیا کی عمر کے کوتاہی اور اسکی سختی کے کمی کو ۔ اور یاد کرنا ضرر دینے کو بے قراری کے ۔ اور تقویت دینا اسباب دینی کو ۔ یاد کرنے سے فضائل کو مجاہدے کے ۔ پس اگر وہ تعب شدید سے حاصل ہو تو تصبر ہی اور تھوڑی محنت سے حاصل ہو تو وہ صبر ہی اگر بے محنت حاصل ہو تو وہ رضا ہی ۔ آئی ح عبادت کر خدا تعالی کی رضا پر اگر طاقت نرکھتا ہو پس کروہات پر صبر کرنے میں بہت سے خوبیاں ہیں ○ اور اگر صبر میں لذت پاوے تو وہ شکر ہی ۔ اور لذت اسوقت

حاصل ہوگی کہ اپنے حظوظ نفسانی سے غائب ہو وے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ
حاضر رہے جیسا کہ آئی ح میں شب باشی کرتا ہوں میرے پروردگار کے ساتھ
جو کھلاتا اور پلاتا ہی مجھے ○ اور درد و لذت میں تمیز باقی نہ رہے ۔ چنانچہ حدیث
میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور جیسا کہ آئی ح کچھ خوف نہیں رکھتا ہوں
میں کسی ایک ان دو حال سے کہ ڈالا جاؤں اوپر تونگری یا درویشی کے ○ اور
اعلیٰ مرتبہ صبر کا فرق جاننا درمیان لذت و الم کے اور اختیار کرنا الم کو موافقت
کرنے میں ساتھ ارادے اللہ تعالیٰ کے اور لذت لینا اس سے ۔ آئی ح اختیار
کرتا ہوں میں یہ کہ بندہ رہوں اور نبی ○ اور آئی ح ای لوگو کیا خوب ہیں وے
دو ناپسند چیزاں موت اور فقیری ○ اور رضا وہ ہی کہ چھوڑیں اعتراض کو
اور کہا گیا ہی کہ چھوڑیں غصے کو ۔ پس رضا امر ضروری ہی واسطے فراغت عبادت
کے اور واسطے نگہ رکھنے دل کے ہم و غم دنیا سے اور اسکے تعب سے اور خدا تعالیٰ
کے غضب سے ۔ آئی ح جو کوئی میرے قضا سے راضی نہ رہے اور میرے بلا پر صبر
نکرے اور میرے نعمات پر شکر نہ کرے پس چاہئے کہ وہ ڈھونڈھے اور کوئی رب
سوائے میرے ○ اور واسطے حاصل کرنے خوشنودی خدا تعالیٰ کی ۔ آیا ق
خوشنود ہوا اللہ تعالیٰ اُنھوں سے اور خوشنود ہووے وے لوگ اس سے ○ اور

سبب رضا کا غلبہ محبت ہو بے خود کر دینے کے دریافت سے مانند عاشق جو بعض کے
اور جانے کثرت ثواب کو اسکے۔ مانند بیمار اور تاجر کے جو برداشت کرتے ہیں تعب کو
سینگی لگانے کے اور مشقت کو مسافری کے۔ اور جانے کہ خدا تعالی کے ہر ایک کام
میں ایک حکمت ہے کہ تعجب کرتا ہے وہ جو غافل ہے اسکے بھید سے۔ جیسا کہ ثابت
ہی حکمت قصہ میں موسی اور خضر علیہما السلام کے۔ اور خلاف نہیں ہے رضا بالقضا
میں اور معصیت کو بدجاننے میں کیونکہ رضا قضائے الٰہی کے ساتھ ہے اور معصیت
قضا کئے گئی چیز ہے اور اسواسطے کہ رضا اس جہت سے کہ وہ قضا کئے گئی خدا تعالی
کی ہے مخالف نہیں ہے بدجاننے کو معصیت کے اس راہ سے کہ وہ معصیت ہے
اور رضا بالقضا باعث نہیں ہوتی ہے ترک اسباب کو اور تحقیق اس بات کی توکل
کے باب میں ہوگی۔ اور بھی وہ باعث نہیں ہوتی ہے ترک دعا کو بشرط صلاح
قلبی کے۔ آئی ہے[۳] خداوندا زیادہ کر واسطے ہمارے اس سے ○ (یہہ دعا دودھ
پینے کے بعد پڑھے) اور خداوندا نصیب کر ہمارے واسطے بہتر اس سے ○ (یہہ دعا سوائے
دودھ کے دوسری کوئی چیز کھانے میں فرماتے) بعد ازاں شکر ہے وہ پہچاننا ہے
نعمت کو منعم حقیقی سے اور خوش ہونا اس انعام سے اور صرف کرنا اس نعمت
کو اسکی طاعت میں۔ اور بندے کو شکر ضروری ہے بسبب ہمیشہ پہنچنے نعمت کے۔ ایا

[۳] آئی ہے خبر ۱۲ ترمذی ابن عباس سے

حق تعالیٰ کے سو وہ اسکی محبوب ہی- اور جو اس سے پھیرنے والی ہو سو وہ اسکی
مغضوب ہی- پس نعمت یا دنیوی ہو گی جیسا خوبصورتی اور خواہشات نفسانی
اور دور ہونا فساد انگیز اور ضرر آمیز چیزوں کا بدن سے یا دینی ہو گی جیسے پانا توفیق
طاعت کی اور محفوظ رہنا معصیت سے سو نعمت دینی بہت بڑی ہی ان وجہوں
سے کہ اسمیں سعادت ابدی ہی اور شقاوت سرمدی سے دوری اور نعمت دنیا
مین کفار بھی مشترک ہیں- اور اسکے زوال کو بزرگان غنیمت سمجھے ہیں- اور نعمات
کے گنتی کو طلب کرنا گویا ایک محال شئی آرزو کرنا ہی- آیا **ق** اگر چاہیں تم
کہ شمار کریں اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کو تو نہیں حد کر سکو گے ۞ اور طریق شکر حاصل
کرنیکا پہچاننا نعمت کا ہی منعم کے جانب سے- اور فکر کرنا صنعتہائے الٰہی ہیں-
اور اپنے سے ادنی درجے میں ہی سو اسپر نظر کرنا- آئی **ح** جو کہ نظر کرے امور
دنیوی میں ایسے پر جو اپنے سے کم ہی اور نظر کرے امور دینی میں ایسے کے طرف
جو اپنے سے بڑھکر ہو لکھتا ہی اسکتیں اللہ تعالیٰ صابر و شاکر ۞ **سوال** اگر
کہے تو کہ شکر الٰہی کو ادا کرنا کیونکر ممکن ہووے کس واسطے کہ بندہ عاجز ہی شکر سے مگر
توفیق سے اللہ تعالیٰ کے اور وہ توفیق بھی ایک نعمت ہی جو چاہتی ہی شکر
کتیں یہاں تک کہ اسی طور پر مسلسل جاوے سلسلہ نعمات کا- **جواب** میں

کہتا ہوں کہ تحقیق یہ ہی کہ جسے پہنچا مقام فنا کو تو شاکر خود مشکور ہی آئی ح
شمار نہیں کر سکتا ہوں ثنا کو تجھ پر تو ویسا ہی ہی جیسا کہ ثنا کیا تو اپنی ذات کی ⊙
اور اختلاف کئے ہیں مصیبتوں پر شکر واجب ہونے میں حق بات یہ ہی کہ مصیبت
پر بھی شکر واجب ہی اس لئے کہ نہیں پہنچی اس سے بڑی کوئی مصیبت - اور وہ
نہیں واقع ہوی امور دینی میں - اور جلدی کئے گئی عقوبت میں اسکے
اور آخرت پر موقوف نہیں رکھے گئی - اور جسکا آنا مقدر تھا سو اس سے فراغت
ہو چکی - اور سختی سے اس مصیبت کے ثواب اسکا بہتر ہی - اور وہ مصیبت
دل سے دنیا کی محبت کو گھٹاتی ہی - پس از روے تحقیق کے وے منجملہ نعمتوں
کے ہیں کیونکہ خالی نہیں ہی مصیبت کفارہ معصیت ہونے یا نفس کے لئے ریاضت
ہونے یا اسکے مرتبے بڑھنے سے - اور ایام عسرت میں سورہ واقعہ کا پڑھنا
طلب قناعت کے لئے یا عبادت پر مستعد ٹھہرانے کے لئے ہی نہ کہ واسطے
فراخی دنیا کے - اور نہیں پڑھا جاتا ہی وہ سورہ مگر اس لئے کہ اخبار و آثار
میں وارد ہی - دگر نہ کچھ خوف تھا سلف کو شدت محنت میں خدا تعالی کی حمد
کرنے سے کیونکہ وے غنیمت جانتے تھے اسکو - اور مذاکرنا ایوب علیہ السلام کا
واسطے ظاہر کرنے شکر کے ہی اوپر نعمت صبر کے - اور اوپر کثرت ثواب کے

بہتر چیزوں سے جو تم دیے گئے ہو سو وہ یقین ہی اور قصد صبر ○ اور
لایا جاویگا روز قیامت میں شاکر ترین اہل زمین کو پس جزا دیویگا اسکو جزا شکر
کرنیوالوں کی اور لایا جاویگا صابر ترین اہل زمین کو پس کہا جاویگا اسکو کیا تو راضی
ہوتا ہی اس سے کہ جزا دیویں ہم تجھکو جیسا کہ جزا دیئے ہم اس شاکر کو پس وہ کہیگا
بہت خوب اے رب میرے پھر فرماویگا اسکو خدائے عزوجل آگاہ رہ کہ نعمت
دیا میں اس پہلے کو سو وہ شکر کیا اور مبتلا کیا میں تجھکو بلا میں سو تو صبر کیا
البتہ دو چند کیا میں واسطے تیرے اجر کو ○ اور اگر ایسا ہو تو شکر بہتر ہی
سے بسبب متعلق رہنے شکر کے محبت کے ساتھ کیونکہ محبت اعلیٰ مقامات ہے سالک کے

اٹھارواں باب خوف و رجا کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خوف اور رجا یہ دو خطرے ہیں۔ اسیواسطے تکلیف نہیں ہوتی ہی مگر انکے
مقدمات میں۔ اور وے دونوں موقوف ہیں انتظار پر ان چیزوں کے جو آنے
والے ہوں۔ پس جو کوئی کہ خدا تعالیٰ کی ذکر میں مستغرق ہو سو وہ تابع
وقت کا ہی جو گم کرتا ہی خوف و رجا کو۔ پس رجا ایک خوشی ہی انتظار میں
محبوب کے۔ پس ضرور ہی اسکو ایک سبب۔ درصورتیکہ حاصل ہو سکے

ہوں اکثر اسباب انتظار کے پس ویسی انتظاری پر نام رجا کا صادق آتا ہی - تا
امید رکھنے گناہ کی وہ شخص جو بیج اچھا تخم کسی لائق زمین میں اور پہنچایا رہے
اسکو پانی - اور اگر مفقود رہیں وے اسباب تو وہ غرور ہی اور حماقت - جیسا
امید رکھنا گناہ کی وہ شخص جو ڈالا ہی تخم کو نالائق زمین میں اور نہ پہنچایا ہو اسکو
پانی - اور اگر شک رہے اسباب کے پائے جانے میں وہ تمنی ہی جیسا کہ لایق
رہے زمین اور اسکو پانی نہ پہنچا ہو - اور آیا ق بہ تحقیق وے جو ایمان لائے
اور وے جو ہجرت کئے اور راہ خدا میں جہاد کئے سو وے لوگ امیدوار خدا
تعالی کی رحمت کے ہیں ○ اور آئی ح نادان وہ شخص ہی جو اپنے نفس کو
ہوا و ہوس کا تابع رکھے اور اللہ تعالی کی بخشش کی آرزو کرے ○ لیکن خدا تعالی
پر حسن ظن رکھنا اس ارادے سے کہ معصیت سے حذر کرے اور طاعت میں کوشش کرے
اور ضرور ہی ایسا حسن ظن اور پہلاتا ہی فرماں برداری پر خدا تعالی کے - اور آسان
کرتا ہی محنت کی برداشت کو - اور ناامیدی اسکی رحمت سے کفر ہی - آیا ق
ناامید نہیں ہوتے ہیں خدا تعالی کی رحمت سے مگر قوم کافروں کی ○ اور طریق
رجا حاصل کرنیکی یوں ہی کہ یاد کرے اسکے گذرے ہوے افضال کو بدون کسی
کی سفارش کے - اور اسکے جو وعدہ کیا ہی عطاے ثواب کا باوجود نہونے مستحقیت

کے۔ اور اسکو جو عنایت کیا ہی ایسی چیزاں کہ مدد دیوے والے دونوں جہاں
میں ہیں بدون سوال کے۔ اور یاد کرے اسکے رحمت کی وسعت کو۔ اور غلبہ اسکے
کو رحمت کے غضب پر آئی رح سبقت کی رحمت میری غضب پر میرے ⊙
اور اسکو جو وارد ہوا ہی مانند اسکے۔ آیا ق ناامیدمت ہو تجو اللہ تعالی کی
رحمت سے ⊙ اور آئی رح میں نزدیک اپنے بندے کے گمان کے ہوں جو
رکھتا ہی میرے ساتھ ⊙ اور خوف ایک غم ہی انتظار میں امر مکروہ کے
پس وہ پیدا ہوتا ہی جاننے سے جیسے پیدائی کو حق تعالی کے۔ آئی رح اگر
وے بہشت میں جاویں نہیں پروا مجھکو اور اگر دوزخ میں جاویں نہیں پروا مجھکو
یعنے پروا نہیں ملامت سے کسی کے طاعت اور معصیت سے کسی کے تاثیر کرنے
سے جزا اور سزا کے زیادہ یا نقصان کرنے میں میرے ملک کے۔ یا سبب اسکے
کہ میں تصرف کرنے والا ہوں اپنی ملک میں اس لئے کہ میں تفضل کرنے ہارا ہوں
بغیر شیطان کے عادل ہوں کہ ظالم۔ یا آنکہ خوف پیدا ہوتا ہی خاتمے کو نہیں
جاننے سے اور ایسا خوف متقی کو زیادہ رہتا ہی۔ اور خوف کا اعلی قسم یعنے
نام پرانا میں کیا لکھا گیا ہی سو معلوم نہونے سے ہی یا خوف پیدا ہوتا
ہی اپنے گناہوں سے اور یہ مخصوص اس مقام عزوہ میں جو مواظبت طاعت

سے پیدا ہو۔ برخلاف خوف قسم اول کے۔ پھر خوف پیدا ہوتا ہے ہیبت سے
سوال کے یا عذاب کے یا فوت ہو جانے سے جنت کے اور امثال انکے۔ اور متخلف
ہوتے ہیں علامات ہر قسم خوف کے۔ پس جو کوئی کہ ڈرے غالب ہو جانے
سے کسی بد عادت کے تو اسکے چھوڑ دینے پر مداومت کرے۔ اور جو کہ ڈرے
احوال باطنی پر خدا تعالیٰ آگاہ رہنے سے تو پاک کرنے میں سر کے مشغول ہووے
علیٰ ہذا القیاس۔ اور خوف بدن میں اثر کرتا ہے ساتھ لاغری و زردی و
ناتوانی و زاری کے۔ اور جب خوف الٰہی کامل ہووے تو پہنچاتا ہے طرف
جنون اور موت کے جو وہ شہادت ہے۔ مگر افضل وہ شخص ہے کہ زندہ رہے
اور مجاہدہ کرے۔ اور جبکہ غالب ہووے خوف الٰہی سو خوف کریگی اس سے
ہر چیز جیسا کہ تھا واسطے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آئی ح تحقیق کہ شیطان
البتہ بھاگتا ہے سائے سے عمر کے ۞ اور اعلیٰ مرتبہ خوف کا یہ ہے کہ بے خبر
کرے سالک کو تمام چیزوں سے۔ اسیواسطے وے اثر نہ کرینگے نفس خائف
میں بسبب غائب رہنے کے اُن سے۔ جیسا کہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو جبکہ قصد کیا شیطان انکا اور آپ نماز میں تھے پس جل گیا وہ شیطان
پس خوف رکھنا ضرور ہے کیونکہ وہ باز رکھتا ہے معصیت سے اور دور کرتا ہے عجب کو

طاعت سے ۔ اور بے ڈر رہنا عذاب الٰہی سے کفر ہی آیا ق پس نڈر نہیں
ہوتے ہیں مکر سے خدا تعالیٰ کے مگر کافر لوگ قوم ۞ اور خوف حاصل کرنیکا تو
نظر کرنا ہی صفات و افعال میں خدا سے قادر کے ۔ آیا ق نہیں ڈرتے ہیں
خدا تعالیٰ کو اُسکے بندوں سے سوائے علما کے ۞ اور آئی ح میں بہت
جاننے والا ہوں تم میں خدا تعالیٰ کو اور بہت ڈرنے والا ہوں تم میں اُس
سے ۞ اور یاد کرنا ہی گناہوں کو اور خصوم کو اور شدت عذاب کو اور اپنی
ناتوانی کو اور انکو جو وارد ہوئے اسباب میں اور اختلاف کیا گیا ہی اسمیں کہ
رجا افضل ہی یا خوف اور حق بات نہیں جدا ہونا ایک کا ہی دوسرے سے
کیونکہ اگر مفقود ہووے ایک اُن دو میں سے البتہ ہو جاویگا وہ شخص بے ڈر
یا ناامید ۔ لاکن شرط خوف و رجا کے وجود کی ہونا امر قطعی میں ہی ۔ اس لئے نہیں
کہا جاتا ہی کہ امید رکھتا ہوں آفتاب نکلنے کی ۔ اور ڈرتا ہوں اجل آنے سے ۔
اور رجا افضل ہی خوف سے اس واسطے کہ وہ راہ محبت کی ہی ۔ آئی ح
پیشی دستی لیگئی ہی میری رحمت اوپر میرے غضب کے ۞ اور رجا بہتر ہی خوف
سے اگر نفس باز رہے توبہ سے بسبب کثرت معاصی کے یا انکو اقتصار کرے
اوپر ادائے فرائض کے ۔ یا ضعیف و قریب مرگ ہووے تاکہ مرے بسبب

رجاکے محبت پر۔ اور خوف اولیٰ ہی درصورتیکہ غالب ہووے تمنّیٰ اور علو ہو معصیتوں کی۔ اور اعتدال ان دونوں میں افضل ہی ایسے کے حق میں جو ظاہری و باطنی گناہوں سے پرہیزگاری اختیار کرے اور نہ چھوڑے اس حالت اعتدال کو بسبب آ آنے کثرت اسباب رجاکے۔ کیونکہ فرماتے تھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اگر کوئی نہیں آوے بہشت میں مگر ایک ہی شخص تو امید رکھتا ہوں خدا تعالیٰ سے یہ کہ میں ہی ہوں وہ شخص۔ اور اگر کوئی نہیں آوے دوزخ میں مگر ایک ہی شخص تو ڈرتا ہوں خداوند تعالیٰ سے ایسا کہ شاید کہ میں ہی ہوں وہ شخص۔ اور اسواسطے باطنی گناہوں سے احتراز کرنا دشوار ہی یہاں تک کہ پوچھتے تھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے میں اثر نفاق سے۔ اور بسبب احتمال رکھنے اس بات کے کہ زمان آیندہ میں اسباب رجا کے زائل ہو جاویں۔ آئی رح بدرستیکہ ایک شخص البتہ اہل جنت کا عمل کرتا ہی یہاں تک کہ باقی نہیں رہتا ہی اسمیں اور بہشت میں مگر مقدار ایک بالشت کے اور آگے آتا ہی اسکے نوشتہ اسکا پس ختم کیا جاتا ہی ساتھ عمل اہل دوزخ کے ○ بعد ازاں سوء خاتمہ ہی جس سے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی وہ بسبب شک کے یا انکار کے ہی اصل ایمان میں نزع کے وقت

اعتدال خوف و رجا میں

(حاشیہ: نفع ہووے ان مذکوروں کو ... میں خوف ... رجا نافع ہوتی ...)

(حاشیہ: یعنی ہوں ... نہیں ... حذیفہ ... عطاء ... اہل جنت ... ابن مسعود ...)

کیونکہ اسوقت ظاہر ہوتا ہی بطلان اُس بدعت کا جسپر کہ اعتقاد رکھتا تھا بسبب
تقلید کے یا اعتماد کرتے اوپر مجادلہ کلام کے کیونکہ وہ وقت پردہ اُٹھ جانیکا
اور اعتقاد ما تقدم کے بطلان کا یا شک میں پڑنے کا ہی۔ آیا ق (ای
محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کہو کہ کیا آگاہ کریں ہم تمکو زیانکاروں کی از رو
کردار اُنکے یہہ کہ ضایع ہوے اُنکے اعمال ۞ اور نیک عمل سوء خاتمہ کا منافی نہیں ہی
اور ابلہان دور ہیں سوء خاتمہ سے۔ آئی ح بہت سے بہشت والوں میں نادان
ہیں ۞ اور سوء خاتمہ ہوتا ہی یا بسبب دشمن رکھنے بندے کے خدا تعالی کو
باوجود علم رکھنے اس بات کے کہ وہ تعالی مفارقت دینے والا ہی اُسکو دنیا
سے۔ اور بسبب غمگین ہونے دل کے فوت ہونے سے دنیا کے درحالیکہ
گھیری ہوی تھی دنیا کی محبت اسکے دلپر۔ اور ضعیف رہنے اُسکا ایمان اور
سوائے خطورات نفس کے خدا تعالی کا یاد اسکے دل میں نرہنے حال آنکہ دل اسکا
سیاہ ہوا ہو ایک پر ایک بیٹھنے سے تاریکیاں اخلاق بد کے۔ آیا ق (ای محمد
صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کہہ کہ اگر ہیں تمہارے پدراں اور فرزنداں اور
بھایاں اور بی بیاں اور خویشاں اور اموال تمہارے کہ پیدا کئے تم انکو اور تجارت
ایسی کہ ڈرتے رہے اُسکے گھٹنے سے اور بھی گھراں کہ پسند کرتے تھے انکو محبوب تر

بیش نزدیک تمہارے خدا تعالی سے اور اسکے رسول سے اور اسکے راہ میں
جہاد کرنے سے پس انتظار کرو تم یہاں تک کہ لاوے خدا تعالی اپنی عقوبت کو
اور اللہ تعالی نہیں راہ بتاتا ہی قوم فاسقین کو ۞ یا سوء خاتمہ ہوتا ہی بسبب
دوستی امور دنیاوی کے کہ دوست رکھتا تھا انکو پس محجوب ہوتا ہی بندہ
خدا تعالی سے بسبب مشغول رہنے کے ان امور کے ساتھہ۔ کیونکہ جو چیز کہ عادت
کیا جاتی ہی اور مضبوط ہوتی ہی دلمیں فراموش نہیں کیا جاتی ہی جیسا دیکھتی
ہی خوابمیں۔ اور وہ حجاب حاصل ہوتا ہی بسبب کثرت گناہوں کے باوجود
قوت ایمان کے یا بسبب قلت معاصی کے جو ساتھہ ضعف ایمان کے ہو اور
اس قسم کا سوء خاتمہ نہیں باعث ہوتا ہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے کو برخلاف قسم
اول کے۔ اور اسی سبب سے مکروہ رکھا گیا ہی یکبارگی مرنا کیونکہ اسمیں امکان
ہی کہ موت اسکی بدخطرے پر واقع ہووے اور اسی لئے آرزو کئے جاتا ہی
درجہ شہادت کا بسبب غالب ہونے محبت خدا تعالی کی دلپر اور منہ پھیرنے
سے اسکے دنیا سے یہہ شہادت ایسے کے حق میں ہی جو اخلاص کے ساتھہ
رہتا ہی قتال میں اور قصد غلبہ پانیکا اور غنیمت لینے کا اور نام آوری کا نہیں
رکھتا ہی اور سوء خاتمے کا علاج خدا تعالی کی معرفت حاصل کرنا اور اسکی

مرگ مفاجات

علاج سوء خاتمہ

طاعت کو لازم کر لینا اور توبہ کے لئے جلدی کرنا اور ظاہر و باطن کی طہارت کے ساتھ ہونا۔ اور ماسوی اللہ کے محبت سے دلکو پاک کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔ اور نافع علم کو طلب کرنا کیونکہ خاتمے کا امر دشوار تر ہی اسی سبب سے سلف سے مروی ہی کہ وے بہت گریہ و زاری کیا کرتے تھے۔

انیسواں باب فقر اور زہد کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقر وہ ہی کہ نپاوے اُس چیز کو کہ جسکا محتاج ہو۔ پس اگر خوش ہووے اُسپر اور مکروہ جانے زوائدات غیر ضروری کو تو وہ زاہد ہی۔ اور اگر مکروہ نجانے اور رغبت بھی نکرے تو اسکو راضی کہتے ہیں۔ آئی ح ای فقیرو کی گروہ دیو تم خدا تعالیٰ کیتیں رضا دلی کو اپنے تا بہرہ مند ہووین تم فقیری کے ثواب سے ایسا نہو تو اس فقر سے کچھ فائدہ نہیں ۞ اور اگر طلب نپاوتی کو چھوڑ دیوے باوجودیکہ ہونا اس چیز کا اُسکے پاس دوستر ہو تو وہ قانع ہی۔ اور اگر رغبت رکھے اور ترک کرے اسکو اس لئے کہ اُسکے حاصل کرنے میں عاجز ہو تو وہ حریص ہی۔ اور اگر بے قرار ہو طرف طلب کسی چیز کے اور نپاوے اسکو تو وہ مضطر ہی۔ اور اعلیٰ مرتبہ وہ ہی کہ برابر رہے ہر چیز کا وجود

وہ نعم اسکے پاس ہیں وہ مستغنی ہی نہ کہ غنی کیونکہ یہہ نام خاص اللہ تعالی کے واسطے
ہی اور وہی استغنا مراد ہی اسمیں جو وارد ہوا فضیلت میں فقر کے لیکن وہ
جو آئی ہی کہ پناہ چاہتا ہوں تیرے پاس فقیری سے ○ اور مانند اسکے
سو اوس سے مراد فقر مضطر ہی - اور اختلاف کیا گیا ہی اسمیں کہ فقیری
افضل ہی یا تونگری اور حق بات او پر اختلاف احوال کے ہی بحسب اختلاف
اشخاص کے - پس فضیلت بمقدار فارغ رہنے دل کے ہی ایسے چیزوں سے
جو باز رکھتی ہے دور رکھیں اور دنیا سے بھی اسواسطے وہ نا ہی کہ وہ باز رکھتی
ہی اللہ تعالی سے ہی سبب ہی کہ بہت سے فقیر ایسے ہیں کہ باز رکھی ہی
انکو دنیا اور بہت تونگر ایسے ہیں کہ باز رکھی ہی انکو دنیا - جیسا سلیمان علیہ
السلام اور عبد الرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالی عنہ مگر اکثر کے حق میں فقیری
افضل ہی کیونکہ فقیر دور رہتی خطر سے اور دنیا کے ساتھ انست لینے سے اور
شہوت رانی پر قدرت پانے سے - مگر مضطر کے حق میں فقر افضل نہیں کیونکہ
وہ مریگا مجبور اور حسرت کے ساتھ اور بمقدار ضرورت کے پانے والا حاصل
کرتا ہی معرفت الہی کو مگر وہ مضطر جو توبہ کرے گناہوں سے تو افلاس سے مرنا
بہتر ہی - اور نفس الامر میں درویشی افضل ہی - آئی ح ای بار تعالی جلا

مجھکو مسکین اور مار مجھکو مسکین اور کر میرا حشر مسکینوں کے جماعت میں ۞ اور آئی
ہے پہنچاؤ میرے طرف سے درویشوں کو یہہ کہ بہ تحقیق جو کوئی تمھارے میں سے فقیری
پر صبر کرے اور اسپر ثواب چاہے تو اسکے لئے تین خصلتیں ہیں جو تونگروں کے
لئے نہیں پہلی خصلت یہہ کہ بہ تحقیق جنت میں بلند عمارتیں ہیں جو دیکھینگے انکے طرف
جنتیاں جیسا کہ دیکھتے ہیں زمینیاں آسمان کے ستاروں کو سو نہیں داخل ہوگا
اس جنت میں مگر نبی فقیر یا شہید فقیر یا مومن فقیر اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ
داخل ہوینگے فقیراں بہشت میں قبل تونگروں کے بمقدار آدھے دن کے جو دنیا
کے پانسو سال کے برابر ہی اور تیسری خصلت یہہ ہی کہ جب کہے کوئی غنی سبحان
اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور فقیر بھی ویسا ہی کہے تو نہ پہنچیگا کوئی غنی ثواب
کو فقیر کے اگرچہ وہ غنی خیرات کرے دس ہزار درہم اور ویسا ہی تمام نیک اعمال اغنیا
کے ۞ سو یہہ فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو جو لایا تھا فقرا
کا پیغام کہ تونگراں حج وعمرہ ادا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور ہم ان کاموں سے
عاجز ہیں۔ اور درویشی اسواسطے افضل ہی کہ تونگری سبب ہی طول حساب کی
اور غروری۔ **سوال** اگر کہے تو کہ غنا صفت خدا تعالی کی ہی اور متصف ہونا
اسکے اخلاق کے ساتھ بہتر ہی۔ اور تونگر عبادات مالیہ پر قدرت رکھتا ہی نہ کہ

ارسل الی الفقراء ان لمن صبر واحتسب منکم ثلث خصال لیست للاغنیاء فاما الخصلة الواحدة فان فی الجنة غرفا ینظر الیها اهل الجنة کما ینظر اهل الارض الی نجوم السماء لا یدخلها الا نبی فقیر او شهید فقیر او مؤمن فقیر ... یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم وهو خمسمائة عام

الغنی سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر وقال الفقیر مثل ذلک لم یلحق الغنی بالفقیر وان انفق عشرة آلاف درهم وکذلک اعمال البر کلها ... انس بن مالک ...

سے بیوجہ کہ خدا کے ناموں سے غنی بھی ایک نام ہی حدیث میں آیا ہی تخلقوا باخلاق اللہ یعنی متخلق ہو اور متصف ہو اخلاق الہی ساتھ

فقیر **جواب** یہ اعتراض برابر نہیں کیونکہ جو تونگری کہ ساتھ سامان اور متاع کے
ہوتی ہی خلق الٰہی کے مشابہ نہیں ہی جیسا تکبر بدون استحقاقِ کبریائی کے اور عبادت
مالی جو موجب ثواب اخروی ہوتی ہی سو بسبب ترک کرنے دنیا کے ہی مانند توبہ کے
جو بسبب ترکِ گناہ کے باعث ثواب اخروی ہی پس اگر اس اعتبار سے فضیلت
دیا جاوے تونگر کو درویش پر تو البتہ فضیلت دیا جاویگا عاصی متقی پر ۔ اور فقیر کی
کا حق یہ ہی کہ مکروہ نہ رکھے فقر کو اس لیے کہ وہ فعل حقتعالی کا ہی بلکہ اسکا احسان
مانے مانند منت قبول کرنے بیمار کے سینگھی لگانے والے سے ۔ اور اگر مکروہ جانیگا
گناہ گار ہوگا ۔ اور چھپاوے فقر کو ظاہر کرنے سے نیک حالی کے اور باز رہے
سوال سے ۔ آئی ح بتحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی درویش سوال نہ کرنے
والے اہل و عیال والے کو ۞ اور تواضع نہ کرے کسی غنی کی بسبب تونگری اس
آئی ح جاتے رہتے ہیں دو ثلث اسکے دین سے ۞ بلکہ بڑھائی بتاوے تونگر
پر ۔ آئی ح کہ وہ صدقہ ہی ۞ اور عبادت میں سستی نہ کرے اور خیرات
کردیوے وہ جو کچھ کہ بچ جاوے ۔ آئی ح بتحقیق ایک درہم فقیر سے افضل
ہی لاکھ درہم سے غنی کے ۞ اور قرض لیوے اور اسکے ادا کرنے میں نیک گمان
رکھے اللہ تعالی سے اور نہ اعتماد رکھتا رہے اوپر پادشاہ ظالم کے پیش

کرے اُس قرض کو اگر ادا کرے حلال مال و گر نہ ادا کریگا اسکو اللہ تعالیٰ اور راضی کریگا قرض خواہوں کو اُسکے - اور ظاہر کرے اپنی حقیقت حال کو قرض دینے والے پر - اور فریب نہ دیوے جھوٹے وعدوں سے - اور واجب ہی ادا کرنا ایسے کے قرض کو بیت المال سے اور مالِ زکوٰۃ سے - اور سوال نہ کرے لوگوں سے کہ وہ اصل میں حرام ہی کیونکہ سوال میں شکوہ ہی اللہ تعالیٰ کا اور خواری میں ڈالنا ہی نفسِ مؤمن کو اپنے غیر حقتعالیٰ کے آگے اور ایذا دینا ہی مسئول کو کیونکہ بسا اوقات مارے شرم کے دینا پڑتا ہی - آئی حج نہیں حلال کئے گئی ہی فحش باتوں سے سوائے مانگنے کے خلائق سے ۞ مگر حرام نہیں ایسی ضرورت میں کہ موت یا مرض پڑا دے اور کسب سے عاجز رہے یا مستغرق رہے طلب علم میں یا کسب اسکو رنج و تعب میں ڈالے - اِس حالت میں بھی ترک سوال اولیٰ ہی اور شکایت کرنے سے احتراز کرے بلکہ کہے کہ بہ تحقیق میں بے نیاز ہوں سوال سے لیکن نفس میرا ارادہ کرتا ہی خواہشوں کا - اور اپنے کو لوگوں کے روبرو خوار کرنے سے احتراز کرے - پس سوال کرے قرابت والے یا سخی مرد سے جو منت رکھنے والا ہو بلکہ سائل کی منت اپنے پر قبول کرنے والا ہو اور لوگوں کو تصدیع دینے سے پرہیز کرے پس بہ سر جماعت کسی سے سوال نہ کرے اور نہ

بیسے سے کہ رد سوال کی شرم رکھتا ہو کیونکہ حرام ہوتا ہی لینے والے پر اگر دیا ہی
بسبب شرم کے یا کسی کے حاضر رہنے سے جیسا کہ چھین لیا ہو مال کسی کا زبردستی
اور فرق بتلانے بارے اسمیں قرائن و علامات ہیں۔ اور فتوائے دلی ہی
اور شکر کرے اللہ تعالی کا بعد لینے اور طاعت الٰہی میں مشغول ہونے سے
اور اسکو خرچ کرنے سے اس کی طاعت میں کہ وہ دوستر ہی۔ یا امر مباح
میں خرچنے سے اور معلوم کیا جانے سے فقیری کی بزرگی اور دینے والے کا
شکر ادا ہونے سے کہ وہ سبب شکر کا ہی۔ آئی ح جو کوئی کہ شکر گزاری نکریگا
لوگونکی سو وہ شکر نکریگا خدا تعالی کا ۞ اور دینے والے کے حق میں دعا بھی
کرے۔ آئی ح جو کوئی بھیجے طرف تمہارے خوب چیز تو بدلہ کرو تم
اسکا اگر طاقت نرکھتے ہو تو دعا کرو اسکے لئے ۞ اور حقیر نہ سمجھے کسی کے دئے
ہوئے کو۔ اور سرزنش نکرے ندینے سے۔ اور مال شبہ لینے سے پرہیز کرے
آیا ق اور جو کہ ڈریگا خدائے تعالی سے کریگا اللہ تعالی واسطے اسکے چھٹکارا
اور رزق دیویگا اسکو وہاں سے کہ وہ گمان نرکھتا ہو ۞ اور ایک شبانہ
روز کے قوت سے زائد نلیوے کیونکہ یہی عزیمت اور ایک سال کے قوت
تک رخصت ہی بسبب نو پیدا ہونے اسباب قوت کے بعد ایک سال کے

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذخیرہ نہیں کرتے تھے زائد ایک سال سے بلکہ بعض

سے بھی ایثار فرماتے تھے یہاں تک کہ تمام ہوتا ذخیرہ قبل گذرنے سال کے اور ایک برس

کے قوت تک ذخیرہ کرنا طریق متوسط اور پسندیدہ ہی نزدیک سالکین کے

متعدد اس باب میں آئے ہیں ایک روایت میں چالیس درہم اور ایک میں پچاس

اور ایک میں موافق نصاب زکوۃ کے اور ایک میں مطابق قیمت زمین زراعت

کے اور ایک میں اسقدر سرمایہ کہ حاصل ہو اس سے غنا۔ اور چھپاوے سوال کو

تا بچے کشف سے ستر مروت کے اور ظاہر کرنے سے حاجت کے اور حسد اور غیبت

اور بدگمانی سے اور ظاہر کرنے سے عبادت معطی کے اور مذلت سے نفس مومن

کے جو وہ حرام ہی اور شبہ سے شرکت کے۔ آئی ح جو شخص کہ بھیجا جاوے

طرف اسکے ہدیہ اور نزدیک اسکے لوگ ہوں تو وے بھی شریک اس میں ہیں

اور پہچانے جاتی ہی یہہ بات ناپسند رکھنے سے ظاہر کرنا دوسرے کسی کے لینے کو

مانند اپنے لینے کے اور ظاہر کرے عطئے کو بسبب قصد اخلاص کے اور ساقط ہو

اپنی جاہ کے اور توڑنے نفس کے اور ادائے شکر کے۔ آیا ق لیکن اپنے رب

کی نعمت کو بیان کر ⊙ اور آیا ق اور چھپاتے ہیں اس چیز کو جو دیا انکو خدا تعالی

اپنے فضل وکرم سے ⊙ اور یہہ یوں پہچانے جاتی ہی کہ چھپا کر دینے والے کی بخشش

کا ظاہر ہونا اور برملا دینے والے کی بخشش کا ظاہر ہونا سائل کے ارادے میں برابر ہوں لاکن اگر پہنچے کوئی شخص ایسے مرتبے کو کہ برابر رہے اسکے حق میں چھپانا اور بتانا پس وہ مانند کبریت احمر کے ہی اور نہ لیوے ایسی عطا کو جسمیں شائبہ ناموری و ریا کا ہوتا بچے گناہ پر اعانت کرنے سے اور اولی یہہ ہی کہ نہ لیوے عطا کو مگر حاجت ضروری پر آئی ح کہ دینے کا اجر زائد نہیں ہی لینے والے کے اجر سے در صورتیکہ وہ لینے والا محتاج ہو یا فقیر و نکو بانٹنے کے لئے۔ پس جلدی کرے اسکے تقسیم میں تا دنیا کی اُنست سے محفوظ رہے۔ یا علانیہ لیکر خلوت میں رد کر دینے کی نیت سے۔ پس یہہ طریق قریب تر ہی ساتھ سلامتی کے۔ اور لیوے صدقۂ نفل کو اگر شک ہو صدقۂ واجب لینے کے شرائط میں پا جانے درویش کہ نہیں دیتا ہی نفل صدقہ اگر نہ لیوے صدقۂ واجب یا قصد فراخی کی رکھتا ہو فقیروں پر اور لیوے صدقۂ واجب کو اگر قصد کرے اعانت کو مسلمان کے ادائے واجب میں یا قصد کرے موافقت درویشوں کی یا شکستگی نفس کی پس ایسے امثال مختلف ہوتے ہیں نیت کے اختلاف سے۔ اور زہد پھیرنا ہی دل کو دنیا سے آخرت کے طرف رغبت کے ساتھ اور مخل نہیں ہی زہد میں مالداری کیونکہ وہ سلیمان علیہ السلام کو موجود تھی اور عیسی علیہ السلام خالی ہاتھ تھے بہ نسبت

حاشیہ:

لہ یعنی مخفی دینے والے کی عطا سے جیسا خوش ہو گا ویسا برملا دینے والی کی عطا بھی ۱۲ لہ یعنی جب یہاں تک کہ مخفی دینے اور دوسرا برملا دینے کو قبول کرے ۱۲ لہ یعنی مخفی یا دینا اسکو خدا کے طرف سے جانتا ہی ۱۲ لہ لال گندھک جس کو اکسیر بھی کہتے ہیں نادر الوجود ہی ۱۲ لہ المعطی الا خفی یعنی جب یہاں تک کہ عطا کرنے والا اجر اضافی ہوتا ہے ... من الاخذ ... ۱۲

لہ حضرت ابن عمر ... سخاوت ... جو ... ۱۲ لہ یعنی اسکو لینے کے شرائط ... مستحق ہونے ... مسکینی ہیں جیسا فقیر ہی اور دینے والے نے اشارہ دینے ... ۱۲ لہ یعنی اگر نہ لیوے تو اسکا واجب ادا نہیں ہو گا ۱۲ لہ اور اکثر اسکے زہد میں کچھ خلل نہیں آیا ۱۲

ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کئے۔ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فاضل تر ہیں انسے۔ اور زہد کے کئی فائدے ہیں علم مکاشفہ جیساکہ اوپر گذرا
حدیث تجافی میں اور حدیث حارثہ رضی اللہ عنہ میں اور فراغت ہی عبادت
کے واسطے۔ آئی ح جوکہ دوست رکھے اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہی اپنی
آخرت میں ○ اور بزرگ ہوتا ہی مرتبہ عبادت کا۔ آئی ح دو رکعت عالم
زاہد کے بہتر ہیں عبادت سے ان متعبدین کے جو زمانۂ آخرت تک کرتے رہیں ○
اور سبب ہی خداوند تعالی کی محبت کا اور اسکی پہچانت کا جو یے دونوں نہیں
حاصل ہوتے ہیں مگر دوام ذکر و فکر سے اور ذکر و فکر حاصل نہیں ہوتے ہیں
باوجود شغل دنیاوی کے اور ادنی مرتبہ زہد کا باعتبار نفس زہد کے یہہ ہی
کہ کوشش کرے زہد کے حاصل کرنے میں اور اپنے کو دنیا طلبی سے باز رکھنے
میں اسکا نام تزہد ہی اور اگر دنیا طرف رغبت نہو اور اس سے بالکل نفرت
ہو تو وہ زہد ہی اور یہہ برا درجہ ہی اول سے اور پہچانت اسکی میلان قلبی
برابر رہنے میں ہی چوری جانے سے اپنا اور غیر کا مال پھر اس سے برا درجہ تصور
میں نہ رکھنا ہی اپنے زہد کو پھر زہد حاصل ہوتا ہی خوف سے دوزخ کے یہہ ادنی
ہی اور امیدواری سے جنت کے یہہ اعلی ہی کہ مقتضی ہوتا ہی محبت الٰہی کو اور

فوائد زہد

مراتب زہد

اس سے برتر وہ ہی کہ ماسوی اللہ کے طرف التفات نکرسے[1] پھر زہد حاصل ہوتا ہی بعض دنیا ترک کرنے سے نہ کل جیسا مال کو چھوڑنے سے نہ جاہ کو اور یہہ قسم بعض گناہ سے توبہ کرنیکے مانند ہی اس سے بڑا درجہ چھوڑدینا ہی تمام امور دنیا کو[2] اور اس سے برتر مرتبہ چھوڑدینا ہی ماسوی اللہ کو۔ اور زہد کا ادنی حکم حرام کاموں کو چھوڑنا سو یہہ فرض ہی شبہ ناک کاموں ترک سو یہہ سنت ہی اور اس سے اعلی زائد مباح کاموں کو چھوڑنا سو یہہ نفل ہی۔ اور زہد سے خارج کرتا ہی قصد کسبکا اگر واسطے لذت اٹھانے کے ہو نہ کہ عبادت پر مستعد ہونے کے لئیے یا ارادے سے ذخیرہ اور جمع کرنے کے ہو در صورتیکہ زیادہ رہے اوپر قوت ایک سال کے۔ مگر اسکو جو کسب نکرے اور نہ لیوے کسی کے ہاتھ سے[3] مانند داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کے جو وہ مالک ہوا تھا بیس دینار کا جسپر قناعت کیا بیس سال۔ اور خارج کرتا ہی زہد سے غذا کرنا گیہوں کے چھانے ہوئے آٹے کی روٹی کو[4] اور ہمیشگی کرنا سالن کی[5] اور بنانا دو کپڑوں کو جنس واحد سے اور رکھنا دو چیز کا اسباب خانگی سے[6] اور اختیار کرنا جنس اعلی کا۔ اور اولی ہی مبالغہ کرنا نفس پہ سختی[7] لانے میں تا محفوظ رہے تو آفت سے دنیا کے اور درازی سے حساب کے اور باز رہنے سے بہشت کے اور ملامت سے لوگوں کے اور عیب دھرنے سے انکے اور محروم رہنے سے درجات عالیہ کے

[1] یعنی طرف سکوف ونیحے دنیا اندنیا ساقط۱۲
[2] یعنی مال اور جاہ کو ۱۲
[3] یعنی روز ہی کہ سال سے زیادہ ذخیرہ نکرے جب جب قوت سے سے ... قصد کے خلاف نہیں ۱۲

اور یے سب مروی ہیں۔ اور آئی ح اگر ہوتی دنیا نزدیک اللہ تعالیٰ کے
برابر ایک پر پشہ کے نہیں پلاتا کسی کافر کو اُس سے ایک گھونٹ پانی ۞ اور آئی
ح دنیا ملعون ہی اور ملعون ہی وہ چیز جو دنیا میں ہی مگر اُسقدر جو رہے
واسطے اللہ تعالیٰ کے ۞ اور وے حالات جو قبل موت کے ہیں سو دنیا
ہی اور بعد موت کے ہیں سو آخرت لیکن عبادات اور ضروریات اُسکے
اگرچہ حالات سے قبل موت کے ہیں مگر محسوب ہیں آخرت میں بسبب خارج
ہونے انکے معنی دنیا سے جو اس آیت میں ہی۔ آیا ق سوائے اسکے نہیں ہی
جو زندگانی دنیا کی ایک بازیچہ ہی بیہودہ اور بے فائدہ ۞ پس لہو اور لعب کے
سب کام دنیا ہی اور عبادات خارج ہیں متاع اور اسباب دنیوی سے جو
جمع کئے گئے ہیں اس آیت میں۔ آیا ق آراستہ کئے گئی ہی واسطے خلائق کے
دوستی شہوات نفسانی کی آخر آیہ تک ۞ اور مشغولی دنیا کی یہہ ہی کہ باطن میں
اسکے حظوظ کی محبت رکھے اور ظاہر میں اسکو حاصل کرے۔ اور علاج محبت
دنیا کا معرفت ہی پروردگار کی اور نفس کی اور شرف آخرت
کی اور خساست دنیا کی۔ اور پہچاننا یہہ کہ حب دنیا آخرت
میں مخالفت ہی۔

لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ ماء ۱۲
الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ما کان للہ ۱۲
انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو ۱۲

زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب ۱۲

یعنی عورات اور بیٹا اور سونا اور روپا اور گھوڑا اور کھیتی جملہ سب متاع دنیا میں اور فقط اُسکے پاس ہی نیک جا ستاہی ۱۲

بیسواں باب توحید اور توکل اور یقین کے بیان میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادنی مرتبہ توحید کا فقط اقرار زبانی ہی جو وہ نفاق ہی اللہ کی پناہ - اور
وہ نہیں فائدہ دیتا ہی مگر بچا لینے کو اپنے جان و مال کے - آئی ح یعنی جسکہ
بولیں کلمہ توحید کو بچا لئے میرے سے خون کو اور اموال کو اپنے (۰) بعد ازاں
مرتبہ تصدیق کا ہی جیسا توحید عامی اور متکلم کی کیونکہ متکلم نہیں فرق کئے
جاتا ہی عامی سے مگر بصفت حیلہ کے جو دفع کرتا ہی تشویش کو بدعتیوں
کے یہہ توحید مفید ہی مخلصی پانے کو ہمیشگی سے آتش دوزخ کے بعد ازاں
توحید مشاہدہ کرنیکی ہی ہر ایک چیز کے صادر ہونیکو اللہ تعالی سے یہہ فائدہ
دیتی ہی اعتماد رکھنے میں دل کے خداوند تعالی پر اور انقطاع لانے میں ماسوا سے
اسکے اسیکو توکل کہتے ہیں پس ازاں اعلی درجہ توحید کا معدوم رکھنا ہی ماسوائے
حق تعالی کو یہہ فائدہ دیتا ہی مستغرق رہنے کو حق کے ساتھ اور غائب
کرتا ہی اسکے غیر سے اسیکو فنا کہتے ہیں لاکن التفات طرف غیر حق تعالی کے یا
بسبب ضعف یقین کے ہی جو وہ ہوتا ہی راہ پانے سے شک و تردد کے
یقین میں اور نہیں غالب ہونے سے یقین کے دل پر یا بسبب ضعف طبعی کے ہی

توکل

فنا

جیسا کہ ڈرا لو جو وہم کا مطیع ہی طاقت نہیں رکھتا ہی شب باشی کی خالی گھر میں
یا جس گھر میں کہ میت رہے - اور ادنی مرتبہ توکل کا اللہ تعالی پر اعتماد کرنا ہی
مانند اعتماد کرنے موکل کے وکیل پر بسبب یقین کرنے موکل کے شفقت اور قدرت
اور علم کو حقتعالی کے بعد ازاں مانند اعتماد کرنے طفل کے ہی مادر پر اور یہ اعلی
ہی پہلے سے کیونکہ بچے کو اعتماد کے طرف التفات نہیں اور مستغرق رہتا ہی
ماں کے ساتھ اور ترک کرتا ہی تدبیر کو لیکن پہلا درجہ منافی نہیں ہی اصل تدبیر کا
جس طور پر کہ وکیل لکھ دیا ہی موکل کو بعد اسکے ہو جاوے مانند میت کے
ہاتھ میں غسال کے اور یہ درجہ دوسرے درجے سے اعلی ہی کیونکہ اسمیں مطلقا ترک
سوال ہی اور دوسرے درجے میں اگرچہ سوال ہی لیکن غیر اللہ سے سوال کرنا مخالف
توکل ہی اور تیسرا درجہ بہت نادر پایا جاتا ہی اور بہت کم باقی رہتا ہی - پس ال
دوسرا درجہ بعد اسکے پہلا درجہ اور ضرور ہی بندے کو توکل - کیونکہ آیا ق خدا تعالی
پر توکل کرو تم اگر تم ایمان داروں سے ہوں ۞ اور آیا ق جو کہ خدا تعالی پر توکل
کرے پس بس ہی اسکو وہی ۞ اور آئی حخ اگر توکل کرو تم اللہ تعالی پر جیسا
کہ توکل کرنیکا حق ہی البتہ روزی دیوے تمکو اللہ تعالی جیسا کہ پرندوں کو روزی
دیتا ہی ۞ اور بھی توکل میں فارغ رہنا دل کا ہی عبادت کے لئے - اور تغیر نہیں

پاتا ہی وہ رزق جو مقدر اور مقسوم ہی۔ آئی سخ رزق تقسیم پا گیا ہی اور فراغت دیا گیا ○ آئی سخ چار چیز میں جو فراغت دئے گئی ہی اُنسے سو وہ خلق اور خُلق اور اجل اور رزق ہی ○ اور بھی مقصود روزی سے قوت و استعداد ہی عبادت پر اور خدا تعالیٰ قادر ہی عطا کرنے پر قوت کے کسی ایک سبب سے جو حاصل ہووے طلب سے یا بدون طلب کے یا بدون کسی سبب کے۔ اور گرسنگی کی حالت میں مرنا بھی تقدیری بات ہی جیسا مرنا عالم سیری میں۔ اور بھی صلاح حال پوشیدہ ہی اور بھی خدا تعالیٰ [illegible] ہوا ہی رزق کا بدون متعلق کرنے کے آیا ق نہیں ہی کوئی جاندار زمین پر مگر خدا تعالیٰ پر روزی اُسکی ہی ○ و پس کیا کچھ بُرا ہوگا وہ شخص جو اعتماد کرتا ہی ایک بازاری پر کہ وعدہ کرے قرض دینے کا یا میزبانی کا اور اعتماد نہیں کرتا ہی ضامن ہونے پر خدا تعالیٰ کے۔ اور بھی کچھ فائدہ نہیں طلب روزی میں مگر یہی کہ خواری کھینچنا اور وقت ضائع کرنا ہی۔ اور بھی زمان آئندہ کی زندگی شک و تردد میں ہی اور موت کا آنا یقینی پس تیاری کرنا واسطے یقینی چیز کے اولیٰ ہی لیکن ثواب و عقاب کے باب میں توکل روا نہیں بسبب وارد ہونے اوامر و نواہی کے اُنمیں اور بسبب متعلق رہنے اُن کے عمل کے ساتھ۔ اور وہ جو وارد ہوا ق ڈھونڈو تم

له الرزق مقسوم مفروغ ۱۲ سخ ربع نخ نہیں الخلق والخلق مسو والاجل و الرزق ۱۲ طبرانی ابن مسعود سخ یعنی رزق کو موجود بے سبب یا تعلق بطلب نہیں کیا ہی ۱۲

سے وما من دابة في الارض الا على الله رزقها سراج ۱۲

ع

ف و اتبعوا من فضل الله ۱۲ سراج

فضل سے اللہ تعالی کے ۝ سو اس سے مراد علم اور ثواب ہی اور اگر مراد رزق
سے ہو تو بھی حکم اباحت ہی نہ واجب اور توکل کا منافی نہیں ہوتا ہی کسب
کیونکہ توکل عمل باطنی ہی پس اگر سبب قطعی ہو مسبب کے موجود ہونے میں
بہ اعتبار عادت الٰہی جیسا ہاتھ دراز کرنا کھانے کے لئے اور جماع کرنا بچے کے
واسطے اور روانہ چھینکنا واسطے کتوں کے تو ترک کرنا ایسے اسباب کا خطا ہی
آیا ق ہرگز نپاوے تو عادت الٰہی میں تبدیل ۝ اور اگر سبب ظنی ہو کہ مسبب
بغیر اس سبب کے اکثر اوقات میں [illegible] نہیں ہوتا جیسا توشہ لیجانا سفر کے
لئے جنگلوں میں تو ایسے اسباب کا ترک کرنا بھی خطا ہی کیونکہ یہہ سنت
اولین ہی لاکن ترک بھی جائز ہی درصورتیکہ ریاضت پذیر ہو اسکا نفس اور
صبر کرسکتا ہو کھانا کھانے سے ایک ہفتے تک یا قریب اس عرصے کے بدون
باز آنے دل کے ذکر حق تعالی سے یا قادر رہے نفس اسکا جنگلی گھاس پات سے
قوت لینے میں۔ مگر وہ جو آیا ہی ق توشہ لیو تم ۝ سو مراد اس توشے
سے توشۂ آخرت ہی اس دلیل سے ق کہ بہترین توشہ تقوی ہی یا انکہ امر تو
کا مخصوص ان لوگوں کے لئے جو قصد کرتے تھے حج کا بدون زاد راہ کے اور
ایذا دیتے تھے لوگوں کو گھگگا کر سوال کرنے سے اور اگر نفس ریاضت

سبب ۱۲ مسبب ۱۲ سبب ۱۲ مسبب ۱۲ سبب ۱۲ مسبب ۱۲

[حاشیہ] ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ۲۲ع ۵ سورۂ احزاب
[حاشیہ] یعنی انبیا اور اولیا ۱۲
[حاشیہ] وتزودوا ... فان خیر الزاد التقوی ۲ع ۹ ... ۱۲

پذیر نہو تو سبب ظنی کا بھی ترک حرام ہی کیونکہ اسمیں گویا سعی کرنا ہی اپنے کو ہلاکی
میں ڈالنے کی - اور اگر وہ سبب ٹہہی رہے جیسا بڑی کوشش کرنا وقائق تدبیر
میں تو ویسا سبب منافی توکل ہی کیونکہ وہ کمال حرص ہی اور مجرد شخص فتوی
لیوے دل سے پس اختیار کرے کسب کو اس نیت سے کہ فقیروں پر خیرات
کرے اور نیکی پر امداد کرے اور موانع ذکر الٰہی سے باز رہے - اور اختیار کرے
ترک کسب کو کیونکہ کسب خدا تعالی کے طرف مشغول ہونے سے باز رکھیگا اور
اپنی ہی خیال میں لگا رہیگا - اور یہہ بات پہچانے جاتی ہی کہ گم ہونے سے
مال کے تغیر نپاوے اور یہی ہی حکم توشہ لینے اور کچھہ جمع کر رکھنے کا - اور کسب
کرے عیالدار جیسا کہ روایت کئے گئی ہی صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے اور
تکلیف نہ دیوے عیال کو مگر وے خود بخود موافقت کریں اسکے ساتھہ توکل و
صبر میں - اور منافی توکل نہیں ہی ذخیرہ کرنا چالیس روز کے اندر کا قوت مجرد کے
لئے اور اختلاف کئے ہیں چالیس روز کے قوت میں اور تحقیق یہہ ہی کہ توکل کی
فضیلت کوتاہی امید سے ہی اور وہ جو قرار دیا مدت چالیس روز کا واسطے
موسی علیہ السلام کے تھا سو طول امل سے نہیں بلکہ مراد کو پہنچنے کے مستحق ہونے
کے لئے تھا اس سبب سے کہ عادت الٰہی تدبیر امور میں یوں ہی جاری ہی جیسا

بچہ ہونے میں چالیس دن نطفہ اور چالیس روز علقہ اور چالیس دن مضغہ رہتا ہی
اور آئی ح خمیر کیا میں مٹی کو آدم کے دست قدرت سے اپنے چالیس روز ○
اور اِسی سند سے چالیس دن ریاضت کے لئے قرار دئے گئے ہیں۔ اور
منافی توکل کو نہیں ہی ذخیرہ کرنا ایک سال کا قوت عیال مند کو واسطے دل
خوش کرنے ضعیفاں کے جیسا وہ مروی ہی اور اِس سے زیادہ کسی روایت
میں نہیں آیا ہی۔ اور چھوڑے مرد مضطرب طریق کو توکل کے ذخیرہ کرنے
میں قوت کے کیونکہ مقصود خاطر جمعی [illegible] واسطے ذکر و فکر حق تعالی کے
اور توکل کے منافی نہیں ہی عمل میں لانا ایسے اسباب کو جو دافع ضرر ہوں
اگرچہ وے اسباب یقینی یا ظنی۔ جیسا احتراز کرنا درندوں کے گوی میں اور
سیلاب آنے کی جگہ میں اور خمیدہ دیوار کے نیچے سونے سے کیونکہ بلا کے
کے سامھنے ہونے سے منع آیا ہی۔ برخلاف سبب متوہوم کے کیونکہ متوکلین
کے وصف میں آئی ح داغ نہیں دیتے ہیں اور افسوں نہیں پڑھتے
ہیں ○ مگر ضرر پانے میں لوگوں سے کہ اسمیں صبر اولی ہی۔ پس آیا ق
پکڑ خدا تعالی کو وکیل ○ اور آیا ق صبر کر اُسپر جو کہتے ہیں کافراں ○ اور
آیا ق اور البتہ ہم صبر کرتے ہیں اُسپر جو ایذا پہنچاتے ہو تم جھٹلانے ○

ریعین صحاح ۱۲ و طبی
ابن مسعود ابن ...
رب عباس سے
سال کا قوت ذخیرہ
ریں اِس سے
... ذخیرہ
...
شیخین ابن عباس سے

کہ اِس میں اسباب
دفع ضرر کا عمل میں لانا
منافی توکل ہی ۱۲
... فاتخذہ وکیلا ۱۲
ج ۲۹ ع سورۂ مزمل
علی ما یقولون ۱۲ ج ۲۹
ولنصبرن
علی ما آذیتمونا ابراہیم ج ۱۳

اور آیا ق چھوڑ دے بدلے کو ان کے ایذا رسانی کے اور توکل کر خدا تعالیٰ

پر ○ برخلاف رنج رسانی پر وردگاروں کے بلکہ چاہئے کہ ان کے لئے پکڑ رہے ہتھیار کو

کہ آیا ق چاہئے کہ پکڑیں اپنے ہتھیاروں کو ○ اور باندھے اونٹ کے

پاؤں - آئی ح باندھ اسکے پاؤں اور توکل کر اللہ تعالیٰ پر ○ اور گھر کا دروازہ

بند کرے درحالیکہ حفاظت میں مبالغہ کرنے والا نہو - اور نگاہ نرکھے گھر میں ایسے

متاع کو کہ جسکی طمع کرے چور - بلکہ بس کرے ایسے چیزوں پر جنکی بہت ضرورت

ہو مانند کوزہ اور آفتابہ اور چھا[illegible]ب کی ہتھیار کے اور اگر غمگین ہووے

چوری جاوے بسبب گنہگار ہونے چور کے اور پیش قدمی کرنے سے اسکے

عذاب الٰہی کے لئے - اور غمگین ہووے تلف ہونے سے مال کے بلکہ خوش ہووے

کیونکہ اسمیں خوبی اپنی ہی نیک گمان کرنے سے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور شکر

اللہ تعالیٰ کا کرے کیونکہ اپنے کو مظلوم بنایا نہ کہ ظالم اور دنیوی نقصان ہوا نہ کہ

دینی اور گم کئے مال کو ڈھونڈھنے میں اور مسلمان پر بدگمان کرنے میں مبالغہ نکرے

اور بہتر یہ ہے کہ عفو کرے اور اسپر حلال کر ڈالے - کیونکہ وہ صدقہ ہے اگرچہ

چور محتاج رہے - وگرنہ یہ نیاز کرنا ہی اسکو معصیت سے - اور عمل کرنا ہے اسپر

جو آئی ح یاری دے بھائی کو تیرے ظالم ہو یا مظلوم ○ اور اسکو بخش دینے

له و ابن حبان والحاکم عن ... علی اللہ ... ۱۲ ... تہ ... اعقلہا و توکل علی اللہ ۱۲ ...

... اللہ تعالیٰ ... مناسب ... سفرت ... نیکی ... ۱۲ ... انصر اخاک ظالما او مظلوما ۱۲

کی نیت رکھے تا ثواب دیا جاوے اگرچہ چوری نہ جاوے اسکا مال جیساکہ چھوڑ
دینے میں عزل کے ثواب پاتا ہی جیساکہ اس باب میں آئی حدیث ترک عزل
کرنیوالا ثواب ایسے ایک بیٹے کا پاتا ہی کہ بڑا ہوکر خدا تعالی کے راہ میں
قتل کیا گیا ہی ۞ اور بعد اس نیت کے نہ لیوے اگر چور واپس لاوے اسکا
مال اگرچہ جائز ہی اسکا لینا کیونکہ فقط نیت کرنا ملکیت سے نہیں نکالدیتا ہی
اور توکل کے منافی نہیں ہی زائل کرنا ضرر قطعی کو جیسا دفع تشنگی کے لئے پانی
پینا اور نہ ضرر ظنی کو مانند سینگھ لگوانے کے اور مسہل لینے کے ۔ برخلاف اسباب
موہوم کے جیسا افسون پڑھنا اور بدفال لینا ۔ اور ضرر قطعی کے زائل کرنیوالے
اسباب کو چھوڑنا حرام ہی نہ ظنی کے ۔ اور دوا کو ترک کرنا ماثور ہی درصورتیکہ
قوت مکاشفے سے اسکا نفع نہ دینا معلوم ہو ۔ یا اگر مرض دیرینہ اور علاج اسکا
موہوم رہے مانند داغ کرنے اور افسون پڑھنے کے یا اس علاج کے کرنے
سے عاقبت کا خوف ہو اور علم حقانی میں مستغرق رہنے سے بیماری کو
فراموش کیا ہو یا اس ارادے سے کہ بیماری طول کھینچنے سے اسپر صبر کرنیکا اجر
پاوے یا اس بیماری کے رہنے سے گناہوں کے کفارے کا قصد رکھے یا واسطے
امتحان نفس کے یا بسبب نافرمانی کرنے نفس کے حالت صحت میں ساتھ ضایع

کرنے وقت کے عیش و عشرت میں اور بسبب دیر کرنے کے امور خیر میں بسبب طول امید کے اور بیماری کو چھپانا بہتر ہی بلا پر صبر کرنے اور قضاء الٰہی سے راضی رہنے اور شکایت کرنے سے بچنے کی نیت سے مگر از راہ حکایت گوئی کے کہے طبیب سے واسطے معالجے کے یا واسطے سکھلانے خوبی کو صبر کے ساتھ کہنا نے کے درصورتیکہ خود مرشد و مقتدا دوسروں کا ہو یا واسطے ظاہر کرنے اپنی عاجزی کے طرف خدا تعالیٰ کے اور یہ بات مستحسن ہی قوی الایمان سے پس نیت خیر بیماری ظاہر کرنے کو رخصت دیتی ہی۔ اور توکل میں اصل یقین ہے۔ اور آئی ہی جو کوئی کرے طبیعت اسکی عقل اور خصلت اسکی یقین سو ضرر نہیں کرتے ہیں اسکو گناہاں ○ اور آئی ہی بہترین نعمائے الٰہی سے جو تم دیئے گئے ہو یقین ہی اور استقامت صبر پر ○ اور متکلم کے نزدیک معنی یقین کی شک نہ ہونا ہی اور صوفیہ کے نزدیک غالب آجانا دلپر علم آخرت کا کہا گیا ہی کہ سست ہوا یقین فلانیکا موت کے واقع ہونے میں باوجودیکہ موت کے آنے میں شک نہیں اور کہا گیا ہی کہ قوی ہوا فلانا رزق میں باوجودیکہ رزق کے پانے میں شک و تردد ہی۔ اور مقامات یقین کے وے ہیں جسپر شرع وارد ہوئی اور اصول یقین کے توحید ہی اور رزق کا پہنچنا اور جزائے اعمال

اخفائے بیماری

نفع یقین

تعریف یقین

اور سب حالات پر خدا تعالیٰ کا مطلع رہنا اور ثمرہ یقین کا نہیں التفات کرنا
ہی مستحبات کے طرف اور طلب اجمالی کرنا ہی رزق میں ساتھ ترک کرنے
تاسف کے فوت ہونے پر۔ اور اقدام کرنا ہی طاعت پر ساتھ باز رہنے
کے معصیت سے اور مبالغہ کرنا ہی اپنے ظاہر و باطن کے درست کرنے میں۔

خاتمہ محبت اور سلوک کے بیان میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیا ق اگر دوست رکھتے ہو تم خدا تعالیٰ کو پس متابعت کرو تم میری تو دوست
رکھیگا تمکو اللہ تعالیٰ ۞ اور آئی ح نہیں مؤمن ہوگا کوئی تم میں سے
یہاں تک کہ ہوں اللہ اور اسکا رسول دوستر نزدیک اسکے بہ نسبت
دوسروں کے ۞ اور محبت بزرگترین مقامات سے سالکین کے ہی اور
اہم مہمات سے ان کے اور محبت میل کرنا نفس کا ہی اپنے مالوفات کے
طرف۔ اور کوئی لذت بڑی نہیں خدا تعالیٰ کی محبت اور اسکے معرفت کی
لذت سے۔ پس ادنیٰ لذت اغذیہ کی ہی بعد لذت جماع کی بعد لذت جاہ
کی بعد لذت علم کی۔ اور ترتیب ان لذتوں کی پہچاننے جاتی ہی ادنیٰ کو
چھوڑنے سے اور اسکو حقیر جاننے سے درصورت حاصل ہونے اعلیٰ کے

اور ناخوش رکھنا بعضوں کا علم کو بسبب ناقص رہنے اُن کے ہی۔ مانند کراہت رکھنے مریض کے کھانے کو اور بچہ جماع کو۔ اور جو علم کہ متعلق ہی ساتھ اللہ تعالی کے وہ شریف تر ہی سب علوم سے کیونکہ شرف علم کی معلوم کے شرف سے ہی۔ اور اسی جہت سے مشغولی فتوی دینے کی شریف تر ہی ورزی پن سے۔ اور دیدار لذیذ تر ہی علم سے بسبب زیادہ ہونے کشف کے دیدار میں۔ پس لذت باعتبار کشف کے ہی یاد رکھو اسکو۔ اور سبب محبت کا کمال ہی کہ وہ بالطبع محبوب ہی اور اسی سبب سے دوست رکھے گئے ہیں عالم اور صالح اور صورت خوش اور کلام فصیح۔ اور احسان ہی کیونکہ انسان بندہ ہی احسان کا۔ اور حقیقت میں کسی چیز کو کمال نہیں مگر اُس خدا نے عزوجل کو اور کسی کا کچھہ احسان نہیں مگر اسی اللہ تعالی سے۔ اور اعلی مرتبہ وہ ہی کہ دوست رکھے خدا تعالی کو محض نظر بذات اُس سبحانہ تعالی کے۔ سو ویسی محبت عنایات حق سے ہی نہ کسب سے بخلاف غیر محبت ذات کے۔ بعد محبت بسبب کمال اسکے بعد ازاں بسبب احسان اسکے اور وہ محبت جو احسان کے سبب سے ہو سو وہ حقیقت میں اپنے نفس کی محبت ہی۔ اور علامات محبت کے شوق اسکے دیدار کا رکھنا ہی۔ آئی

ح دراز ہوا شوق نیک مردوں کا میری دیدار کے لئے ۞ اور وہ شوق

ایک غلبہ ہی حصول مراد کے انتظار کا پردۂ غیب کے پیچھے سے طرف جمال محبوب کے اور اُفتادل کا طرف ڈھونڈھنے اُسکے۔ اور دور ہوتا ہی موت سے شوق لقا کا بسبب حاصل ہونے اُسکے۔ لیکن نہیں دور ہوتا ہی شوق زیادتی انکشاف کا کیونکہ دیدار کے بیحد مراتب ہیں۔ اور انست ہی جو وہ غلبہ ہی خوشی کا بسبب قرب کے اور ٹھہرا رکھنا نظر کا ہی مشاہدے پر۔ اور فرق ہی اُن دونوں میں اِس وجے سے کہ اُنس ایک حالت دلکی ہی منسوب طرف موجود کے اور شوق منسوب طرف مطلوب غائب کے۔ اور اُنس فائدہ دیتا ہی انبساط کا جیسا کہ آیا ق ای پروردگار بتلا مجھکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردوں کو۞ اور آیا ق بتلا مجھکو تا دیکھوں طرف تیرے۞ اور کئے گیا پہلا سوال بسبب موجود رہنے شرط کے اور عذر کئے گیا دوسرے سوال میں بسبب مفقود رہنے شرط کے۔ اور اِس مقام میں اُنس نہ ہیتی تو البتہ عتاب کئے جاتے جیسا کہ جل گئی موسی کلیم اللہ علیہ السلام کی قوم۔ اور اعلی مرتبہ محبت کا انبساط کو چھوڑنا ہی بسبب مستغنی رہنے کے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھا تحویل قبلہ میں۔ اور علامات محبت سے قرب ہی ساتھ اللہ تعالی کے اور وہ زائل ہونا ہر ایک مانع ذکر الٰہی کا ہی۔ پس موانعات

نفس اور شیطان اور خلائق اور دنیا ہیں۔ اور کمال اُس قرب کا غائب ہوجانا
ہی دیکھنے میں فعل کو خدا تعالی کے یہاں تک کہ نہ دیکھے اپنے نفس کو فاعل
کسی کام کا۔ جیسا کہ آیا ق نہیں پھینکا تو جبوقت کہ پھینکا تو بلکہ خدا تعالی پھینکا
اور اتصال ہی اور اس سے مراد مکاشفہ اور مشاہدہ ہی جیسا کہ قول میں
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے آیا ہی کہ ہم دیکھتے تھے اللہ تعالی کو اس
مکان مقدس میں جبکہ عذر بیان کئے سلام کا جواب نہ دینے سے حالت
طواف میں۔ اور قول حارثہ رضی اللہ عنہ کا جو اوپر گذرا۔ اور آئی ح
عبادت کر اپنے پروردگار کی گویا کہ دیکھتا ہی تو اسکو ۞ اور دوست رکھنا
خدا تعالی کا ہی بندے کو۔ اور آیا ق دوست رکھتا ہی خدا تعالی بندوں
کو اور وے دوست رکھتے ہیں اُسکو ۞ اور آئی ح جب دوست رکھے
خدا تعالی بندے کو تو مبتلا کرتا ہی اُسکو پس اگر دوست رکھے اسکو پوری
محبت سے نگاہ رکھتا ہی اسکو واسطے اپنے پس اگر صبر کرے اسکی بلا پر تو انتخاب
کر لیتا ہی اسکو اور اگر راضی رہے تو چن لیتا ہی اُسکو ۞ اور آئی ح جب دوست
رکھتا ہی اللہ تعالی بندے کو تو کرتا ہی واسطے اسکے پند دینے والا اسکے
ذات سے اور باز رکھنے والا اُسکے دل سے جو حکم کرتا ہی اور منع کرتا ہی اُسکو ۞

اور اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ محبت رکھنے کا معنی یہ ہی کہ مبتلا کرتا ہی بندے کو ساتھ اپنے پس صلاحیت نہیں رکھتا ہی وہ واسطے غیر کے جیسا کہ آیا ہی انتخاب کر لیا میں تجھکو واسطے اپنے ○ اور علامات اس محبت کے چھپانا اسکو خلائق سے اور دوست رکھنا موت کو اور فرماں برداری کو اس خداوند تعالیٰ کے اور لذت لینا عبادت میں اور مصیبت و بلا میں اور حرص کرنا خلوت اور مناجات کی اور دشمنی رکھنا دنیا کی اور وحشت رکھنا خلائق سے اور خلوت سے اور ایک ہو جانا ساتھ قصد دل کے - اور محبت الٰہی حاصل کرنیکی راہ سلوک اختیار کرنا ہی - آئی ح ہمیشہ بندہ مؤمن نزدیکی ڈھونڈھتا ہی طرف میرے نوافل عبادات سے یہاں تک کہ دوست رکھتا ہوں میں اسکو پس جب دوست رکھتا ہوں میں اسکو تو ہو جاتا ہوں میں اسکی سماعت اور بصارت اور دل اور ہاتھ اور پاؤں ○ اور سلوک حاصل ہوتا ہی لازم کرنے سے دوام وضو کو جو روشن کرتا ہی دل کو اور خلوت کو جو فارغ کرتا ہی دل کو دوسرے مشغولیوں سے اور خلوت کی احسن طریق یہ ہی کہ تاریک مکان میں ہو یا لپیٹے اپنے سر کو کوئی چیز اور بند کرے اپنے آنکھیں تا کہ آرام لیویں حواس ظاہری اور خاموشی کو کیونکہ وہ کامل کرتی ہی عقل کو اور قوت دیتی ہی قویٰ کو -

خلوت

لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا و قلبا و یدا و رجلا - بخاری

اور بھوکے اور جاگتے رہنے کو اعتدال کے ساتھ جو یہ دونوں روشن کر
ہیں باطن کو بسبب کم ہونے خون کے اور گل جانے چربی کے کیونکہ افراط ان
میں مانع مقصود ہی جیسا کہ تفریط اور دفع خطورات کو کیونکہ رحمانی و شیطانی
خطرے کی تمیز بھی مانع مقصود ہی - اور تسلیم کو ہر حال میں اپنے کو اللہ تعالی
پر اور مقرر کرنے کو کسی غذا کے جو پہنچا دے قوت حلال پس یہ اصل ہی - اور
ترک کرنے کو جو سوائے فرائض اور رواتب کے ہوں اور لازم کرنے کو ذکر دائمی کے
زبان سے ایسی حالت میں کہ رو بقبلہ رہے ساتھ حضور دل کے پس بعض کہے کہ وہ
ذکر اللہ کی ہی - اور آئی ہی صح بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہی ۞ اور بعض
کہے کہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ہی - آئی صح اسم اعظم آیۃ الکرسی
میں اور سورۂ آل عمران میں ہی ۞ یے دونوں مشترک ہیں اس میں اور اس
باب میں فتوی لینا دل سے اولی ہی یہاں تک کہ ٹھہر جاوے حرکت زبان
کی اور جاری ہووے ذکر بے اختیاری سے بعد از رجوع کرے طرف دل کے
بعد ازاں مٹ جاویں حروف و الفاظ اسکے اور باقی رہے معنی ذکر کا بعد اس
اٹھ جاتا ہی اعتبار عدد کا اور ہو جاتی ہی ذکر ایک حالت دائمی اور ایسے وقت
میں پیدا ہوتی ہی محبت دل میں پس فراموش نہیں کرتا ہی ذاکر اپنے مذکور کو

کو کسی حال مین بعد اسکے غائب ہوتا ہی ذاکر مذکور مین جمیع اشیاء ظاہری و
باطنی سے یہان تک کہ اپنے نفس اور اسکے صفات سے بھی اور اس مقام کا نام
قرب ہی - پستر غائب ہووے ذکر سے بھی شہود مین اُس مذکور کے - اور اس مقام
کا نام فنا ہی بعد ازان حاصل ہوتا ہی اتصال اُسکے ساتھ اور دیکھتا ہی جو
کچھ کہ دیکھتا ہی بسبب ظاہر ہونے نور کے اور جاتے رہنے موانع کے - اور ہو جاتا
ہی اُس وقت مین ذاکر بادشاہان دین سے اور تحقیق تمام ہوئی یہہ کتاب ایسا کہ
آراستہ کیا گیا ہی مقطع اُسکا دعاء ماثورہ کے زیور سے جیسا کہ سنوارا گیا تھا
مطلع اُسکا - خداوندا سوال کرتا ہون مین تجھ سے ہدایت اور تقوی کی اور
عفت بے پروائی کی اور پناہ مانگتا ہون نزدیک تیرے ایسے علم سے کہ فائدہ نہ
دیوے اور ایسے دل سے کہ نہ ڈرے اور ایسے نفس سے کہ سیر نہو اور ایسی دعا سے کہ مقبول
نہووے اور آخری دعا ہماری یہہ ہی کہ جمیع حمد و ثنا خاص اس خداے کریم
کو سزاوار ہی جو پروردگار سب عالمیان کا ہی اور رحمت ہووے بندگان صالح پر اسکے
اور درود بیحد نازل ہووے جو اوپر محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے جو رسول اسکے ہین
اور ختم کرنے ہارے پیغمبرون کے اور اوپر تمام پرہیزگاران امت انکے ؕ

۱۲۸۹

تمت

خاتمہ از جانب مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی
سید الاولین والاخرین وعلی آلہ وصحبہ واولیاء
امتہ اجمعین اما بعد ناقص بندہ گناہوں سے شرمندہ۔ خدمت
مین ارباب دین وملت کے عرض کرتا ہی کہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری مین اپنے مقام
حکومت ماموریت والور سے برخصت چندے وطن اصلی کے طرف۔ جو ایک
موضع مملو برحمت تام سعادت بندر نام شہر مدراس کے جانب جنوب اکیس
میل کی راہ ہی۔ اور بسبب واقع ہونے مزار بابرکات فیض آیات نیر
آسمان ولایت گوہر دریاے کرامت حضرت تمیم الانصاری رضی
اللہ تعالی عنہ وارضاہ علینا برکاتہ کے ایک عالم کی زیارت گاہ ہی ہمکنار
جناب فضیلت انتساب مجمع معقول ومنقول۔ منبع فروع واصول۔
زیب وسادۂ ترتیب وتعلیم۔ رونق مسند تدریس وتفہیم۔ عالم دیندار

فاضل باوقار عالی مرتبت **مولوی غلام قادر صاحب**

زاد مجدہم وافاض علینا برکاتہم کے روانہ ہوا۔ کتاب مستطاب لاثانی

ولاجواب **عین العلم** کی جو اسم بامسمی معدن علوم وحکم اور عروج

مراتب سالکین کے لئے سلم مستحکم ہی۔ دست مبارک سے اُنکے لیکر دیکھنے

اور چند مضامین آیات واحادیث زبان فیض ترجمان سے سنے کا اتفاق

ہوا اور ایکبارگی دل اُسکے مطالعے کا شائق بنا۔ اور ثانیاً نظر بردقت

عبارت اور اوج مضامین و مطالب کے ہر کسی کا دست مراد اس تک پہنچانا

آسان نہونے سے بہ نیت فیض عام زبان عربی سے سلیس ہندی میں لانے

کا طالب و اثق ہوا۔ ہر چند کہ اس لاعلم قلیل الفرصت کو اس کتاب

عالی مرتبت کا ترجمہ کرنے کی لیاقت اور اقتضاء وقت نتھے۔ اما جاذبۂ

شوق اور معاونت واصلاح حضرت مولوی صاحب ممدوح منزل مقصود کو

پہنچائے۔ اور گل مراد سے دامان مطلوب بھرے اور ابتدا کے چند اوراق

ترجمہ بنظر فیض اثر سے افضل العلما اکمل الکملا ذو المجد والمکارم سر دفتر

اعاظم واکارم جناب مستغنی عن الالقاب والاسما **قبلہ مولوی**

محمد شہاب الدین صاحب دام فضیلتہم کے گذرے

اور درجۂ قبولیت سے مشرف ہوئے - حتی الامکان لفظی ترجمہ کرنے اور بے
ضرورت مطلب کو طول نہ دینے کی رعایت کئے گئی - تا ارادہ مصنف
علیہ الرحمہ کا فوت ہونے نپاوے - جیسا کہ دیباچۂ کتاب مین فرماتے ہین کہ
اس کتاب کا حجم چھوٹا اور علم اسمین بڑا ہی جو حفظ کرنا اور ساتھ رکھنا
آسان رہے اور فن سلوک مین اپنے ماسوا سے بے پروا کرے - بلکہ
عین مقصود انکا اب پورا ہوا ہی کہ سب طور سے آسان کیا گیا ہی
اگرچہ یہہ کتاب تصنیف ہوکر چھہ سٹھ سال سے زائد عرصہ گذرا اور اب
تلک بہت سے حواشی و شروح کا متقدمین و متاخرین سے اسپر لکھنا
ہوا اور براسہ فارسی ترجمہ بھی ہو گذرا - باایں وقت مضامین اور کثرت
حواشی کا حجم دست نارسا اور دل کم ہمت سے عوام کے اسکو بالائی طاق
کر دئے - مگر بعض علما و فضلا و دیندار اسکے طرف متوجہ ہوکر حظ وافر
اٹھاتے رہے - مصنف علیہ الرحمہ نے ازراہ اخلاص عمل کے اپنی بہت
بابرکت کو ریا و غرض سے دور رکھنے کے لئے اپنا نام و نشان تک
نہ لکھے - چنانچہ بعضے **نور الدین علی** بن حسن البغدادی اور
بعض محمد بن عثمان بن عمر البلخی کے ساتھ اسکو نسبت دئے -

---

[۱] مثل جیسا ملا علی قاری اور بعض شیخ الحکم اور بعض حجۃ کان فخر الدین و مفتی محمد حسن وغیرہ ۱۲

[۲] کشف الظنون میں بتفصیل مصرح ہی ۱۲

[۳] جیسا عصمۃ ۱۲ ہجری کی مقدار برس ا ور بعض بطلوع ہوی سو کتاب میں مرقوم ہی ۱۲

الحق اِس کتاب کو جو تمام آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے مملو و مشحون ہی - اور عادات کو عبادات بنانے اور ہر ایک عمل کو خالصًا لِلّٰہ ٹھہرانے کے لئے ایک نسخۂ فیض مقرون ہی - اِس زمانۂ اخیر مین کہ علم دین کم اور جہل اُسکا روز بروز افزون ہی - اور نیک راہ دکھانے والے مفقود و مستور ہونے سے ہر کوئی محزون ہی - ایک مرشد حقانی ہولئے سزا ہی اور رہنمائی راہ ایمانی کہئے بجا ہی کیونکہ نسبت صحابہ و تابعین کی البتہ نسبت احسانیہ ہی اور منجملہ طرق مستقیم اُنکے - مواظبت صوم و صلوٰۃ اور مداومت ذکر و تسبیحات - اور ورد و دود و صلوٰات اور قرآن مجید کی تلاوت بابرکات سے اور اُسکے مضامین متبرکہ مین غور و تعمق اور احادیث مقدسہ مین تامل کرکے خشوع و خضوع کے ساتھہ دل کو نرم کرنے سے - موت کے یاد کا انتفاع یعنے دنیوی لذات خسیسہ کا انقطاع اور مجاھل اخروی کا یقین کامل ملتا - اور تقرب الی اللہ کا ملکہ رہتا اور حضور و شہود کا ذائقہ حاصل ہوتا تھا - سو اس کتاب پر عمل کرنے مین اُس مرتبے کو پہنچنے کی امید قوی ہی چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ آخری فقرے

اولاد و اتباع و اوالدین ... مین ... احسان ... تابعین ... آپس مین ... ایسا ہی احسان ... کیا کرتے تھے ۱۲

مین کتاب کے فرمایا۔ کہ اب سالک سلطان دین سے بن گیا۔ الغرض بفضل الٰہی جل شانہ و عم نوالہ و طفیل جناب رسالت پناہی علیہ و آلہ صلوۃ اللہ و سلامہ و تائید معنوی ارواح بزرگان سلسلۂ طریقت خصوصًا جناب سالک مسالک طریقت عارف معارف حقیقت شاغل کامل و لی الحق واصل حضرت صاحب خرقۂ خلافت چہارگانہ طریق مستقیم مین عشیر و یگانہ باعث ہدایت عباد اللہ مرشدی **مولوی شاہ میر لطیف اللہ** قدس سرہ علیہ رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ سنہ ۱۲۸۵ مین اسکے ترجمے سے اور سنہ ۱۲۸۹ مین اسکے چھپوانے سے فراغت حاصل ہوئی۔ اور آغاز طبع سے اب تک بہت سے دینی بھایان کمال شوق کے ساتھ وقت بوقت اجزائے تیار لیتے رہے ہیں اور عالم فاضل متوکل باذل تارک دنیا طالب مولانا مولوی عبد الرحمن صاحب دام فیوضہم کی خدمت بابرکت مین پڑھنے لگے۔ بار الٰہا سب مومنین و مومنات کو اسپر عمل کرنیکی توفیق دے اور دین و دنیا انکی محمود فرما۔ اور اس کتاب کا اجر میرے والد ماجد منشی شمس الدین احمد ابن عبد الرحیم مرحوم مین مغفورین کو پہنچا۔ ربنا تقبل منا انک سمیع الدعاء و انک علی کل شیئ قدیر و بالاجابۃ جدیر۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سنہ وفات ایشان بعمر ۸۳ سال من مضافات کابل ... در ... ۱۳۰۵ ہجری ... شعبان روز جمعہ ... حضرت شاہ ... مولوی ... اللہ نقشبندی ... قدس سرہ ... ۱۲ ...

والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله و خیر خلقه محمد و آله و اصحابه و اتباعه اجمعین آمین

نوک زیر قلم اعجاز رقم حضرت مولوی محمد شہاب الدین صاحب زاد مجدہم بتقریب تقریظ

یہہ ترجمہ عین العلم کا ہی اگرچہ علماء فحول سابق کے اسکی شرح بزبان عربی و فارسی کئے ہین لیکن زبان ہندی کے طرف کوئی متوجہ نہ ہوئے اس ایام مین برادر دینی محبی و مشفقی صاحب علم و کرم ذکی الطبع گوہر درج شفقت و عطوفت نجم الدین احمد سلمہ الصمد واسطے نفع خواص و عوام کے بکمال جد و جہد تیار کئے تا شایقین کو صاف صاف معلوم ہووے اور مضامین اسکے منکشف بلا دقت مفہوم ہووے اور حواشی وغیرہ بھی مندرج کئے ہین جزی اللہ سبحانہ عنا المصنف و شکر سعیہ فی قلوب العلماء آمین یا رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین ؏

کتبہ محمد شہاب الدین قادری عفی عنہ و عن اسلافہ

تقریظ رقم زدۂ جناب مولوی غلام قادر صاحب دامت برکاتھم

الحمد للہ لا حق حال ہندیان عجب فیض جناب باری ہی کہ چشمہ علم عرب سے ہند تک جاری ہی یعنے مظہر مروت مصدر محبت نجم الدین احمد صاحب ابقاہ اللہ الوہاب نے کیا خوب یہہ ترجمہ فرمایا ہر ایک کو اس فیض جاریہ سے سیراب بنایا سبحان اللہ کس قدر اس چشمۂ فیض کی شیرینی کی شہرت ہی کہ ہزارہا تشنگان سلوک کی اسپر کثرت ہی ترجمے مین فصاحت و سلاست بھری ہی لیل و نہار اصحاب علم کا نظری ہی علام الغیوب جلشانہ اس چشمۂ فیض کو مدام جاری رکھے اور اسکے مترجم کی یون ہی آبداری رکھے آمین ط

کتبہ مسکین قاصر

غلام قادر عفی عنہ

تقریظ منظوم از نتائج افکار آبدار امیر باتوقیر مولوی نظام الدین خان بہادر دام اکرامھم

طرفہ تر این صنعت پرکار علم	نقش بدیع تو بہ پرکار علم

اطلاع

جناب میں تمامی حضرات اہل مطابع وغیرہم کے التماس ہی کہ یہہ کتاب
ترجمہ عین العلم حسب مراد قانون بیست و پنجم سنہ ۱۸۶۷ عیسویہ داخل ہی
رجسٹری ہو چکی ہی کوئی صاحب قصد چھاپنے یا چھپوانے کا
بدون اجازت فقیر نفرماوین ورنہ عوض نفع کے نقصان اٹھاوینگا
بلکہ جتنے کتب کی احتیاج ہو مطبع مظہر العجائب
مدراس کی بارسال قیمت طلب فرماوین معاً کتب
روانہ کیا جاوینگے فقط

الراقم
سلطان محمود عفی عنہ

برای اثبات این امر کہ این کتاب
مطبوع مطبع مظہر العجائب مدراس است
مُہر نمودہ شد